

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَانَا
الْإِسْلَامِيَّةُ الرَّحْمَنِيَّةُ الرَّحِيمِيَّةُ
الْمَشْرِقِيَّةُ

مَوْجُودَةٌ
مَوْلَانَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَكْتَبَةُ خَدَائِقِهِ

إِقْرَأْ صَدْرَ عَدْنِي مَسْرُوحٌ
أَنْوَاعُ بِلَالِ الْأَهْوَى

میزان الاعتدال

مؤلفه

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید رطلہ

جلد ہفتم



MAKTABA-E-REHMANIA

مکتب رحمانیہ (۲۰۲۰ء)

اقرا سنٹر عرف سنٹر، اڈہ بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں



مکتبہ رحمانیہ (جزء ۱)

نام کتاب ÷

میزان الاعتدال اردو (جلد اول)

مؤلفہ ÷

الإمام ابن حجر العسقلانی

ناشر ÷

مکتبہ رحمانیہ (جزء ۱)

مطبع ÷

خضر جاوید پرنٹرز لاہور



اِقْرَأْ سُنْتَنَا عَرَفْنَا سَكْرَتَنَا. اُرْدُو بَازَارِ لَآهُور

فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے،

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۶	۲۰ - ابراہیم بن زیاد		حرف الف
۲۷	۲۱ - ابراہیم بن زید تغلیسی	۲۱	۱ - ابان بن جعفر نجیری
"	۲۲ - ابراہیم بن سلیمان ابواسحاق	"	۲ - ابان بن صالح بن عمیر بن عبید قرشی
"	۲۳ - ابراہیم بن سوید بن حیان	۲۲	۳ - ابان
"	۲۴ - ابراہیم بن سلام	"	۴ - ابان
۲۸	۲۵ - ابراہیم بن عبداللہ بن شمامہ ابواسحاق بصری	"	۵ - ابراہیم بن احمد بن ابراہیم عسکری
"	۲۶ - ابراہیم بن عبداللہ بن محمد	۲۳	۶ - ابراہیم بن احمد بن عثمان بغدادی
"	۲۷ - ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ	"	۷ - ابراہیم بن اسحاق بن نخرہ صنعانی
"	۲۸ - ابراہیم بن عبداللہ	"	۸ - ابراہیم بن اسماعیل صانغ
"	۲۹ - ابراہیم بن عبدالعزیز بن ضحاک بن عمر بن قیس بن زبیر	"	۹ - ابراہیم بن اسماعیل بن قعیس
۲۹	ابواسحاق مدینی	۲۴	۱۰ - ابراہیم بن شمامہ
"	۳۰ - ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوربیعہ مخزومی مدنی	"	۱۱ - ابراہیم بن اسحاق بن عیسیٰ طالقانی
"	۳۱ - ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابوحذیرہ ابواسماعیل	"	۱۲ - ابراہیم ابواسحاق
"	۳۲ - ابراہیم بن عبید اللہ بن عبادہ بن صامت	"	۱۳ - ابراہیم بن ابوبکر بن ابوشیبہ
"	۳۳ - ابراہیم بن عثمان بن سعید	"	۱۴ - ابراہیم بن جراح بن صبیح
۳۰	۳۴ - ابراہیم بن عقبہ	۲۵	۱۵ - ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ایوب مصیعی
"	۳۵ - ابراہیم بن عقبہ	"	۱۶ - ابراہیم بن الحجاج بن نخرہ صنعانی
"	۳۶ - ابراہیم بن عقبہ بن ابوعائشہ	"	۱۷ - ابراہیم بن ابوحذیرہ
"	۳۷ - ابراہیم بن عقبہ بن طلح بن علی حنفی	۲۶	۱۸ - ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب
"	۳۸ - ابراہیم بن عقبہ ابوزام راسی	"	۱۹ - ابراہیم بن زکریا واسطی عبثی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۷	۶۳ - احمد بن ابوبکر بن عیسیٰ	۳۱	۳۹ - ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ صنعانی:
"	۶۴ - احمد بن ابراہیم مصری	"	۴۰ - ابراہیم بن عمر قصار مقری
"	۶۵ - احمد بن اسحاق بغدادی	"	۴۱ - ابراہیم بن علاء بن ضحاک
"	۶۶ - احمد بن ابواسحاق	۳۲	۴۲ - ابراہیم بن عیسیٰ زہد ابواسحاق
۳۸	۶۷ - احمد بن بہزاد بن مہران ابوالحسن فارسی	"	۴۳ - ابراہیم بن فروخ
"	۶۸ - احمد بن بشیر ابو جعفر مؤدب بغدادی	"	۴۴ - ابراہیم بن محمد بن حارث ابواسحاق فزاری کوفی
"	۶۹ - احمد بن جعفر بن احمد دیشی واسطی	۳۳	۴۵ - ابراہیم بن محمد بن سعید بن ہلال ثقفی
"	۷۰ - احمد بن جعفر بن سلیمان	"	۴۶ - ابراہیم بن محمد ابواسحاق حلبی
"	۷۱ - احمد بن جعفر بن محمد ابوبکر بزار	"	۴۷ - ابراہیم بن محمد مدنی
۳۹	۷۲ - احمد بن جناح	۳۴	۴۸ - ابراہیم بن محمد انباری ہمدانی
"	۷۳ - احمد بن حاتم سمین	"	۴۹ - ابراہیم بن معاویہ صنعانی
"	۷۴ - احمد بن حارث بصری	"	۵۰ - ابراہیم بن مقسم اسدی
"	۷۵ - احمد بن حامد بلخی	"	۵۱ - ابراہیم بن نبہان
"	۷۶ - احمد بن حرب بن محمد بن علی بن حیان بن مازن بن	"	۵۲ - ابراہیم بن نصر عجلی
"	غضوبہ ابوبکر طائی	۳۵	۵۳ - ابراہیم بن موسیٰ بزار
"	۷۷ - احمد بن جناب ابو عمرو قرطبی	"	۵۴ - ابراہیم بن موسیٰ دمشقی
۴۰	۷۸ - احمد بن حسن بن سعید انباری	"	۵۵ - ابراہیم بن یزید ابو خزیمہ ثانی:
"	۷۹ - احمد بن جمہور ابوبکر قرسانی	"	۵۶ - ابراہیم بن یزید:
"	۸۰ - احمد بن حسین بن حسن کوفی ابوطیب	۳۶	۵۷ - ابراہیم جو نعمان کانواسہ ہے
"	۸۱ - احمد بن حسین بن محمد بن ابراہیم ابوطالب خباز	"	۵۸ - ابراہیم
"	۸۲ - احمد بن حسین ابوجالد ضریر	"	۵۹ - ابی بن نافع بن عمرو بن معدی کرب
"	۸۳ - احمد بن خالد بن عمرو بن خالد حمصی	"	۶۰ - احمد بن ابراہیم بن مرزوق بن دینار ابو عبیدہ
"	۸۴ - احمد بن حماد بن سلمہ	۳۷	۶۱ - احمد بن ابراہیم ساری
"	۸۵ - احمد بن شنام بن عبد الواحد	"	۶۲ - احمد بن ابو بزہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۴	۱۰۹ - احمد بن عبدالعزیز بن احمد ابو بکر اطروش مقری	۴۱	۸۶ - احمد بن خلف بغدادی
"	۱۱۰ - احمد بن عبید اللہ بن حسن عنبری	"	۸۷ - احمد بن رزقویہ وراق ابو العباس
۴۵	۱۱۱ - احمد بن عبید اللہ ابو بکر بغدادی	"	۸۸ - احمد بن سلطان بن احمد ابو العباس خیاط
"	۱۱۲ - احمد بن علی بن احمد بن محمد بن حراز	"	۸۹ - احمد بن سعید بن عمر ثقفی مطوعی
"	۱۱۳ - احمد بن علی بن ثابت	"	۹۰ - احمد بن سعید بن عبداللہ بن کثیر حمصی
"	۱۱۴ - احمد بن علی بن حسین ابو غالب خیاط	"	۹۱ - احمد بن مطیب سرحسی
"	۱۱۵ - احمد بن علی دباس	"	۹۲ - احمد بن عامر طائی
"	۱۱۶ - احمد بن علی بن عبداللہ بن سلامہ خباز	۴۲	۹۳ - احمد بن عباس بن محمد بن عبداللہ ابو یعقوب اسدی صیرفی
"	۱۱۷ - احمد بن علی بن عبداللہ	"	۹۴ - احمد بن عبداللہ بن زیاد دیلمی
"	۱۱۸ - احمد بن علی بن ہارون بن الین	"	۹۵ - احمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابوالسفر ابو عبیدہ
"	۱۱۹ - احمد بن علی بن عیسیٰ بن ہبہ اللہ ہاشمی مقری	"	ہمدانی کوفی
"	۱۲۰ - احمد بن علی بن اسلم	"	۹۶ - احمد بن عبداللہ بن یونس یربوعی
۴۶	۱۲۱ - احمد بن ابی عمران	"	۹۷ - احمد بن عبداللہ بن سعید بن کثیر حمصی
"	۱۲۲ - احمد بن عیسیٰ	"	۹۸ - احمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن شمر بہونی
"	۱۲۳ - احمد بن علی بن مسعود بن مقری حاجب	"	۹۹ - احمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ ابونصر بغدادی
"	۱۲۴ - احمد بن علی بغدادی	۴۳	۱۰۰ - احمد بن عبداللہ بن علی بن ابوالمضاء
"	۱۲۵ - احمد بن عمر بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن عباد ابو الفضل	"	۱۰۱ - احمد بن عبدالملک بن واقد اسدی
"	ایبوردی قاضی	"	۱۰۲ - احمد بن عبداللہ بن یوسف عرعری
"	۱۲۶ - احمد بن عمر بن ابو حماد	"	۱۰۳ - احمد بن عبداللہ
"	۱۲۷ - احمد بن فضالہ ابو منذر نسائی	"	۱۰۴ - احمد بن عبدالرحمن طرائکی
۴۷	۱۲۸ - احمد بن فضل ابو جعفر عسقلانی	۴۴	۱۰۵ - احمد بن عبدالرحمن مخزومی
"	۱۲۹ - احمد بن قاسم بن ابولکب	"	۱۰۶ - احمد بن عبدالباقی بن احمد بن بشر عطار
"	۱۳۰ - احمد بن مبارک بن احمد بن محمد بن بکر	"	۱۰۷ - احمد بن عبدالباقی ابو بکر بن لطمی
"	۱۳۱ - احمد بن محسن بن محمد بن علی بن عباس بن احمد عطار	"	۱۰۸ - احمد بن عبدالرحیم ابو زید

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۱	۱۵۶ - احمد بن یحییٰ بن یحییٰ ترمذی	۴۷	۱۳۲ - احمد بن محمد بن محمد بن علی ابوطاہر خوارزمی
"	۱۵۷ - احمد بن یزید بن روح داری فلسطینی	"	۱۳۳ - احمد بن محمد بن ابراہیم مصری
۵۲	۱۵۸ - احمد بن یعقوب	"	۱۳۴ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن سلال وراق الناح
"	۱۵۹ - آشن سدوسی	"	۱۳۵ - احمد بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز ہاشمی برکی خطیب
"	۱۶۰ - ادریس بن یونس بن یثاق ابو حمزہ فراء حرانی	"	۱۳۶ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسان الخداء ابو نصر حنفی
"	۱۶۱ - آدم بن فاید	"	۱۳۷ - احمد بن محمد بن احمد بن علی بن حنی
"	۱۶۲ - ازرق بن علی بن مسلم ابو الجہم حنفی کوفی	۴۸	۱۳۸ - احمد بن محمد بن حسن معضوب
۵۳	۱۶۳ - ازداد بن فساءہ:	"	۱۳۹ - احمد بن محمد بن حسین بزوری
"	۱۶۴ - اسامہ بن حیان حکمی	"	۱۴۰ - احمد بن محمد بن اسماعیل بن فرج
"	۱۶۵ - اسامہ بن خرقم	"	۱۴۱ - احمد بن محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم فورکی
۵۴	۱۶۶ - اسامہ بن سلمان نغنی	"	۱۴۲ - احمد بن محمد بن سلامہ ستیتی:
"	۱۶۷ - اسحاق بن ابراہیم بن خالد بن محمد مؤذن طلعتی جرجانی	"	۱۴۳ - احمد بن محمد موقفی
"	استر اباذی	"	۱۴۴ - احمد بن محمد بن مغیرہ ابو حمید حمصی عوبی
"	۱۶۸ - اسحاق بن ابراہیم طبری	۴۹	۱۴۵ - احمد بن محمد بن یسع ابوالحسن بندار
۵۵	۱۶۹ - اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری	"	۱۴۶ - احمد بن محمد اصغر
۵۶	۱۷۰ - اسحاق بن ابراہیم نحوی	"	۱۴۷ - احمد بن محمد بن سبتیہ بزار
"	۱۷۱ - اسحاق بن ادریس خولانی ابو ہوازی	"	۱۴۸ - احمد بن محمد بن عباس بن نجیح
"	۱۷۲ - اسحاق بن اسماعیل جوزجانی	"	۱۴۹ - احمد بن محمد بن عبید اللہ بن حسن بن عباس جوہری
"	۱۷۳ - اسحاق بن اسماعیل طالقانی ابو یعقوب	۵۰	۱۵۰ - احمد بن محمد بن عمران ابو یعقوب
۵۷	۱۷۴ - اسحاق بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس	"	۱۵۱ - احمد بن محمد سماعی
"	۱۷۵ - اسحاق بن شرفی	"	۱۵۲ - احمد بن نفیل سکونی کوفی
۵۸	۱۷۶ - اسحاق بن عبدالصمد بن خالد بن یزید فارسی	"	۱۵۳ - احمد بن یحییٰ بن وزیر بن سلیمان ابو عبداللہ تھیبی مصری
"	۱۷۷ - اسحاق بن عیسیٰ قشیری	"	۱۵۴ - احمد بن یحییٰ بن زکیر بن عصار ابو العباس بزار
"	۱۷۸ - اسحاق بن کامل ابو یعقوب عثمانی مؤدب مصری	۵۱	۱۵۵ - احمد بن یحییٰ بن مہران قیروانی داری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۵	۲۰۲ - اسماعیل بن یونس بن یاسین ابواسحاق	۵۹	۱۷۹ - اسحاق بن محمد عی: _____
"	۲۰۳ - اسماعیل بن فلان	"	۱۸۰ - اسحاق بن یزید ہذلی _____
۶۶	۲۰۴ - اسماعیل مرادی	"	۱۸۱ - اسحاق بن یونس _____
"	۲۰۵ - اشعث	"	۱۸۲ - اسد بن سعید ابواسماعیل کوفی _____
۶۷	۲۰۶ - اعجب بن زریق	۶۰	۱۸۳ - اسلم کوفی _____
"	۲۰۷ - افلت بن خلیفہ ابوحسان عامری کوفی	"	۱۸۴ - اسماعیل بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ
"	۲۰۸ - انس بن حکیم ضعی	"	مخزومی مدنی _____
"	۲۰۹ - انس ثقفی	"	۱۸۵ - اسماعیل بن ابراہیم ابواحوص _____
"	۲۱۰ - انیس بن ابویحییٰ سمعان اسلمی	"	۱۸۶ - اسماعیل بن امیہ ذارع _____
"	۲۱۱ - ایاس بن حارث بن معقیب:	"	۱۸۷ - اسماعیل بن بحر عسکری _____
۶۸	۲۱۲ - ایمن بن ابو خلف ابو ہریرہ	۶۱	۱۸۸ - اسماعیل بن خالد مخزومی _____
"	۲۱۳ - ایوب بن زہیر	"	۱۸۹ - اسماعیل بن سالم اسدی _____
۶۹	۲۱۴ - ایوب بن ابوزید	"	۱۹۰ - اسماعیل بن عباد اسوفی _____
"	۲۱۵ - ایوب بن العلاء ابوالعلاء بصری	۶۲	۱۹۱ - اسماعیل بن عبداللہ اسدی _____
	﴿حرف الباء﴾	"	۱۹۲ - اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل بن منبہ ابوشام صنعانی _____
۷۰	۲۱۶ - باب بن عمیر حنفی	"	۱۹۳ - اسماعیل بن عمر _____
"	۲۱۷ - برد بن علی بن برد ابوسعید ابہری	۶۳	۱۹۴ - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار _____
"	۲۱۸ - برید کناسی	"	۱۹۵ - اسماعیل بن محمد بن بکار بن یزید سید حمیری شاعر _____
"	۲۱۹ - برید ابو خازم	"	۱۹۶ - اسماعیل بن مرزوق بن یزید ابویزید مرادی کعبی _____
"	۲۲۰ - بریہ عمادی	۶۴	۱۹۷ - اسماعیل بن مسلم کبی _____
"	۲۲۱ - بسام بن عبداللہ صیرفی	"	۱۹۸ - اسماعیل بن موسیٰ بن ابوذر عسقلانی _____
۷۱	۲۲۲ - بسر بن ابوخیلان	"	۱۹۹ - اسماعیل بن یحییٰ بن بحر کرمانی _____
"	۲۲۳ - بشار بن ابوسیف جرمی	۶۵	۲۰۰ - اسماعیل بن یحییٰ ابوامیہ _____
"	۲۲۴ - بشر بن سلم ہمدانی بجلي	"	۲۰۱ - اسماعیل بن یزید بن حریش بن مردانہ قطان: _____

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۹	جعفر بن علی - ۲۳۷	۷۲	بشر بن یزید ازدی افریقی - ۲۲۵
"	جعفر بن عنبہ بن عمرو کوفی - ۲۳۸	"	بشر بن خلاد - ۲۲۶
۸۰	جعفر بن محمد بن عون - ۲۳۹	"	بکیر بن اخنس سدوسی کوفی - ۲۲۷
"	جعفر بن محمد شیرازی - ۲۵۰	۷۳	بکار بن عبد الملک بن ولید بن بسر بن ارطاة - ۲۲۸
"	جمیل بن جریر - ۲۵۱	"	بکر بن عبد العزیز بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابوالمہاجر - ۲۲۹
"	جمیل بن حماد طائی - ۲۵۲	"	بیان ابوبشر طائی کوفی - ۲۳۰
۸۱	جواب بن بکیر - ۲۵۳	۷۴	بکیر ابو عبد اللہ - ۲۳۱
"	جواب بن عثمان اسدی - ۲۵۴	﴿ حرف الثاء مثلثہ ﴾	
﴿ حرف الحاء مهملة ﴾		۷۵	ثابت بن ابوثابت - ۲۳۲
۸۲	حارث بن عبد اللہ لدینی - ۲۵۵	"	ثابت بن قیس بن نظمیم بن عدی - ۲۳۳
"	حارث بن غصین - ۲۵۶	"	ثابت بن مالک - ۲۳۴
"	حارث - ۲۵۷	۷۶	ثابت بن یزید خولانی مصری - ۲۳۵
"	حازم - ۲۵۸	"	ثابت - ۲۳۶
۸۳	حبان بن جزئی معاً - ۲۵۹	"	ثعلبہ بن فرات بن عبد الرحمن بن قیس - ۲۳۷
"	حبہ بن سلم - ۲۶۰	"	ثعلبہ اسلمی - ۲۳۸
"	حبہ بن سلمہ - ۲۶۱	"	ثعلبہ - ۲۳۹
"	حبیب بن محنف بن سلیم - ۲۶۲	﴿ حرف جیم ﴾	
"	حجاج بن شداد صنعانی مرادی - ۲۶۳	۷۷	جابان - ۲۴۰
"	حجاج عاتقی - ۲۶۴	"	جبر بن اسحاق موصلی - ۲۴۱
"	حجر بن عنبیس حضرمی - ۲۶۵	"	جابر بن کردی بن جابر ابو العباس واسطی بزار - ۲۴۲
۸۴	حدتج بن ابو عمرو مصری - ۲۶۶	۷۸	جابر بن مالک - ۲۴۳
"	حدتج - ۲۶۷	"	جابر علاف - ۲۴۴
۸۵	حدید بن حکیم ازدی - ۲۶۸	"	جبر بن نوف بکالی ابو الوداک - ۲۴۵
"	حریر بن ابو حریز بن عبد اللہ بن حسین ازدی کوفی - ۲۶۹	۷۹	جعفر بن حریر کوفی - ۲۴۶

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۱	۲۹۴ - حسین بن نصر مؤدب	۸۵	۲۷۰ - حریر.....
"	۲۹۵ - حسین بن یزید	"	۲۷۱ - حزام طائی
"	۲۹۶ - حشر بن عائد بن عمرو مزنی	"	۲۷۲ - حسن بن احمد ہمدانی
"	۲۹۷ - حصین بن قبیصہ فزاری	"	۲۷۳ - حسن بن بشار ابوعلی بغدادی
"	۲۹۸ - حصین بن قیس بن عاصم	۸۶	۲۷۴ - حسن بن سعد ابوعلی معتزلی
۹۲	۲۹۹ - حفص بن ابوداؤد	"	۲۷۵ - حسن بن سلیمان
"	۳۰۰ - حفص بن سلیمان غاضری	"	۲۷۶ - حسن بن عبداللہ عرنی کوفی
"	۳۰۱ - حفص آبری کوفی	"	۲۷۷ - حسن بن عبدالرحمن کاتب
"	۳۰۲ - حماد بن حسن	"	۲۷۸ - حسن بن عبید اللہ بن عروہ ابو عمرو نخعی کوفی
"	۳۰۳ - حماد نخعی	۸۷	۲۷۹ - حسن بن علی بن فرات ابوعلی کرمانی
۹۳	۳۰۴ - حمد بن حمد	"	۲۸۰ - حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید حلبی
"	۳۰۵ - حمزہ بن ابواسید ساعدی	"	۲۸۱ - حسن بن علی بن محمد ہذلی خلال حلوانی
"	۳۰۶ - حمویہ بن حسین بن معاذ قصار	"	۲۸۲ - حسن بن عمران
"	۳۰۷ - حمویہ سمرقندی ابو حفص	"	۲۸۳ - حسن بن عمران شامی عسقلانی
۹۴	۳۰۸ - حمید بن ابوالجون اسکندرانی	۸۸	۲۸۴ - حسن بن کثیر
"	۳۰۹ - حمید بن حکیم	"	۲۸۵ - حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب
"	۳۱۰ - حمید بن جیر	"	۲۸۶ - حسن بن محمد بن حسن سکونی کوفی
"	۳۱۱ - حنان بن سدیر بن حکیم بن صہیب صیرفی کوفی	۸۹	۲۸۷ - حسن بن محمد کرخی
۹۵	۳۱۲ - حنان بن ابو معاویہ قمی	"	۲۸۸ - حسن بن مسکین نحاس
"	۳۱۳ - حیان	"	۲۸۹ - حسن بن منصور
	حرف الخاء معجمہ	۹۰	۲۹۰ - حسن بن ہمام
۹۶	۳۱۴ - خارج بن اسحاق سلمی	"	۲۹۱ - حسن بن یوسف بن یلیح بن صالح طرائفی مصری
"	۳۱۵ - خالد بن اسماعیل مخزومی	"	۲۹۲ - حسین بن احمد بلخی
"	۳۱۶ - خالد بن الیاس مدنی	"	۲۹۳ - حسین بن سعید بن مہند ابوعلی شیرازی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	﴿ حرف دال ﴾	۹۶	۳۱۷ - خالد بن حرمہ عبدی
۱۰۱	۳۴۱ - داہر بن نوح ابو ازی	"	۳۱۸ - خالد بن زید چینی
"	۳۴۲ - داؤد بن اسماعیل	۹۷	۳۱۹ - خالد بن سعید بن ابومریم
"	۳۴۳ - داؤد بن جبیر مدنی	"	۳۲۰ - خالد بن سعید کوفی:
۱۰۲	۳۴۴ - داؤد بن حکم ابوسلیمان	"	۳۲۱ - خالد بن عامر بن عیاش
"	۳۴۵ - داؤد بن جبیرہ ابو جبیرہ	"	۳۲۲ - خالد بن عبدالملک باہلی
"	۳۴۶ - داؤد بن حماد بن فرافصہ الجلی	"	۳۲۳ - خالد بن عطاء بصری
"	۳۴۷ - داؤد بن حماد	"	۳۲۴ - خالد بن محمد بن کوفی
۱۰۳	۳۴۸ - داؤد بن خالد عطار	۹۸	۳۲۵ - خالد بن یزید جلی
"	۳۴۹ - داؤد بن زیاد	"	۳۲۶ - خالد بن سلمہ ابوسلمہ چینی کوفی
"	۳۵۰ - داؤد بن سلیمان بن مسلم ہنائی بصری صالح	"	۳۲۷ - خالد بن شمس سدوسی بصری
"	۳۵۱ - داؤد بن سلیمان قاری ابوسلیمان کریزی	"	۳۲۸ - خالد
"	۳۵۲ - داؤد بن عطاء کئی	"	۳۲۹ - خراش بن عبداللہ
"	۳۵۳ - داؤد بن فضل حلبی	"	۳۳۰ - شیش بن قاسم موصلی
۱۰۴	۳۵۴ - داؤد داودی	۹۹	۳۳۱ - خصاف بن عبدالرحمن جزری
"	۳۵۵ - داؤد:	"	۳۳۲ - خضر بن عمرو عربی
۱۰۵	۳۵۶ - دحیم بن محمد صیداوی	"	۳۳۳ - خضر بن مسلم ابوباشم نخعی
"	۳۵۷ - دلہات بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید چینی	"	۳۳۴ - خلف بن عبید اللہ صنعانی
"	۳۵۸ - دوید بن نافع	"	۳۳۵ - خلف بن عمرو
۱۰۶	۳۵۹ - دینار حجام کوفی	۱۰۰	۳۳۶ - خلید بن مسلم
	﴿ حرف ذال معجمہ ﴾	"	۳۳۷ - خلیفہ ابوہبیرہ
۱۰۷	۳۶۰ - ذکوان ابوصالح	"	۳۳۸ - خلیل بن ہند سنائی
	﴿ حرف راء مہملہ ﴾	"	۳۳۹ - خیشمہ بن سلیمان اطرابلسی
۱۰۸	۳۶۱ - رافد شیخ	"	۳۴۰ - خیر بن حمر رینی
"	۳۶۲ - رافع بن حنین ابو مغیرہ	"	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۱۴	۳۸۶ - زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو باہلی	۱۰۸	۳۶۳ - رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابوالجعد اشجعی
"	۳۸۷ - زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد	"	۳۶۴ - رباح بن بشیر ابوبشر
"	۳۸۸ - زغب بن عبداللہ	"	۳۶۵ - رباح ابوسلیمان رباوی
"	۳۸۹ - زکریا بن حکم	"	۳۶۶ - رباح ابوسعید کئی
۱۱۵	۳۹۰ - زکریا بن عبداللہ بن ابوسعید ابوعبداللہ قاشی خراز مقری	۱۰۹	۳۶۷ - ریح بن سلیمان بن داؤد ابو محمد
"	۳۹۱ - زکریا بن یحییٰ واسطی	"	۳۶۸ - ربیعہ عبسی ملاعب الاسندہ
"	۳۹۲ - زکریا بن صلت بن زکریا صہبانی	"	۳۶۹ - ریح بن سلیمان بن عبد الجبار مرادی
۱۱۶	۳۹۳ - زکریا بن نافع ابویحییٰ ارسونی	۱۱۰	۳۷۰ - ریح بن عبداللہ انصاری
"	۳۹۴ - زیاد سہمی	"	۳۷۱ - ریح بن لوط کوفی
"	۳۹۵ - زیاد	"	۳۷۲ - ریح
۱۱۷	۳۹۶ - زیاد مصفر	"	۳۷۳ - رجاء بن ابورجاء
"	۳۹۷ - زیاد بن فاید بن زیاد بن ابوہند داری	"	۳۷۴ - رجاء بن سندی نیشاپوری
"	۳۹۸ - زید بن حریش اہوازی	۱۱۱	۳۷۵ - رستم بن قران یمانی
"	۳۹۹ - زید بن بشر بن زید بن عبدالرحمن ابوبشر حضرمی	"	۳۷۶ - رفاعہ بن ایاس بن نذیر کوفی
۱۱۸	۴۰۰ - زید بن بکر	"	۳۷۷ - رفاعہ بن رافع بن خدیج
"	۴۰۱ - زید بن حباب	"	۳۷۸ - رفاعہ بن زید بن عامر
"	۴۰۲ - زید بن عبدالرحمن بن ابونعیم مدنی	۱۱۲	۳۷۹ - ریح بن نفیل کلابی کوفی
"	۴۰۳ - زید بن ابوموسیٰ	"	۳۸۰ - رواد
۱۱۹	۴۰۴ - زید بن ہاشم	"	۳۸۱ - رویم بن یزید قاری
"	۴۰۵ - زید	حرف زاء	
"	۴۰۶ - زید بن سالم	۱۱۳	۳۸۲ - زامل بن آوس طائی
۱۲۰	۴۰۷ - زید بن واقد قرشی دمشقی	"	۳۸۳ - زائدہ بن شیط
"	۴۰۸ - زید بن حسن مصری	"	۳۸۴ - زبرقان شامی
۱۲۱	۴۰۹ - زید بن عطیہ نخعی	"	۳۸۵ - زبیر بن ہارون

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۲۹	۲۳۲ - سلمہ بن شریح		﴿ حرف سین مہملہ ﴾
۱۳۰	۲۳۳ - سلام بن صدقہ	۱۲۲	۳۱۰ - سالم بن یزید ابو میمون رسعنی
"	۲۳۴ - شان بن ابونسان	"	۳۱۱ - سالم
۱۳۱	۲۳۵ - سہل بن عطیہ اعرابی	۱۲۲	۳۱۲ - سخون بن سعید بن حبیب بن حسان بن ہلال بن بکار
"	۲۳۶ - سہل بن یوسف بن سہل بن مالک بن عبید انصاری	"	بن ربیعہ تنوخی
	﴿ حرف شین ﴾	۱۲۳	۳۱۳ - سری بن سہل جندیثا پوری
۱۳۳	۲۳۷ - شاہ بن قرع	"	۳۱۴ - سری بن مصرف بن عمرو بن کعب
	﴿ حرف صاد مہملہ ﴾	"	۳۱۵ - سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ابواسحاق مدنی
۱۳۴	۲۳۸ - صالح بن بیان	۱۲۴	۳۱۶ - سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ عوفی
"	۲۳۹ - صالح بن رزاق معلم	"	۳۱۷ - سعد بن عبد اللہ غطش
"	۲۴۰ - صالح ناجی قاری	"	۳۱۸ - سعید بن اسماعیل بن علی بن عباس ابو عطاء صوفی
"	۲۴۱ - صالح بن حبیب بن صالح بن صالح سواق مدینی	"	۳۱۹ - سعید بن جبہ شامی
۱۳۵	۲۴۲ - صالح بن درہم	"	۳۲۰ - سعید بن حفص بن عمرو بن نفیل
"	۲۴۳ - صالح بن عبد اللہ بن صالح	۱۲۵	۳۲۱ - سعید بن ابوسعید مولیٰ مہری
"	۲۴۴ - صالح بن قطن بخاری	۱۲۶	۳۲۲ - سعید بن سلمہ خزومی
"	۲۴۵ - صدقہ بن یزید	"	۳۲۳ - سعید بن سلیمان بن مانع حمیری
"	۲۴۶ - صعق بن زبیر	"	۳۲۴ - سعید بن عامر ضبعی بصری
	﴿ حرف ضاد معجمہ ﴾	"	۳۲۵ - سعید بن عبید اللہ بن فطیس ابو عثمان وراق:
۱۳۶	۲۴۷ - ضرغامہ بن علیہ غنوی	۱۲۷	۳۲۶ - سعید بن عثمان
"	۲۴۸ - ضرہ بن ربیعہ ابو عبد اللہ رلی	"	۳۲۷ - سعید بن محمد بن اصمغ
	﴿ حرف طاء مہملہ ﴾	"	۳۲۸ - سعید بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن حسن ابو عثمان زعفرانی
۱۳۷	۲۴۹ - طلحہ بن محمد بن جعفر ابو القاسم شاہد	"	۳۲۹ - سعید
"	۲۵۰ - طلحہ بن عبید اللہ بن کریز بن رجاء بن ربیعہ ابو المظرف	۱۲۸	۳۳۰ - سلیمان بن الحجاج
"	کعنی خزاعی	۱۲۹	۳۳۱ - سلیمان بن صلیح سلولی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۳	عبداللہ بن شیماء مؤذن	۱۳۷	طلحہ بن ابوقحان دمشقی
"	عبداللہ بن شداد مدنی ابوالحسن اعرج	۱۳۸	طلحہ
۱۳۴	عبداللہ بن شعران	﴿ حرف عین ﴾	
"	عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر	۱۳۹	عاصم بن عمیر عنزی
"	عبداللہ بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج	"	عاصم بن حمید سکونی حصی
"	عبداللہ بن عبدالرحمن	۱۴۰	عاصم بن یحییٰ صریحی
"	عبداللہ بن عبدالرحمن	"	عائذ بن ربیعہ
۱۳۵	عبداللہ بن عبدالقدوس ابوصالح کرخی	"	عماد بن دورقی
"	عبداللہ بن عبید	"	عباس بن سلیم
"	عبداللہ بن عصمہ ہشیمی حجازی	۱۴۱	عباس بن عبدالکریم
"	عبداللہ بن عمران بن رزین عابدی	"	عباس بن محمد بن نصر بن سری بن عبداللہ بن سہل بن ایوب رقی رافعی ابوالفضل
۱۳۶	عبداللہ بن عمرو بن غیلان ثقفی	"	عبداللہ بن احمد بن ذکوان قاضی بعلبکی
"	عبداللہ بن عمیرہ ابوالمہاجر قیس	"	عبداللہ بن احمد بن محمد بن حبیب دامغانی معمری ابو محمد بن ابوبکر
"	عبداللہ بن عیسیٰ بن عبداللہ بن شعیب بن حبیب بن ہانی ابوموسیٰ	"	عبداللہ بن احمد دورقی
"	عبداللہ بن عیسیٰ	"	عبداللہ بن اسود قرشی
"	عبداللہ بن قیس	۱۴۲	عبداللہ بن اعمر ہمدانی
"	عبداللہ بن محمد بن جعفر	"	عبداللہ بن بدیل
"	عبداللہ بن محمد بن حسن صفار ابوبکر بن امام ابوعلی	"	عبداللہ بن بکر طبرانی
۱۳۸	عبداللہ بن محمد بن سعید مقرئ	"	عبداللہ بن حسن بن عبدالرحمن ابوالقاسم براد
"	عبداللہ بن محمد بن یوسف بن حجاج بن مصعب بن سلیم	"	عبداللہ بن رشید چندیشاپوری
"	عبدی ابوغسان	"	عبداللہ بن روزبہ سہروردی
"	عبداللہ بن محمد بن یوسف	۱۴۳	عبداللہ بن سہرہ اسدی
"	عبداللہ بن محمد بلوی	"	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۱۷	عبدالرحمن بن صخر بن عبدالرحمن بن وابصہ بن معبد وابصہ	۱۴۸	عبداللہ بن ابومریم
۱۵۵	عبدالرحمن بن عبدالعزیز جلی ابوالقاسم سراج	"	عبداللہ بن مرہ معری
۵۱۹	عبدالرحمن بن سطيہ بن عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ	"	عبداللہ بن معمر
"	انصاری	"	عبداللہ بن مغیرہ بن ابوربدہ ابوالمغیرہ کنانی افریقی
"	عبدالرحمن بن عمر بن شیبہ	۱۴۹	عبداللہ بن ہارون بن عترة
"	عبدالرحمن بن علقمہ	"	عبداللہ بن وصیف جندی
"	عبدالرحمن بن عمر ابوالاسحاق کوفی	۱۵۰	عبداللہ بن ولید
۱۵۶	عبدالرحمن بن عمرو بن عبسہ سلمی	"	عبداللہ بن یحییٰ بن زید:
"	عبدالرحمن بن مبارک عیشی	"	عبداللہ بن یحییٰ ابوبکر ^{طلحی}
"	عبدالرحمن بن مسعود	"	عبداللہ بن یزید
"	عبدالرحمن بن معبد	"	عبداللہ بن یزید بن ہرمز
۱۵۷	عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی	۱۵۱	عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق
"	عبدالرحمن بن یحییٰ بن عبدالباقی بن عبدالواحد زہری	"	عبداللہ بن یعقوب
"	ابومحمد بن شقران بغدادی	"	عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب قرشی عدوی
"	عبدالرحیم بن سلیم بن حبان	"	مدنی اعرج
۵۳۰	عبدالسلام بن محمد بن عبدالسلام بن محمد بن مخرمہ بن عباد	۱۵۲	عبدالحمید بن محمود معولی
"	بن عبید اللہ بن مخرمہ بن شریح حضرمی	"	عبدالجلیل مرئی
۱۵۸	عبدالعزیز بن ابوبکرہ نفع بن حارث	۱۵۳	عبدربہ بن سیلان
"	عبدالعزیز بن ابورزمہ	"	عبدالرحمن بن بکیر بن محمد بن معاویہ بن ریان
"	عبدالعزیز بن رماح	"	عبدالرحمن بن ابوبکر
۱۵۹	عبدالعزیز بن زیاد	۱۵۴	عبدالرحمن بن جوشن غطفانی بصری
"	عبدالعزیز بن ابوالصعبہ مصری	"	عبدالرحمن بن ابوزیاب
"	عبدالعزیز بن عبداللہ بن حمزہ:	"	عبدالرحمن بن خلاد انصاری
"	عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ قرشی	"	عبدالرحمن بن صخر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶۷	۵۶۱ - عبید بن یحییٰ افریقی	۱۶۰	۵۳۸ - عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف
"	۵۶۲ - عتیق بن محمد بن حمدان بن عبدالاعلیٰ بن عیسیٰ ابو بکر صواف	"	۵۳۹ - عبدالعزیز بن معاویہ بن عبدالعزیز ابو خالد تميمی قرشی
"	۵۶۳ - عثمان بن سائب جحجی	"	بصری
"	۵۶۴ - عثمان بن عبداللہ شامی	۱۶۱	۵۴۰ - عبدالکریم بن بدر بن عبداللہ بن محمد مشرقی کوفی
"	۵۶۵ - عثمان بن عمرو	"	۵۴۱ - عبدالملک بن حبیب
"	۵۶۶ - عثمان بن سعید	"	۵۴۲ - عبدالملک بن حکم
"	۵۶۷ - عصمہ بن زائل طائی	"	۵۴۳ - عبدالملک بن عبدالرحمن ذماری صنعانی
۱۶۸	۵۶۸ - عصمہ بن عبداللہ	۱۶۲	۵۴۴ - عبدالملک بن قریر عبدی بصری
"	۵۶۹ - عطاء بن دینار ابو طلحہ شامی	"	۵۴۵ - عبدالملک بن محمد بن ایمن
"	۵۷۰ - عطیہ بن قیس کلاعی	"	۵۴۶ - عبدالملک بن مسلمہ مصری
"	۵۷۱ - عقبہ بن عبدالواحد	"	۵۴۷ - عبدالملک بن ہشام ابو محمد نحوی اخباری
۱۶۹	۵۷۲ - العلاء بن سالم	۱۶۳	۵۴۸ - عبدالملک کوفی
"	۵۷۳ - العلاء بن عبداللہ بن رافع حضرمی جزری	"	۵۴۹ - عبد الوہاب بن سعید بہلول قضاعی مصری
"	۵۷۴ - علی بن ابراہیم بن اسماعیل ابو الحسن ثرانی	"	۵۵۰ - عبد الوہاب بن سعید دمشقی
"	۵۷۵ - علی بن احمد بن سہل ابو الحسن انصاری	"	۵۵۱ - عبدالسلام
"	۵۷۶ - علی بن امیل بن عبداللہ بن امیل مصیعی	"	۵۵۲ - عبدالسلام بن محمد حضرمی
"	۵۷۷ - علی بن حمید	۱۶۴	۵۵۳ - عبدالصمد بن ابوسکینہ حلبی
۱۷۰	۵۷۸ - علی بن سعید بن عثمان بغدادی	"	۵۵۴ - عبد الوہاب بن عیسیٰ بن ابوحیہ ابو القاسم وراق جاحظ
"	۵۷۹ - علی بن سعید ابو الحسن قاضی اصطخری	"	۵۵۵ - عبید اللہ بن عامر کئی
"	۵۸۰ - علی بن عبداللہ ابو الحسن فرضی	۱۶۶	۵۵۶ - عبید اللہ بن عبدالرحمن بن رافع
"	۵۸۱ - علی بن عبید اللہ بن شیخ	"	۵۵۷ - عبید اللہ بن قاسم
"	۵۸۲ - علی بن عثمان بن خطاب ابو الدنیا	"	۵۵۸ - عبید اللہ بن منذر بن ہشام بن منذر بن زبیر بن عوام
"	۵۸۳ - علی بن علی بن سائب بن یزید بن رکانہ قرشی کوفی	"	۵۵۹ - عبید بن عمرو حنفی
"	۵۸۴ - علی بن ابو الفخار حبیب اللہ بن ابو منصور ابو تمام ہاشمی	"	۵۶۰ - عبید بن محمد نساج

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۷۶	عمیرہ بن ابونا جبہ	۱۷۱	بغدادی خطیب
"	۶۰۸ - عنبہ بن خارجا ابو خارجہ غافقی قیروانی	"	۵۸۵ - علی بن قاسم بن موسیٰ بن خزیمہ ابوالحسن
"	۶۰۹ - عون بن یوسف	"	۵۸۶ - علی بن محمد بن سعید بصری
"	۶۱۰ - عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک	"	۵۸۷ - علی بن محمد بن یوسف بن سنان بن مالک بن مسمع
۱۷۷	۶۱۱ - عیسیٰ بن قیس	"	۵۸۸ - علی بن یوسف بن دواس بن عبداللہ بن مطر بن سلام
"	۶۱۲ - عیسیٰ بن میمون بصری	۱۷۲	ابوالحسن قطیبی مرادی
	﴿حرف فاء﴾	"	۵۸۹ - عمار بن سعد قرظ مدنی
۱۷۸	۶۱۳ - فاید بن زیاد بن ابوہند داری	"	۵۹۰ - عمار بن سعد تحفہ مصری
"	۶۱۴ - فتح بن سلموہ بن حمران	"	۵۹۱ - عمار بن محمد بن عمار بن یاسر
"	۶۱۵ - فزوع:	"	۵۹۲ - عمار بن محمد بن مخلد بن جبیر ابو ذریب بغدادی
۱۸۰	۶۱۶ - فضل اللہ بن عبدالرحمن ابو علی دہان مقری	۱۷۳	۵۹۳ - عمر بن حبیب
"	۶۱۷ - فضل بن صالح بن عبداللہ قیروانی	"	۵۹۴ - عمر بن زرارہ ابو حفص حرثی
	﴿حرف قاف﴾	"	۵۹۵ - عمر بن سعد نضری
۱۸۱	۶۱۸ - قاسم بن عبید اسدی	"	۵۹۶ - عمر بن یحییٰ بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری
"	۶۱۹ - قاسم بن عمر عتکی	۱۷۴	۵۹۷ - عمر دمشقی
"	۶۲۰ - قدامہ بن عبداللہ بن عبدہ عامری	"	۵۹۸ - عمران بن زیاد
"	۶۲۱ - قردوس واسطی:	"	۵۹۹ - عمرو بن ابان بن عثمان بن عفان
"	۶۲۲ - قیس بن ثعلبہ	"	۶۰۰ - عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی مدنی
۱۸۲	۶۲۳ - قیس بن کریم احدب مخزومی کوفی	"	۶۰۱ - عمرو بن سری
"	۶۲۴ - قیس بن محمد بن اشعث بن قیس کندی	"	۶۰۲ - عمرو بن غیلان ثقفی
"	۶۲۵ - قیس بن ابو مسلم	۱۷۵	۶۰۳ - عمرو بن مالک جنبی
	﴿حرف کاف﴾	"	۶۰۴ - عمرو بن نبهان بصری
۱۸۳	۶۲۶ - کثیر بن حارث حمیری:	"	۶۰۵ - عمرو بن یعقوب بن زبیر
"	۶۲۷ - کثیر بن کلیب جہنی	"	۶۰۶ - عمیر بن سعید نخعی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹۱	محمد بن عبدالرحمن بن عمیر	۱۸۳	کثیر بن مدرک اشجعی ابو مدرک کوفی
	محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن مقتصم ہاشمی	۱۸۴	کثیر
"	ابوالحسن	"	کرز بن حکیم
"	محمد بن عبدالملک بن زنجویہ ابو بکر بغدادی غزال	"	کلیب بن شہاب جرمی
۱۹۲	محمد بن علی بن حسن بن ہارون ابو عبداللہ بجلی قیروانی	﴿ حرف میم ﴾	
"	محمد بن علی بن محمد بن احمد بن حبیب صفار ابو سعید	۱۸۵	مالک بن اسماء بن خارجہ
۱۹۳	محمد بن علی نصیبی	"	مالک بن اغز:
"	محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر	"	مبارک بن ابو حمزہ زبیدی
"	محمد بن عمر بن ایوب ابو بکر ملی	۱۸۶	محمد بن ابراہیم ابو شہاب کنانی کوفی
"	محمد بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالاسد	"	محمد بن احمد بن تیم ابو الحسن حناط بغدادی قنطری
"	محمد بن عمرو بن خلیل	۱۸۷	محمد بن جریر بن رستم ابو جعفر طبری
"	محمد بن عمرو بجلی	"	محمد بن احمد بن ابوعبید اللہ مصری
"	محمد بن فرخ بغدادی	"	محمد بن سعید بصری
"	محمد بن کامل بن میمون زیات مصری	۱۸۸	محمد بن عباد بن جعفر قرشی مخزومی مکی
۱۹۴	محمد بن محمد بن یعقوب قطانی	۱۸۹	محمد بن عبداللہ بن کریم انصاری
۱۹۵	محمد بن مروان قطان	"	محمد بن عبداللہ بن عبید اللہ بن باکویہ شیرازی صوفی
"	محمد بن مضربن معن	"	ابو عبداللہ
"	محمد بن مطلب	"	محمد بن عبداللہ
"	محمد بن مقاتل ابو بکر	۱۹۰	محمد بن عبداللہ مخزومی مکی
"	محمد بن ابو مقاتل	"	محمد بن عبداللہ جہدی
"	محمد بن مکی بن سعید ابو جعفر فقیہ ساوی تاجر	"	محمد بن عبداللہ بن مؤذن
۱۹۶	محمد بن موسیٰ بن فضالہ ابو عمر قرشی	"	محمد بن عبداللہ ابو جعفر اسکاف
"	محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی	"	محمد بن عبداللہ بن محمد کلوزانی
"	محمد بن ہشام بن علی مروزی	"	محمد بن عبدالرحمن بن سہم اطاکی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۰۲	۶۹۳ - معالی بن اسماعیل حمصی	۱۹۶	۶۷۳ - محمد بن ہشام
"	۶۹۵ - مغیرہ بن ابوردہ	"	۶۷۴ - محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابوشمہ انصاری اوی ابو عبد اللہ
"	۶۹۶ - مغیرہ بن سبیح	"	۶۷۵ - محمد بن یحییٰ بن علی بن عبد الحمید بن عبید بن غسان بن
"	۶۹۷ - مغیرہ بن فروہ	"	یسار کنانی ابو غسان مدنی
۲۰۳	۶۹۸ - مقدم راہوی	۱۹۷	۶۷۶ - محمد بن یحییٰ بن ابو عمر عدنی
"	۶۹۹ - منصور بن معتمر سلمیٰ کوفی	"	۶۷۷ - محمد بن یحییٰ سلمیٰ حیشی
"	۷۰۰ - مہاجر بن عکرمہ بن عبد الرحمن مخزومی	"	۶۷۸ - محمد بن یزید بن عبد اللہ سلمیٰ نیشاپوری
"	۷۰۱ - مہاجر	"	۶۷۹ - مرزم بن حکیم ازدی
۲۰۴	۷۰۲ - مہدی بن عیسیٰ ابوالحسن واسطی	"	۶۸۰ - مرداس بن محمد بن عبد اللہ بن ابوردہ
"	۷۰۳ - موسیٰ بن ادریس	۱۹۸	۶۸۱ - مسعود بن سیدہ بن حسین مسندی عماد الدین حنفی
"	۷۰۴ - موسیٰ بن ابواسحاق انصاری	"	۶۸۲ - مسعود بن محمد بن علی بن حسن بن علی ابوسعید جرجانی
"	۷۰۵ - موسیٰ بن بردان	"	حنفی ادیب
۲۰۵	۷۰۶ - موسیٰ بن سہل راسبی	"	۶۸۳ - مسکین ابو فاطمہ
"	۷۰۷ - موسیٰ بن معاذ	"	۶۸۴ - مسلم بن حارث تیمی
۲۰۶	۷۰۸ - موسیٰ بن نصر ابو عاصم حنفی	۱۹۹	۶۸۵ - مسلم بن سلام حنفی ابو عبد الملک
"	۷۰۹ - موسیٰ بن مناح	"	۶۸۶ - مسلم بن عقیل، مسلم بن عمار، مسلم بن ہرمی، مسلم جو
۲۰۷	۷۱۰ - موسیٰ بن ہلال	"	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے
"	۷۱۱ - میسرہ	"	۶۸۷ - مشاش ابوازہ ہر سلمیٰ بصری
		"	۶۸۸ - مصرف بن عمرو بن کعب یامی
		"	۶۸۹ - مصرف بن عمرو بن سری بن مصرف بن عمرو بن کعب
۲۰۸	۷۱۲ - نابل	۲۰۰	۶۹۰ - مصعب بن خالد بن زید بن خالد جہنی
"	۷۱۳ - نبدی بن اہب	"	۶۹۱ - معان ابو عبد اللہ
"	۷۱۴ - نجی بن عبید	"	۶۹۲ - معاویہ بن یحییٰ
۲۰۹	۷۱۵ - نصر	"	۶۹۳ - معروف
"	۷۱۶ - نصر بن نصر بن عاصم حنفی ابوماک بلخی	۲۰۲	

﴿حرف نون﴾

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۱۶	۴۳۷ - یحییٰ بن میمون بن میسرہ	۲۰۹	۴۱۷ - نصر بن شفی
	۴۳۸ - یحییٰ بن یزید بن ضمام بن اسماعیل بن عبداللہ بن یزید	۲۱۰	۴۱۸ - نعمان بن ابو عیاش زرقی انصاری
"	بن شریک بن سکی مرادی مصری	"	۴۱۹ - نملہ بن ابونملہ
"	۴۳۹ - یزاد بن فساء	﴿ حرف ہاء ﴾	
"	۴۴۰ - یزید بن جابر	۲۱۱	۴۲۰ - ہارون بن محمد
۲۱۷	۴۴۱ - یزید بن زید مدینی	"	۴۲۱ - ہذیل بن ابراہیم حمّامی
"	۴۴۲ - یزید بن صحیح اصحیٰ مصری	"	۴۲۲ - ہزہاز بن میزن
"	۴۴۳ - یزید بن عبداللہ شیبانی	"	۴۲۳ - ہشام بن احمر
"	۴۴۴ - یزید بن عمیر مدینی	"	۴۲۴ - ہصان بن کابل ایک قول کے مطابق ہصان بن
۲۱۸	۴۴۵ - یعقوب بن سفیان	"	کاہن عدوی
"	۴۴۶ - یعقوب بن نوح دباغ	۲۱۲	۴۲۵ - پیشم بن حنش
"	۴۴۷ - یعقوب بن مجمع بن یزید بن حارثہ	﴿ حرف واو ﴾	
"	۴۴۸ - یحییٰ بن یزید ابوالحسن ازمنی قرشی بصری	۲۱۳	۴۲۶ - والان بن ہنہس
۲۱۹	۴۴۹ - یوسف بن سلمان مازنی بصری	"	۴۲۷ - وبرہ کلّبی
"	۴۵۰ - یوسف بن شعیب	"	۴۲۸ - ولید بن ابوالنجم
"	۴۵۱ - یوسف بن ابوعلیٰ سحرطونی	۲۱۴	۴۲۹ - ولید بن بکیر ابو خباب تمیمی طہوی کوفی
"	۴۵۲ - یوسف بن یعقوب جوزجانی	"	۴۳۰ - وہب بن مانوس
۲۲۰	﴿ کنیت سے متعلق باب ﴾	﴿ حرف یاء ﴾	
"	۴۵۳ - ابواحمد حاکم	۲۱۵	۴۳۱ - یحییٰ بن عثمان انطاکی کوفی
"	۴۵۴ - ابواسود	"	۴۳۲ - یحییٰ بن عون بن یوسف
"	۴۵۵ - ابوامین	"	۴۳۳ - یحییٰ بن فلیح بن سلیمان
۲۲۱	۴۵۶ - ابویوب	"	۴۳۴ - یحییٰ بن متوکل ابوبکر ہاشمی بصری
"	۴۵۷ - ابوبکر بن ابو عاصم	۲۱۶	۴۳۵ - یحییٰ بن محمد بن بشیر
"	۴۵۸ - ابوبکر	"	۴۳۶ - یحییٰ بن معن

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۲۸	۷۸۳ - ابوالنضر غازی	۲۲۱	۷۵۹ - ابوالحجاج طائی
"	۷۸۴ - ابوهاشم رمانی	"	۷۶۰ - ابوالحجاج
"	۷۸۵ - ابوالورد ثمامہ بن حزن قشیری	"	۷۶۱ - ابوالحجاج
۲۲۹	۷۸۶ - ابو یزید مدینی	۲۲۲	۷۶۲ - ابو جحیر
۲۳۰	۷۸۷ - ابویونس	"	۷۶۳ - ابو حذیفہ
۲۳۱	فصل:	"	۷۶۴ - ابوحسان اعرج
	اسم منسوب کا بیان	"	۷۶۵ - ابوالحسن حظلی
"	۷۸۸ - سبیحی	"	۷۶۶ - ابوشینہ
"	۷۸۹ - مکفوف	۲۲۳	۷۶۷ - ابوالربیع
۲۳۲	خاتمہ کتاب	"	۷۶۸ - ابوسلیمان لیثی
		"	۷۶۹ - ابوسلیمان تمیمی
		"	۷۷۰ - ابوسہل فزاری
		۲۲۴	۷۷۱ - ابوالعباس
		"	۷۷۲ - ابو عبداللہ قرشی
		۲۲۵	۷۷۳ - ابو عبداللہ جصاص
		"	۷۷۴ - ابو عمرو
		"	۷۷۵ - ابو غانم
		"	۷۷۶ - ابو غانم کاتب
		۲۲۶	۷۷۷ - ابوالہشبی
		"	۷۷۸ - ابوالمدرك
		"	۷۷۹ - ابوالمعلی بن مہاجر
		۲۲۷	۷۸۰ - ابوالمنیب جرشی دمشقی احدب
		"	۷۸۱ - ابوالمنیب
		۲۲۸	۷۸۲ - ابونصیر

﴿ حرف الف ﴾

۱ - ابان بن جعفر بخیری:

اس نے محمد بن اسماعیل صابغ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء الصغیر“ پر لکھی گئی اپنی ذیل میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جو بصرہ میں رہتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ ابان نہیں ہے بلکہ یہ ابان بن جعفر ہے جو نون کے بغیر ہے اور کتاب ”المیزان“ میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ میں نے اس کے حالات اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ مصنف نے کتاب ”الضعفاء“ پر لکھے ہوئے اپنے ذیل میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ شاید نسخہ نقل کرنے والے نے نون کا اضافہ کر دیا ہوگا کیونکہ ذیل میں صرف اسی شخص کا ذکر ہوا ہے جس کا ذکر ”الضعفاء“ میں نہیں ہوا ہے اور وہاں کتاب ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر ابان بن جعفر کے نام سے بھی ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ذہبی نے جس شخص کا ذکر کیا ہے وہ ابوالعباس احمد بن محمد بن مفرج اموی ہے جو ”الحی اقل فی تکلمة الکامل“ کا مصنف ہے، اُس نے بھی ابان بن جعفر کا ذکر کیا ہے جو ابان سے متعلق باب میں ہے اور شیخ ابو حاتم بستی سے یہ بات منقول ہے وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے امام ابو حنیفہ کی طرف تین سو سے زیادہ جھوٹی روایات منسوب کی ہیں جو امام ابو حنیفہ نے کبھی بیان نہیں کیں۔

۲ - ابان بن صالح بن عمیر بن عبید قرشی:

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے یہ ابو بکر مدنی ہے اور ایک قول کے مطابق مکی ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابن جریج، ابن اسحاق اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ مزنی نے اپنی کتاب ”اطراف“ میں صفیہ بنت شیبہ کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ابان بن صالح ہے جو ضعیف ہے، لیکن یہ اُن کا وہم ہے کیونکہ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب ”التمہید“ میں اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلمح کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے کہ رافع بن اسحاق فرماتے ہیں: ابان بن صالح ضعیف ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ”المحلی“ کے باب ”الحج“ میں یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے جبکہ باب ”الطہارۃ“ میں یہ کہا ہے: یہ مشہور نہیں ہے اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔ یحییٰ بن معین، علیٰ بوزرعہ، ابو حاتم، یعقوب بن شیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ مزنی نے اپنی کتاب ”العہدیب“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا انتقال 113 ہجری کے آس پاس ہوا تھا اُس وقت اس کی عمر 55 برس تھی۔

۳ - ابان:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا یہ ایک بزرگ ہے جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے۔ محمد بن جادہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور نہ یہ پتا ہے کہ یہ کس کا بیٹا ہے۔ امام بخاری نے اس کا تذکرہ ”التاریخ“ میں کیا ہے ابن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔

۴ - ابان:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا گیا۔ ابوبکر بن ابوداؤد اپنی کتاب ”شریحہ المقارب“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ عَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُبْعَةَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ سُورَةَ مِنَ الْمَنِينِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِيهَا سَجْدَةٌ مَسْجُودٌ ثُمَّ عَدَوْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْقَدِّ... الْحَدِيثُ

”جمعہ کے دن فجر کی نماز میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شریک ہوا تو آپ نے پہلی رکعت میں دو سو آیات والی سورت کی تلاوت کی جس میں سجدہ تلاوت بھی تھا تو آپ سجدے میں چلے گئے جب اگلے دن میں آپ کی اقتداء میں شریک ہوا۔“ (الحدیث)

ابوالحسن بن القطان نے اپنی کتاب ”الوہم والایہام“ میں یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ راوی ابن ابوعیاش ہے تو پھر یہ متروک ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ یہ وہی ہے اور اگر یہ ابن ابوعیاش نہیں ہے تو یہ مجہول ہے اُن کی بات ختم ہوئی۔ ورنہ جہاں تک ابان بن ابوعیاش کا تعلق ہے تو اُس کا ذکر میزان اور ضعیف راویوں سے متعلق دیگر کتابوں میں ہوا ہے۔

۵ - ابراہیم بن احمد بن ابراہیم عمسکری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الويل كل الويل لمن ترك عياله بغير وقدم على ربه بشر.

”ہر طرح کی بر باری اُس شخص کے لئے ہے جو اپنے اہل خانہ کو خیریت کے ساتھ چھوڑ کر جائے اور پھر اُس کا پروردگار اُن پر کوئی خرابی لے آئے۔“

میزان کے مصنف نے قتادہ بن وسم کے حالات میں اسے ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اگرچہ یہ بات معنوی اعتبار سے درست ہے لیکن حدیث ہونے کے اعتبار سے موضوع ہے۔ اسے راوی نے قتادہ ابراہیم بن احمد عمسکری کے حوالے سے نقل کیا ہے جو اس کی مانند مجہول ہے۔ اس روایت کو ابومنصور دیلمی نے ”مسند الفردوس“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس کے ایک راوی ابن ازہر پر یحییٰ بن معین نے تہمت عائد کی ہے لیکن پھر انہوں نے اسے معزول قرار دیا ہے۔

۶ - ابراہیم بن احمد بن عثمان بغدادی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتْرِكْ لِبَيْتِهِ مِنْ صَلَوَاتِهِ نَصِيْبًا فَإِنَّ الْبِرَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الصَّلَاةُ.

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی چھوڑ دے کیونکہ اُس گھر میں برکت ہوتی ہے جس میں نماز ادا کی جاتی ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے حسین بن یوسف فحام نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے کتاب ”غرائب مالک“ میں یہ بات نقل کی ہے۔ یہ اور ابراہیم بن احمد ثبوت نہیں ہیں یہ مجہول ہے اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔ یحییٰ بن سکس اور صالح جزره نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابو حاتم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۷ - ابراہیم بن اسحاق بن نخرہ صنعانی:

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابراہیم بن اسحاق صنعانی سے نقل کی ہیں یہ طبری ہے جس نے صنعاء میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مَنْ كَبُرَ تَكْبِيرًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ صَخْرَةً فِي مِيزَانِهِ الْحَدِيثِ

”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ تکبیر کہتا ہے تو یہ اُس کے نامہ اعمال میں ایک چٹان کی مانند ہوگا۔“

یہ حدیث امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے پھر امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ موضوع ہے۔ اس کے نیچے ایک راوی عبداللہ بن نافع ہے جو مجہول ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا تذکرہ ”المؤتلف والمختلف“ میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن حجاج بن نخرہ صنعانی نے اسحاق بن ابراہیم طبری، عبداللہ بن ابوغسان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو عیسیٰ ربلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حجاج نے اسی طرح بیان کیا ہے ابن ماکولانے اُن کی پیروی کی ہے اور اس کا تذکرہ نخرہ کے ضمن میں کیا ہے یعنی جنون اور خاء کے ساتھ ہے اور یہ اپنے نام ابراہیم بن اسحاق کے حوالے سے معروف ہے۔ ابن حبان نے ”الضعفاء“ میں اس حدیث کے حوالے سے اس کا تذکرہ اسحاق بن ابراہیم طبری کے حالات میں کیا ہے اور مصنف نے اُن کی پیروی کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸ - ابراہیم بن اسماعیل صالح:

اس نے حجاج بن فرافضہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ یہ دو سو ہجری سے پہلے کا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا یہ بات ابو بکر بن ابوعاصم نے بیان کی ہے۔

۹ - ابراہیم بن اسماعیل بن قعیس:

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے اُس کی کنیت ابو اسماعیل ہے اُس کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ اس نے نافع اور ابووائل سے جبکہ اس سے سلیمان

بن طرخان اور علاء بن مسیب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) مصنف نے اس کا تذکرہ اُن لوگوں میں کیا ہے جن کے باپ دادا کا نام قاف سے شروع ہوتا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا نام ابراہیم بن قعیس ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ قعیس ابراہیم کا لقب ہے اور یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کا نام ابراہیم بن اسماعیل ابو احمد حاکم نے کتاب ”الکلی“ میں اور ابن حبان نے ”الثقات“ میں بیان کیا ہے جبکہ ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ ابراہیم نامی اُن لوگوں میں کیا ہے جن کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا اور اُنہوں نے لفظ ابراہیم قعیس نقل کیا ہے۔ امام نسائی نے کتاب ”الکلی“ میں اسی طرح کیا ہے۔ میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے رجال کے بارے میں کتابیں تصنیف کی ہیں کہ اُس نے یہ کہا ہو کہ یہ ابراہیم بن قعیس ہو۔

۱۰ - ابراہیم بن شمامہ:

اس نے قبیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ذہبی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۱ - ابراہیم بن اسحاق بن عیسیٰ طالقانی:

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مثبت ہے تاہم یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف روایت نقل کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۱۲ - ابراہیم ابو اسحاق:

ابن حبان نے ثقہ راویوں کے آخری طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک بزرگ ہے جو ابن جریج سے روایات نقل کرتا ہے۔ کعب بن جراح نے اس سے روایت نقل کی ہے میں اس سے اور اس کے والد سے واقف نہیں ہوں۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ اسی طرح امام ابو حاتم رازی نے کہا ہے: ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ ابراہیم نامی اُن راویوں میں کیا ہے کہ جن کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا اُنہوں نے اس کی کنیت ابو اسحاق بیان کی ہے۔

۱۳ - ابراہیم بن ابوبکر بن ابوشیبہ:

اس کی کنیت ابوشیبہ ہے۔ ابو الحسن بن منادی کہتے ہیں: یہ آخری دنوں میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا اور پھر ایک مدت تک پوشیدہ رہا پھر یہ اپنے راستے پر چل پڑا (یعنی اس کا انتقال ہو گیا)۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ عبدالحق نے ”کتاب الجنائز“ میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۱۴ - ابراہیم بن جراح بن صبیح:

یہ بنو تمیم کا آزاد کردہ غلام ہے اور پھر بنو مازن کا غلام ہے۔ یہ سرور روز کے رہنے والوں میں سے تھا اس نے رہائش اختیار کی تھی پھر یہ مصر آیا اور وہاں کا پچیس سال تک قاضی رہا۔ 211 ہجری میں یہ اُس عہدے سے معزول ہوا اس نے یحییٰ بن عقبہ بن ابو عیزار سے

روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے احمد بن عبدالمؤمن نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا۔ ابن یونس نے تاریخ ”الغرباء“ میں حرمہ بن یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابراہیم بن جراح قاضی بیمار ہوا تو اُس نے اپنے وصیت تحریر کروائی اور میں یہ ہدایت کی کہ ہم اُس کے پاس کچھ بزرگ لے کر جائیں جو اُس کے بارے میں گواہی دیں یا جو اُس پر گواہ بن جائیں۔ میں نے اُس وصیت کو پڑھا تو اُس میں یہ تحریر تھا کہ دین ویسا ہی ہے جیسے یہ مشروع ہوا اور قرآن ویسا ہی ہے جیسے اسے پیدا کیا گیا۔ حرمہ کہتے ہیں: تو میں نے اُس سے کہا: اے قاضی! کیا میں اس ساری وصیت کے حوالے سے آپ پر گواہ بن جاؤں؟ اُس نے کہا: جی ہاں!

یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: یہ ایک چالاک عالم تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال محرم کے مہینے میں 217 ہجری میں ہوا۔

۱۵ - ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ایوب مصیسی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دَاوَلَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِهِ (إِلَيْهِ الْمَصِيرُ) حِينَ يُنْسَى حِفْظَ بَهَا حَتَّى يَصْبَحَ الْحَدِيثُ.

”جو شخص ان دو آیات کی تلاوت کرے گا آیہ الکرسی اور سورہ عم المؤمن کی ابتدائی آیت اُسے یہاں تک پڑھے: ”إِلَيْهِ الْمَصِيرُ“ تو اگر وہ شام کو پڑھے گا تو صبح تک ان دونوں آیات کی وجہ سے محفوظ رہے گا۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے غرائب مالک کے اندر قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن حرزاد اہوازی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے ابراہیم بن جعفر نامی راوی مجہول ہے۔

۱۶ - ابراہیم بن الحجاج بن نخرہ صنعانی:

امام دارقطنی اور ابن ماکولانے اس کا یہی نام بیان کیا ہے جو ”المؤتلف والمختلف“ میں منقول ہے۔ جبکہ یہ ابراہیم بن اسحاق بن نخرہ ہے جیسا کہ امام دارقطنی نے غرائب مالک میں اور ابن حبان نے الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۷ - ابراہیم بن ابو حذیرہ:

ایک قول کے مطابق یہ ابراہیم بن حدید ابو ادریس اودی ہے جو ادریس اودی کا دادا ہے اس کا شمار اہل کوفہ میں کیا گیا ہے۔ اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن سالم اسدی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے کتاب ”الکنی“ میں امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھے اسماعیل بن سالم کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایات نقل کی ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس سے اس کے دو بیٹوں ادریس اور داؤد اس کے علاوہ حسن بن عبید اللہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ امام ابوحاتم سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے، لیکن میں نے اس بات کا تذکرہ ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں کیا ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”الشقات“ میں کیا ہے۔

۱۸ - ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب:

اس نے اپنے والد (حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب) اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے فضل بن مرزوق اور ابو عقیل یحییٰ بن متوکل سے روایات نقل کی ہیں اور یہ عبداللہ بن حسن ہاشمی کا بھائی ہے۔ امام ذہبی نے اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: فضیل بن مرزوق نے اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سورج کو لوٹائے جانے کی روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۱۹ - ابراہیم بن زکریا واسطی عبدشبی:

اس نے امام مالک، ابراہیم بن عبد الملک بن ابو محذورہ اور سلام ابو احوص کے حوالے سے جبکہ اس سے علی بن ابوالبرہیم ابو الحسن واسطی، محمد بن ایوب وزان، ہشام بن علی سدوسی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ حافظ ابوبکر خطیب نے ان لوگوں کے اسماء میں جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں یہ بات ذکر کی ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔ جبکہ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن زکریا عجمی ضریر کے حالات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے جہاں تک کتاب ”المیزان“ کا تعلق ہے تو انہوں نے ابراہیم بن زکریا کے نام سے صرف ایک ہی شخص کے حالات بیان کیے ہیں اور ان کے کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ بصری عجمی ضریر ہے پھر انہوں نے حالات کے دوران یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ عبدشبی ہے جو واسطی ہی ہیں تو وہاں انہوں نے ان دونوں کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابوالعباس بن مفرج اموی نے اپنی کتاب ”الخالف“ میں ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے انہوں نے ابراہیم بن زکریا واسطی کے حالات ذکر کرتے ہوئے ابن حبان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: اس میں ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو مثبت راویوں کی روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں پھر آگے پورا کلام ہے۔ اور انہوں نے ابن عدی پر استدراک کرتے ہوئے ایسا کہا ہے کیونکہ ابن عدی نے ابراہیم بن زکریا عجمی بصری کے حالات ذکر کیے ہیں۔ تو یہ بات اس چیز پر دلالت کرتی ہے کہ ابن مفرج کے نزدیک یہ دونوں دو آدمی ہیں اور بظاہر بھی ایسا ہی لگتا ہے کیونکہ عجمی بصری ہے اور یہ راوی واسطی ہے اور اس طبقے میں یہ اہل واسط میں معروف نہیں ہے کہ جس کا یہ نام ہو۔ اس نام کے حوالے سے صرف ایک ہی شخص معروف ہے اور وہ کبھی بھی بصرہ میں سکونت پذیر نہیں رہا۔ یہ واسط سے نکل کر یمن چلا گیا تھا یہاں تک کہ اس کا انتقال وہیں ہوا۔

اسلم بن سہیل جو حشیل کے نام سے معروف ہے انہوں نے تاریخ واسط میں یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن زکریا اہل واسط میں سے ہے پھر یہ یمن چلا گیا اور وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ وہاں ہی اس کا انتقال ہوا۔ اسلم نے اس طبقے میں ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا جس کا یہ نام ہو اور وہ اس شخص کے علاوہ ہو۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ بصری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔ ابوالاحمد حاکم نے کتاب ”المکنی“ میں ان دونوں راویوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۲۰ - ابراہیم بن زیاد:

اس نے ہشام بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کے بارے میں

کلام کیا گیا ہے۔ انہوں نے ابراہیم بن زیاد کے حالات کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اس نے ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں؛ ازدی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ متروک ہے؛ انہوں نے ان دونوں کے لئے دوا لگ سے حالات نقل کیے ہیں؛ جبکہ کتاب ”المیزان“ میں ان دونوں کو جمع کر دیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے: ابراہیم بن زیاد عجل؛ جس نے ہشام بن عروہ اور ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں؛ پھر انہوں نے ازدی کا کلام ذکر کیا ہے؛ جس میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا گیا ہے؛ تو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں دوا لگ سے حالات نہیں ہیں۔

۲۱ - ابراہیم بن زید تغلیسی:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صنفان من أمتي لیس لهما فی الإسلام نصیب القدریة والرافضة.

”میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے: قدریہ اور رافضہ۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن زید نامی راوی ابراہیم بن زید اسلمی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے؛ اور اس راوی نے بھی امام مالک سے روایت نقل کی ہے؛ خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ تاہم ”میزان“ کے مصنف نے ان دونوں کو اکٹھا کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اسلمی تغلیسی؛ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۲ - ابراہیم بن سلیمان ابواسحاق:

امام نسائی نے کتاب ”الکنی“ میں اس کے حالات نقل کیے ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے؛ پھر انہوں نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے؛ یہاں تک امام نسائی کی بات ختم ہو گئی۔ امام نسائی نے اس حدیث کا متن ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۳ - ابراہیم بن سوید بن حیان:

اس نے عمرو بن ابو عمرو اور ان کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے ابن وہب اور سعید بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ کہا ہے: یہ بعض اوقات منکر روایات نقل کر دیتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۴ - ابراہیم بن سلام:

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من غشناً فلیس منا . ”جو شخص ہمیں دھو کہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔“

یہ روایت عبداللہ بن حمدان بن وہب نے اس سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے غراب مالک میں یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم

عثمان اور ابن حمدان نامی تمام راوی (یعنی اس روایت کی سند میں مذکور راوی) ضعیف ہیں۔ کتاب ”المیزان“ میں ابراہیم بن سلام کا ذکر کیا گیا ہے کہ اُس نے دروردی سے اور ابن صاعد نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہاں یہ الجھن پیدا ہوتی ہے کہ کیا اس سے مراد یہی شخص ہے یا کوئی اور ہے۔

۲۵ - ابراہیم بن عبد اللہ بن ثمامہ ابو اسحاق بصری:

ابو القاسم یحییٰ بن علی حضرمی جو ابن طحان کے نام سے معروف ہیں، انہوں نے ”تاریخ الغرباء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے، یہ مصر آیا تھا اور اس نے منکر روایات نقل کی تھیں، اس کے علاوہ اور بھی باتیں انہوں نے ذکر کی ہیں۔

۲۶ - ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد:

زکریا بن یحییٰ ساجی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن عبد اللہ نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ ایک لڑکی کے پاس سے گزرے جو مسلم یتیم کا یہ شعر گارہی تھی:

و حقیق علی حفظ الجوار

انت اخی وانت حرة جاری

حافظا فی الغیب للاسرار

ان للجار ان تغیب عنا

مستل امر بقی بغیر ستار

ما اتی لی اکان لکتاب ستر

خطیب بغدادی نے اُن لوگوں کے اسماء میں جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں، یہ بات بیان کی ہے کہ ابراہیم بن عبد اللہ ایک مجہول بزرگ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جو مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ امام ترمذی نے ”الجامع“ کی علل میں ایک شخص کے حوالے سے اس سے ایک حکایت نقل کی ہے جو امام مالک سے منقول ہے اور اس شخص کا اسم منسوب اس کے دادا کی طرف منسوب ہے جو مدینہ منورہ کا قاضی تھا۔ خطیب بغدادی نے ان دونوں آدمیوں کے درمیان فرق کیا ہے، اُس کتاب میں جس میں انہوں نے اُن لوگوں کے ناموں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا جنہوں نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ذہبی نے کتاب ”المیزان“ میں اس کا ذکر مختصر طور پر کیا ہے تو پھر اس پر استدراک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: انہوں نے اس کا ذکر صرف امتیاز کرنے کے لئے کیا ہے اور اس کے بارے میں تضعیف ذکر نہیں کی، اس لیے اس پر استدراک ضروری ہے۔

۲۷ - ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبہ:

ابراہیم بن ابوبکر کے نام کے تحت اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۲۸ - ابراہیم بن عبد اللہ:

امام عبد الرزاق کے بھتیجے نے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت نقل کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: میرا یہ گمان ہے کہ اس نے امام عبد الرزاق کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الضیافۃ علی أهل الوبر وکَیَسَّتْ علی أهل البدر۔

”مہمان نوازی‘ شہروں کے رہنے والوں پر لازم ہوتی ہے ویرانوں کے رہنے والوں پر لازم نہیں ہوتی۔“

یہ روایت ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے درمیان میں ابراہیم بن عبد اللہ نامی جس راوی کا ذکر ہے اُس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس کا اسم منسوب کجی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ یہ وہی ہے کیونکہ وہ مجہول ہے اور کجی ثابت راویوں میں سے ایک ہے۔

۲۹ - ابراہیم بن عبد العزیز بن ضحاک بن عمر بن قیس بن زبیر ابواسحاق مدینی:

اسے شاذہ بن عبد کو یہ بھی کہا جاتا ہے اس نے یونس بن حبیب سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھا تو اس نے فضائل کے بارے میں روایات بیان کیں۔ اس نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل اطاء کروائے اور پھر اپنے شاگردوں سے دریافت کیا: ہم پہلے کس کا ذکر کریں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا؟ تو اس نے شاگردوں نے کہا: آپ کو اس بارے میں کوئی شک ہے؟ اللہ کی قسم! یہ شخص تو رافضی ہے تو اُن لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا۔ یہ پوری روایت شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد نے اپنی کتاب ”اصہبان کے محدثین اور وہاں آنے والے محدثین کے طبقات“ نامی کتاب میں نقل کی ہے۔ اور اسی کی مانند ایک حکایت ابو نعیم نے ”تاریخ اصہبان“ میں نقل کی ہے۔

۳۰ - ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابوربیعہ مخزومی مدینی:

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے اسماعیل، زہری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ کسی بھی صورت میں معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۱ - ابراہیم بن عبد العزیز بن عبد الملک بن ابو محذورہ ابو اسماعیل:

اس نے اپنے والد اور اپنے دادا سے جبکہ اس سے امام حمیدی، امام شافعی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ ”الخالل“ کے مصنف نے ازدی کا یہ قول نقل کیا ہے: ابراہیم بن ابو محذورہ اور اُس کے بھائی حدیث ایجاد کرتے تھے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد ابراہیم نامی یہی راوی ہے یا کوئی اور ہے۔

۳۲ - ابراہیم بن عبید اللہ بن عمادہ بن صامت:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۳ - ابراہیم بن عثمان بن سعید:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۴ - ابراہیم بن عقبہ:

یہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ذہبی نے کتاب ”المیزان“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کا نام ابراہیم بن عقبہ بیان کیا ہے، جس نے سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ اور امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے اُن کی بات یہاں تک پوری ہوگئی۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ ان دونوں کے دوا لگ تراجم ہیں۔ ابو حاتم نے اُس شخص کے بارے میں یہ بات نہیں کہی کہ یہ مجہول ہے، جس راوی نے سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ اب ہم ابن ابو حاتم کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں تاکہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جو میں نے ذکر کی ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: ابراہیم بن عقبہ جو ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے، اُس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اُس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے، پھر انہوں نے یہ کہا ہے: ابراہیم بن عقبہ، جس نے سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے والد کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے، یہاں تک اُن کا کلام ختم ہو گیا۔

جس شخص کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں، اُس کے ابو حاتم بستی نے کتاب ”الثقات“ میں ذکر کیا ہے اور اس کے اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک واسطے کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس کا شمار تبع تابعین کے طبقے میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن عقبہ ایک بزرگ ہے، جس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ حماد بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں، اُن کی بات یہاں تک ختم ہوگئی۔

اس طبقے میں کچھ لوگ ہیں جن کا نام ابراہیم بن عقبہ ہے، تو ہم اُن کا ذکر کر دیتے ہیں تاکہ امتیاز ہو جائے۔

۳۵ - ابراہیم بن عقبہ:

یہ موسیٰ بن عقبہ ہے، اُس نے سعید بن مسیب اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام مالک اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابو حاتم، امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۶ - ابراہیم بن عقبہ بن ابو عائشہ:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اہل مدینہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۷ - ابراہیم بن عقبہ بن طلق بن علی حنفی:

اس نے حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر بھی ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۸ - ابراہیم بن عقبہ ابو رزام راسبی:

اس نے عطاء سے جبکہ موسیٰ بن اسماعیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ میں نے ان چار

لوگوں کا تذکرہ امتیاز واضح کرنے کے لئے کیا ہے۔

۳۹ - ابراہیم بن عقیل بن معقل بن منبہ صنعانی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل، اس کے چچا زاد اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل اور دیگر لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ایک مشکل شخص تھا، اس تک پہنچنا نہیں جاسکتا تھا، میں یمن میں اس کے دروازے پر ایک یا دو دن تک کھڑا رہا، یہاں تک کہ پھر مجھے اس تک پہنچنے کا موقع ملا تو اس نے مجھے دو حدیثیں بیان کیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر انہوں نے یہ کہا ہے: ان لوگوں کی حدیث کے لئے مناسب یہ تھا کہ یہ ایک صحیفہ ہوتا جو ان تک پہنچ جاتا۔ علی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے اپنے والد کے چچا وہب بن منبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰ - ابراہیم بن عمر قصار مرقری:

اس نے ابن ابونصر سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: یہ حدیث میں مہارت نہیں رکھتا تھا، اس کا انتقال 445 ہجری میں صفر کے مہینے میں ہوا۔

۴۱ - ابراہیم بن علاء بن ضحاک:

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابواسحاق زبیدی حمصی ہے، اس کا لقب زبریق ہے، جیسا کہ ابن حبان، ابوالاحمد حاکم اور ابولید فرضی اور ابن عساکر نے ذکر کیا ہے۔ تاریخ بخاری اور ابن ابوحاتم کی کتاب اور شیرازی کی کتاب ”اللقاب“ میں یہ بات نقل کی گئی ہے: زبریق اس کے والد علاء بن ضحاک کا لقب تھا۔ اس نے اسماعیل بن عیاش بقیعہ، محمد بن عمیر اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابوداؤد، امام ابوزرعہ، امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے احمد بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن عوف کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، میں نے ان کے سامنے ابراہیم بن علاء کی بقیعہ کے حوالے سے محمد بن زیاد کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کردہ اس حدیث کا تذکرہ کیا:

”استعتبوا الخیل فإنتہا تعبت فقال رأیتہ علی ظہر کتابہ ملحقا فأنکرته فقلت له فترکہ“

”کہ گھوڑوں کو راضی رکھا کرو وہ راضی رہیں گے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے اسے دیکھا ہے، اس کی پشت پر ایک کتاب ہے

جس میں الحاقات ہوئے تھے تو میں نے اس کا انکار کیا، جب میں نے اس سے یہ بات کہی تو اس نے اسے چھوڑ دیا“۔

ابن عوف کہتے ہیں: یہ اس کے بیٹے محمد بن ابراہیم کا کام ہے جو احادیث کو برابر کر دیتا تھا، جہاں تک اس کے والد کا تعلق ہے تو وہ ایک بزرگ ہے جس پر تہمت عائد نہیں کی گئی اور اس نے اس نوعیت کی کوئی حرکت نہیں کی۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نامی اس شخص نے اسماعیل بن عیاش بقیعہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ حدیث مستقیم ہے اور اس پر صرف اس حدیث کے حوالے سے تنقید کی گئی ہے اور اس میں بھی اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ اس کے بیٹے کا کام ہو، جیسا کہ ابن عوف نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم الکبیر“ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور ابراہیم نامی اس راوی کے بارے میں ابوحاتم نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۴۲ - ابراہیم بن عیسیٰ زاہد ابواسحاق:

اس نے ابوداؤد شیبہ بن سوار اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ معروف کرنی کے ساتھ رہا۔ ابو نعیم اصہبانی کہتے ہیں: یہ عبادت گزار اور فضیلت رکھنے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔ ابوالشیخ ابن حبان نے ”طبقات اصہبانین“ میں یہ کہا ہے: یہ نیک عبادت گزار، فاضل شخص تھا، ہمارے علاقے میں اس کے زمانے میں اس جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا اور ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہوں، صرف ابوالعباس احمد بن محمد بن زرار نے نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے: نصر بن محمد بن ہشام اصہبانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالشیخ کی کتاب میں یہ بات منقول ہے کہ احمد بن نعیم بن ناصح اور عبد اللہ بن محمد بن زکریا نے اس کے حوالے سے دو حکایات نقل کی ہیں۔

۴۳ - ابراہیم بن فروخ:

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے، اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بت عند خالتی ميمونة فذكر حديثا طويلا فيه نضح الفرج عقب الوضوء .

ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا، اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا“۔

ابن ابوحاتم اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے اور ابراہیم نامی یہ راوی مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس روایت کو ابراہیم کے حوالے سے نقل کرنے والا شخص علی بن یزید صدائی ہے، اسے بھی امام ابوحاتم اور

ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ روایت شیخ ابن حبان نے کتاب ”طبقات اصہبانین“ میں جبکہ خطیب بغدادی نے کتاب ”المحقق المفتقر“ میں محبوب بن محرر کے حوالے سے ابراہیم بن عبد اللہ بن فروخ قرشی کے حوالے سے اُس کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مختصر طور پر نقل کی ہے، جو وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بارے میں ہے۔ ابوالشیخ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو صرف محبوب بن محرر نے روایت کیا ہے اور وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور پہلے یہ روایت علی بن زید کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

۴۴ - ابراہیم بن محمد بن حارث ابواسحاق فزاری کوفی:

اس نے مصیصہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عبد الملک بن عمیر حمید طویل اور دیگر تابعین سے جو ان کے بعد کے ہیں روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے سنیان ثوری اور اوزاعی نے جو اس کے اساتذہ میں سے ہیں، اس کے علاوہ ابن مبارک، معاویہ بن عمرو ازدی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، فاضل ہے، سنت کا عالم ہے، غزوات میں حصہ لینے والا ہے، تاہم حدیث میں بہت زیادہ غلطی کرتا ہے، اس کا انتقال مصیصہ میں 188 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن سعد نے اس کی طرف جو یہ بات منسوب کی ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی وفات

کے بارے میں جو بیان کیا ہے، اُس میں ابن سعد نے غلطی کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے، ثقہ ہے۔

امام ابو حاتم اور امام نسائی نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے اور مامون ہے۔ امام نسائی نے مزید یہ کہا ہے: یہ ائمہ میں سے ایک ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: یہ امام تھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے میں اس سے مقدم قرار دوں۔ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں: یہ سنت کا امام تھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: میری یہ خواہش ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ کی نقل کردہ جو بھی حدیث سنی ہے وہ ابو اسحاق سے منقول ہوتی اور عبد اللہ بن مبارک نے مجلس میں حاضر ہونے میں مجھ سے سبقت کی۔ انہوں نے یہ کہا ہے: ہم اکابر کی محفل میں کلام نہیں کیا کرتے تھے۔ امام اوزاعی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ مجھ سے زیادہ بہتر ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ شخص ہے نیک ہے اور سنت کا عالم ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ فقہاء اور عبادت گزار لوگوں میں سے ایک ہے۔ جہاں تک ابن سعد کا اس کی وفات کے بارے میں غلطی کرنے کا تعلق ہے تو امام ابو داؤد، ابن زبر اور ابن قانع نے یہ بات بیان کی ہے: ابو اسحاق کا انتقال 186 ہجری میں ہوا تھا۔ امام بخاری اور ابن ابوسری نے یہ بات بیان کی ہے: 186 ہجری میں ہوا تھا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۵ - ابراہیم بن محمد بن سعید بن ہلال ثقفی:

اس کا شمار اہل اصہبان میں ہوتا ہے، اس نے اسماعیل بن ابان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو اسحاق بن حیان نے ”طبقات اصہبان“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ رخص میں غلو رکھتا تھا اور اس کے بھائی علی نے اس کے برے مسلک کی وجہ سے اس سے لاتعلقی اور علیحدگی اختیار کی تھی۔ ابو نعیم نے ”تاریخ اصہبان“ میں یہ کہا ہے: یہ عالی رافضی تھا، جس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ ابراہیم بن محمد ثقفی کی بجائے ایک اور شخص ہے، جس کا ذکر ابن ابو حاتم کی کتاب میں اور ”المیزان“ میں ہوا ہے اور وہ راوی اس سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔ میں نے یہ بات اس لیے ذکر کی ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ وہ ہے۔

۴۶ - ابراہیم بن محمد ابو اسحاق حلبی:

اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے ابو عاصم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ، ابو عروبہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں یہ کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ مزی نے کتاب ”التهذیب“ اسی طرح بیان کیا ہے، تاہم میں نے کتاب ”الثقات“ میں ابن حبان کا یہ قول نہیں دیکھا کہ یہ غلطی کرتا ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اس نے ابو عاصم اور اہل بصرہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد اللہ بن محمد ہمدانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۷ - ابراہیم بن محمد مدنی:

اس نے زہری سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور وہ حدیث جو اس نے روایت کی ہے وہ غلط ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری مدنی نہیں ہے، جس کا ذکر کتاب ”المیزان“ میں ہوا ہے وہ اپنے والد کے حوالے سے زہری سے روایات نقل کرتا ہے۔ ابن ابو حاتم اور دیگر حضرات نے ان دونوں راویوں کے درمیان فرق کیا ہے اور میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔ میں نے اس بات کی تنبیہ اس لیے کی ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ وہی ہے، لیکن

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہاں جس کا ذکر ہو رہا ہے وہ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہے جو امام شافعی کا استاد ہے۔ اُس نے امام زہری سے روایات نقل کی ہیں اور اُس سے حدیث روایت کرنے والا آخری شخص حسن بن عرفہ ہے۔ لیکن ابن ابوحاتم نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے اس لیے میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے اگرچہ ابن ابویحییٰ کا ذکر کتاب ”المیزان“ میں ہوا ہے۔

۴۸ - ابراہیم بن محمد انباری ہمدانی:

ابن حزم کہتے ہیں: کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ مخلوق میں یہ کون ہے۔

۴۹ - ابراہیم بن معاویہ صنعانی:

ازدی بیان کرتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے اور محدثین کے نزدیک یہ مشہور نہیں ہے۔ ساجی نے اس کا ذکر ضعف کے ہمراہ کیا ہے۔ ”الخالل“ کے مصنف نے ابراہیم بن معاویہ زیادہ بصری کا ذکر کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے یہ بات عقلی نے بیان کی ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے ہشام بن یوسف صنعانی سے نقل کی ہے۔ تو انہوں نے انہیں دو آدمی قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ان دونوں کے حالات میں دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ ”میزان“ کے مصنف نے ان دونوں کے حالات کو ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ابراہیم بن معاویہ زیادہ ہے جس نے ہشام بن یوسف صنعانی سے روایات نقل کی ہیں، ذکر یا ساجی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اُن کی بات ختم ہوئی۔ ذہبی نے جو کیا ہے اُس سے تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں اور ابن ابوحاتم کا کلام بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ابراہیم بن معاویہ الحذاء بصری جس نے ہشام بن یوسف سے روایات نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن حسین نے روایات نقل کی ہیں تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ بصرہ کا رہنے والا ہو اور پھر صنعاء منتقل ہو گیا ہو یا اس کے برعکس ہو ہو تو میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ”الخالل“ نے مصنف نے ان دونوں کے حالات ایک ساتھ ذکر کیے ہیں۔

۵۰ - ابراہیم بن مقسم اسدی:

یہ اسماعیل بن علیہ کا والد ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: روایات کے راویوں میں میں اس سے واقف نہیں ہوں، اس کی حالت مجہول ہے۔

۵۱ - ابراہیم بن نہمان:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ عمومی طور پر ساقط الاعتبار ہے۔

۵۲ - ابراہیم بن نصر عجمی:

اس کے حوالے سے مسند بزار میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انا حجیج من ظلم عبد القیس۔

”میں اُس شخص کا مقابل فریق ہوں گا جو عبدالقیس قبیلے کے لوگوں پر ظلم کرے گا۔“

یہ روایت اس سے محمد بن بشر عبدی نے نقل کی ہے۔ بزار کہتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس روایت کو نقل کیا ہو، صرف محمد بن بشر عبدی نے اسے نقل کیا ہے۔ جہاں تک ابراہیم عجمی اور حجاج عاکشی کا تعلق ہے تو ہم نے ان دونوں کا ذکر صرف اسی حدیث میں پایا ہے۔ امام طبرانی نے بھی یہ روایت اپنی معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: ابراہیم بن نصر نے ابراہیم عاکشی کے حوالے سے ابو جمرہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۵۳ - ابراہیم بن موسیٰ بزار:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۴ - ابراہیم بن موسیٰ دمشقی:

یہ مجہول ہے اُس سے صرف ہشام بن عمار نے روایت نقل کی ہے یہ بات امام ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان کی کتاب ”الثقات“ میں یہ مذکور ہے: ابراہیم بن موسیٰ کلمی جس نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ہشام بن عمار دمشقی نے روایات نقل کی ہیں تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ یہی ہے تاہم ابن حبان نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس کا اسم منسوب کلمی ہے۔

۵۵ - ابراہیم بن یزید ابو خزیمہ ثانی:

یہ مصر کا قاضی تھا اور یہ ابن لہیعہ سے پہلے تین مرتبہ وہاں کا قاضی بنا۔ قاضی ابو بکر محمد بن عمر جبالی بیان کرتے ہیں: ہمیں جریر بن حازم کے علاوہ اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہو اور اہل مصر کی اس کے حوالے سے کوئی روایت معروف نہیں ہے، ماسوائے اُس کے جو علی بن سراج نے میرے سامنے ذکر کیا کہ یحییٰ بن ایوب نے اس کے حوالے سے ایک مقطوع روایت ذکر کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کا ذکر ”المستحق والمفترق“ میں کیا ہے۔

۵۶ - ابراہیم بن یزید:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا گیا۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ”الکامل“ میں ابراہیم بن عبد السلام کلمی کے حالات میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

للسائل حق وان جاء علی فرس۔

”مانگنے والے کا حق ہوتا ہے، اگر چہ وہ گھوڑے پر بیٹھ کر آئے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نامی یہ راوی مجہول ہے، اور اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے ابراہیم بن عبد السلام نے اس سے یہ حدیث چوری کر لی تھی، اور اس کی سند میں موجود سلیمان نامی راوی سے مراد سلیمان بن ابوسلیمان احوال کلمی ہے جبکہ ابراہیم بن عبد السلام نامی راوی ضعیف راوی ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ ابراہیم خوزی ہے۔ مزنی بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن عبد السلام نے اس سے روایات نقل

کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الرخصة للرعاة ان يرموا بالليل.

”چرواہوں کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ رات کے وقت کنکریاں مار سکتے ہیں۔“

ابن قتان کہتے ہیں: ابراہیم بن یزید نامی یہ راوی اگر تو خوزی ہے تو پھر یہ ضعیف ہے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور ابن قتان کا میلان اس طرف ہے کہ یہ خوزی ہے اور خوزی کا ذکر ”المیزان“ میں بھی ہوا ہے میں نے اس کے حالات اس لیے ذکر کر دیے ہیں کیونکہ ابن قتان کو اس بارے میں تردد ہے کہ یہ خوزی ہے یا نہیں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۷ - ابراہیم جو نعمان کا نواسہ ہے:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۵۸ - ابراہیم:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے یہ مجہول ہے۔ اس کے حوالے سے ”عمل الیوم واللیلہ“ کے اندر ایک حدیث منقول ہے جو یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہاد سے منقول ہے جبکہ اس سے سعید نے روایت نقل کی ہے جس کا اسم منسوب کوئی نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: میں نہ تو سعید سے واقف ہوں اور نہ ہی ابراہیم سے اور سعید کے ذکر میں عنقریب اس کا ذکر دوبارہ آئے گا۔

۵۹ - اُبی بن نافع بن عمرو بن معدی کرب:

محمد بن محمد میدومی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت نافع بن عمرو بن معدی کرب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال لعائشة حب يحبل من الهند يقال له الداذي من شرب منه لم يقبل الله صلاة اربعين سنة فان تاب تاب الله عليه.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ایک دانہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے اسے داذی کہا جاتا ہے جو شخص اس کی شراب پئے گا اللہ تعالیٰ اُس کی نماز چالیس سال تک قبول نہیں کرے گا، لیکن اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول کر لے گا۔“

خطیب کہتے ہیں: ابن عدی نے جو روایت نقل کی ہے اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔

۶۰ - احمد بن ابراہیم بن مرزوق بن دینار ابو عبیدہ:

یہ الحان کے ساتھ قرأت کرتا تھا۔ اس کے حوالے سے تھوڑی سی روایات نقل کی گئی ہے۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال توبہ کرنے کے بعد عبدان میں ہوا تھا اس میں کچھ اختلاط پایا جاتا تھا۔ اس کا انتقال 298 ہجری میں مصر میں

ہوا۔

۶۱ - احمد بن ابراہیم ساری:

یہ ابو عمر زاہد کاموں ہے اس کی کنیت ابو الحسین ہے۔ ابو عمر زاہد نے اس سے روایات نقل کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ انتہاء پسند رافضی تھا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۲ - احمد بن ابویزہ:

عقلی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابوالقاسم بن ابویزہ ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۶۳ - احمد بن ابوبکر بن عیسیٰ:

اس نے ابن الحسین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: آخری عمر میں اس کی عقل رخصت ہو گئی تھی تو لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔

۶۴ - احمد بن ابراہیم مصری:

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۶۵ - احمد بن اسحاق بغدادی:

خطیب کہتے ہیں: ابو عوانہ نے اس کے حوالے سے یہ معلل حدیث نقل کی ہے:

من عفی عن دمر لم یکن له ثواب الا الجنة.

”جو شخص خون (کا بدلہ) معاف کر دے اُس کا ثواب صرف جنت ہے۔“

۶۶ - احمد بن ابواسحاق:

اس کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث من کن فیہ آواہ اللہ فی کفہ والبسہ محبتہ وادخلہ فی رحمته من اذا اعطی شکر واذا غضب ذکر واذا قدر غفر۔

”جس شخص کے اندر تین چیزیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اُسے اپنے خاص سایہ رحمت میں پناہ دے گا، اُسے اپنی محبت (یعنی پسندیدگی) کا لباس پہنائے گا اور اُسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا: وہ شخص کہ جب اُسے کچھ دیا جائے تو وہ شکر کرے جب اُسے غصہ آئے تو وہ نصیحت حاصل کرے اور جب وہ (بدلہ لینے پر) قادر ہو تو معاف کر دے۔“

یہ روایت اسحاق بن موسیٰ اور اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے اس سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے غرائب مالک میں یہ بات بیان کی

ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور احمد بن ابوسعحاق نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۶۷ - احمد بن بہراد بن مہران ابوالحسن فارسی:

اس نے ابو غسان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بن طحان نے ”تاریخ الغرباء“ جو ابن یونس کی تصنیف ہے اُس کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے کہ یہ معتزلی تھا جو مصر آیا اور وہاں اس نے احادیث بیان کیں اُس نے کچھ ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی وجہ سے میں اسے منکر قرار دیتا ہوں۔ میں نے اس کے سماعت کو چھاڑ دیا تھا اور تقدیر کے بارے میں بھی اس کے بارے میں ایک واقعہ منقول ہے۔

۶۸ - احمد بن بشیر ابو جعفر مؤدب بغدادی:

اس نے عطاء بن مبارک سے جبکہ اس سے ابو بکر بن ابوالدنیانے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان بن سعید داری کہتے ہیں: یہ کوئی تھا جو بغداد آیا یہ متروک ہے۔ خطیب کہتے ہیں: احمد بن بشیر نامی وہ شخص جس نے عطاء اور عبد اللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں یہ وہ والا احمد بن بشیر نہیں ہے جو عمرو بن حریث کوئی کا غلام ہے۔ عمرو بن حریث کوئی کا جو غلام ہے جس کا نام احمد بن بشیر اُس سے امام بخاری نے استدلال کیا ہے اور اُس کا ذکر کتاب ”المیزان“ میں ہوا ہے۔

۶۹ - احمد بن جعفر بن احمد دیشی واسطی:

ابن نقطہ کہتے ہیں: محمد بن سعید بن دیشی نے مجھ سے کہا: انہوں نے اس کے ہمراہ ابوطالب بن کتانی سے سماع کیا تھا اور لوگ اس کی بُرائیاں بیان کرتے تھے۔

۷۰ - احمد بن جعفر بن سلیمان:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے بزرگوں میں سے ایک تھا۔

۷۱ - احمد بن جعفر بن محمد ابو بکر بزار:

ایک قول کے مطابق وراق اُس نے حلب میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا جاء احدكم الى القوم فوسع له فليجلس فانها هي كرامة من الله اكرمه بها اخوه المسلم فان لم يوسع له فلينظر الى اوسع مكان فليجلس۔

”جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس جائے اور اُس کے لیے گنجائش پیدا کی جائے تو اُسے بیٹھ جانا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہوگا جس کی وجہ سے اُس کے مسلمان بھائی نے اُس کا احترام کیا اور اگر اُس کے لئے کشادگی نہ کی جائے تو اُسے اُس جگہ پر دیکھنا چاہیے کہ کون سی جگہ کھلی ہے اور وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں محمد بن علی بن حسن نقاش کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور فرمایا ہے: اس

روایت کو اس بزرگ کے علاوہ اور کسی نے مجاہد بن موسیٰ سے نقل نہیں کیا ہے اور شاید اسے اشتباہ ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ اس سند کے حوالے سے غیر محفوظ ہے اور مجھے یہ بھی کہا گیا ہے: اس بزرگ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۲ - احمد بن جناح:

۷۳ - احمد بن حاتم سمین:

۷۴ - احمد بن حارث بصری:

اس کے حوالے سے امام دارقطنی نے ایک حدیث نقل کی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

لیس فی العوامل صدقة.

”کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔“

ابن تظان کہتے ہیں: صقر بن حبیب نامی راوی مجہول ہے اور میں نے اس کا ذکر کسی ایسی جگہ پر نہیں پایا جہاں یہ گمان ہو سکتا تھا کہ اس کا ذکر ہونا چاہیے۔ جبکہ اس جیسے دوسرے لوگوں کا ذکر ہوا ہے تو میں اس سے واقف نہیں ہوں، اس کا ذکر صرف اسی سند میں ہوا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن حارث نامی راوی کی بھی یہی حالت ہے تو اس کے بعد مجہول راوی ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ احمد بن حارث غسانی کے علاوہ شخص ہے، وہ بصری تھا اور اس کا ذکر رجال سے متعلق کتابوں میں معروف ہے، البتہ وہ ضعف کے ساتھ ہے اور اس کا ذکر کتاب ”المیزان“ میں بھی ہوا ہے۔

۷۵ - احمد بن حامد بلخی:

”المیزان“ کے مصنف کہتے ہیں: یہ مجہول ہے انہوں نے محمد بن صالح بلخی کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶ - احمد بن حرب بن محمد بن علی بن حیان بن مازن بن غصوبہ ابو بکر طائی:

یہ علی بن حرب اور معاویہ بن حرب کا بھائی ہے۔ اس نے عبداللہ بن ادریس اودی، ابی معاویہ ضریر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام نسائی، عباس بن یوسف شعلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو زکریا یزید بن محمد ازدی نے ”تاریخ الموصل“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ موصل سے نکل کر ثغر اذنہ کی طرف گیا تھا تاکہ جہاد میں حصہ لے، پھر اس نے وہیں سکونت اختیار کر لی، وہاں اس نے قرآن کے الفاظ کے مسئلے کے بارے میں کلام کیا تو اس وجہ سے علی بن حرب نے اس سے لاتعلقی اختیار کی اور اس سے خط و کتابت بند کر دی۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ میرے نزدیک اس کے بھائی علی سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے لیکن میں نے اس سے روایات نوٹ نہیں کیں، یہ صدوق تھا۔ اس کا انتقال اذنہ میں 263 ہجری میں ہوا۔

۷۷ - احمد بن حباب ابو عمرو قرطبی:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غفلت کا شکار تھا۔

۷۸ - احمد بن حسن بن سعید انباری:

ابن نجار نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۷۹ - احمد بن جمہور ابو بکر قسانی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

أهدى للنبي صلى الله عليه وسلم سفرجل فاعطى اصحابه واحدة واحدة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفرجل تحفہ کے طور پر دی گئی تو وہ آپ نے اپنے اصحاب کو ایک ایک کر کے عطا کی۔“

ابو القاسم زکریا بن یحییٰ بن یعقوب مقدسی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ امام ذہبی نے یعیش بن ہشام کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: یعیش سے اس روایت کو نقل کرنے والا شخص جھول ہے۔ انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

۸۰ - احمد بن حسین بن حسن کوفی ابو طیب:

یہ شاعر ہے اور متنبی کے نام سے معروف ہے۔ ابو القاسم بن طحان نے ابن یونس کی کتاب ”تاریخ الغرباء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں تشبیح پایا جاتا تھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک قول کے مطابق یہ شخص بے دین تھا۔

۸۱ - احمد بن حسین بن محمد بن ابراہیم ابو طالب خباز:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۸۲ - احمد بن حسین ابو مجالد ضریر:

خطیب کہتے ہیں: یہ معتزلہ فرقے کے داعیوں میں سے ایک تھا۔

۸۳ - احمد بن خالد بن عمرو بن خالد حمصی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان دونوں کی نقل کردہ روایات سنن دارقطنی میں منقول ہیں۔ ابن قتان کہتے ہیں: میں ان دونوں کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی اور ابو حسن دارقطنی کے والد عمر بن احمد بن مہدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں ان کے علاوہ ابو عمرو بن سماک اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۸۴ - احمد بن حماد بن سلمہ:

آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

۸۵ - احمد بن نضام بن عبد الواحد:

اس نے بکر بن بکار اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو الشیخ نے ”طبقات الاصبہائیین“ میں یہ بات بیان کی ہے: ہمارے

اصحاب نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس میں غفلت پائی جاتی تھی اس کی تحریر میں سے اس کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی، لیکن یہ اس سے واقف نہیں ہوتا تھا۔ اس کا انتقال 284 ہجری میں ہوا۔

۸۶ - احمد بن حنبل بنی بغدادی:

اس نے ہشیم سے جبکہ اس سے محمد بن ایوب رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے لیکن ہمارے نزدیک مشہور نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستقیم نہیں ہے۔

۸۷ - احمد بن رزقویہ وراق ابو العباس:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احبوا اللہ لما یغدو کم من نعبہ۔

”اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کیونکہ اُس نے تمہیں اپنی نعمتیں عطا کی ہیں“۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: احمد بن رزقویہ نامی راوی ہمارے نزدیک غیر معروف ہے اور زارع نامی راوی کے بیان کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔

۸۸ - احمد بن سلطان بن احمد ابو العباس خیاط:

ابن نجار نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی سیرت قابلِ تعریف نہیں تھی۔

۸۹ - احمد بن سعید بن عمر ثقفی مطوعی:

ابن عیینہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۹۰ - احمد بن سعید بن عبداللہ بن کثیر حمصی:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۹۱ - احمد بن مطیب سرحسی:

یہ خلیفہ معتضد کا اتالیق ہے۔ ابو بکر محمد بن ازہر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ فلسفیوں کے سے نظریات رکھتا تھا اور نشے کے عالم میں قتل ہوا۔

۹۲ - احمد بن عامر طائی:

اس نے امام علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے جسے اس کے بیٹے عبداللہ نے اس سے نقل کیا ہے۔ امام ذہبی ”المیزان“ میں اس کے بیٹے عبداللہ کے حالات میں یہ بات بیان کرتے ہیں: یہ نسخہ یا تو اس کا ایجاد کردہ ہے یا اس کے باپ (یعنی احمد بن عامر طائی) کا ایجاد کردہ ہے۔

۹۳ - احمد بن عباس بن محمد بن عبد اللہ ابو یعقوب اسدی صیرفی:

یہ ابن طیالسی کے نام سے معروف ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۹۴ - احمد بن عبد اللہ بن زیاد دیلمی:

اس نے ایوب بن سلیمان جبلی سے جبکہ اس سے علی بن احمد بن مروان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۵ - احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ابوالسفر ابو عبیدہ ہمدانی کوفی:

ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اس نے ابن نمیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا انتقال 250 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ مطین کہتے ہیں: اس کا انتقال 258 ہجری میں ہوا تھا۔

۹۶ - احمد بن عبد اللہ بن یونس یربوعی:

اس نے سفیان ثوری لیث بن سعد، امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے دونوں شیوخ (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) امام ابوداؤد نے روایات نقل کی ہیں جبکہ باقی حضرات نے (یعنی صحاح ستہ کے باقی مؤلفین) نے ایک واسطے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحفص بن شاہین نے کتاب ”الثقات“ میں عثمان بن ابوشیبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ثقہ ہے لیکن حجت نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یربوعی عثمان بن ابوشیبہ سے زیادہ ثقہ ہے اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے یہ کہا ہے: یہ شیخ الاسلام ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور متقن ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن سعد اور علی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، صدوق ہے اور سنت کا عالم ہے۔ غلیلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور اس پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ابن قانع کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اس کا انتقال 227 ہجری میں ہوا۔

۹۷ - احمد بن عبد اللہ بن سعید بن کثیر حمصی:

عبدالحق نے اپنی کتاب ”الاحکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

۹۸ - احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن شمر بہونی:

سمعانی نے اس سے روایات نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: آخری عمر میں یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا یہ بات ابن نقطہ نے ذکر کی ہے۔

۹۹ - احمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ ابونصر بغدادی:

اس نے قاسم بن اسماعیل محاطی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حسین بن علی بردعی نے روایت نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ نرن کے ماہرین میں سے نہیں ہے اور نہ ہی اس کے پاس ایسے اصول ہیں جن پر اعتماد کیا جاسکے یہ بات ابن نجار نے نقل کی ہے۔

۱۰۰ - احمد بن عبد اللہ بن علی بن ابوالمضاء (س):

یہ مصیصہ کا قاضی تھا۔ ”البلبل“ کے مصنف نے یہ بات نقل کی ہے: امام نسائی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ حافظ ابوالحجاج حزی کہتے ہیں: میں اس کی نقل کردہ روایت سے واقف نہیں ہوں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ”البلبل“ کے مصنف نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس کا انتقال 248 ہجری میں سرمن رائے میں ہوا۔

۱۰۱ - احمد بن عبد الملک بن واقد اسدی (خ س ق):

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اس کا دوسرا اسم منسوب حرانی ہے اس کی کنیت ابو یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق ابوسعید ہے تاہم اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔ اس نے ابوالکلیح رقی حماد بن زید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری امام احمد ابوزرعہ ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عمرو حرانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ میمون کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ہمارے ہاں ہوتا تھا میں نے اسے سمجھا رہا ہے اور میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اس کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ یہ اپنی حدیث کا حافظ تھا اور میں نے صرف بھلائی دیکھی ہے یہ سنت کا عالم تھا۔ تو میمون کہتے ہیں: میں نے کہا کہ اہل حران تو اس کی بُرائی بیان کرتے ہیں تو امام احمد نے فرمایا: اہل حران کو کم ہی کسی شخص سے راضی ہوتے ہیں یہ اپنے کسی مالی نقصان کی وجہ سے حکمران کے پاس آتا جاتا رہا۔ میمون بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل کے نزدیک اس کا معاملہ عمدہ تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اچھائی کی گفتگو کی ہے۔ امام ابو حاتم یعقوب بن شیبہ اور ابن حبان نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

۱۰۲ - احمد بن عبد اللہ بن یوسف عرعری (ق):

اس نے یزید بن ابویحکم عدنی سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ معروف نہیں ہے۔ ہمارے ساتھی حافظ محمد بن علی بن ابیک سروجی نے ”الثقات“ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۳ - احمد بن عبد اللہ:

اس نے حسن بن علی عسکری سے حدیث مسلسل نقل کی ہے جو انتہائی طویل ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ گواہی دیتا ہوں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۱۰۴ - احمد بن عبد الرحمن طرائفی:

اس کی کنیت ابوالحسین ہے۔ اس نے تمام ابن ابونصر اور دیگر حضرات سے بہت زیادہ سماع کیا ہے۔ عبد العزیز کتانی نے ”الوفیات“ پر لکھی گئی اپنی زیادات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اپنے اصول سے حدیث نقل نہیں کرتا تھا اور اس نے تھوڑی سی وہ روایات نقل کی ہیں جو دوسرے لوگوں کے ہمراہ اس تک پہنچی تھیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ غفلت کا شکار شخص تھا اس کا انتقال رجب کے مہینے

میں 457 ہجری میں ہوا۔

۱۰۵ - احمد بن عبد الرحمن مخزومی (ق):

اس نے احمد بن محمد ازرقی کے حوالے سے اور سفیان ثوری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ اس نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔ امام ابن ماجہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر بھی ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے ”الثقات“ میں یہ بات ذکر کی ہے: احمد بن عبد الرحمن قرشی مقری کوئی نے ابو نعیم سے روایات نقل کی ہیں ہمارے اصحاب نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں تو اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ راوی مذکورہ طبقے میں شامل ہو اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی ہو۔

۱۰۶ - احمد بن عبد الباقی بن احمد بن بشر عطار:

اس نے ابن غیلان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: میں نے ابو عمر انصاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مرتے دم تک شراب نوشی کرتا رہا تھا۔

۱۰۷ - احمد بن عبد الباقی ابو بکر بن بطمی:

اس نے یحییٰ بن مندہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: میں نے بند نجی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بوڑھا تھا جو دنیا اکٹھی کرنے کا حریص تھا اور اپنے نفس پر ڈھیروں خرچ کرنے والا تھا۔ حالت اور طریقے کے اعتبار سے اتنا

۱۰۸ - احمد بن عبد الرحیم ابو زید:

اس نے محمد بن مصعب قرظانی سے روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۹ - احمد بن عبد العزیز بن احمد ابو بکر اطروش مقری:

یہ قدوری کے نام سے معروف ہے۔ ابو الفضل بن خیرون نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: قرأت میں یہ اختلاط کا شکار ہوا تھا اور اس میں بہت زیادہ تساہل پایا جاتا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ اہل سنت میں سے تھا۔

۱۱۰ - احمد بن عبید اللہ بن حسن عنبری:

اس نے یزید بن زریع سے جبکہ اس سے حسن بن علی معمری اور ابراہیم بن حماد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت سنن دارقطنی میں ہے۔ اس نے اپنے والد کی تحریر میں سے ان کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص تاریکی میں قبلہ کے بارے میں اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کر جائے (اور نماز ادا کر لے) تو اس پر نماز کو ڈھرانے کا واجب نہیں ہوتا۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس روایت کی علت یہ ہے کہ اس میں انقطاع بھی پایا جاتا ہے اور اس میں کچھ راویوں کی حالت مجہول بھی ہے۔ مزید یہ کہ اس میں عبید بن حسن عنبری نامی راوی بھی ہے اُن کا کلام مزید بھی ہے۔

۱۱۱ - احمد بن عبید اللہ ابو بکر بغدادی:

یہ حامد کا نواسہ ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ معزلی تھا اُسے دمشق سے نکال دیا گیا تھا۔

۱۱۲ - احمد بن علی بن احمد بن محمد بن حراز:

ابن نجار کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں یہ ایک نیک بزرگ تھا تاہم یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۱۱۳ - احمد بن علی بن ثابت:

یہ ابن دینار کے نام سے معروف ہے اُس نے ابو الفضل ارموی سے سماع کیا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص تھا۔ طریقت اور اعتقاد دونوں کے حوالے سے یہ روایت کرنے کا اہل نہیں ہے اس میں تشیع بھی پایا جاتا تھا۔

۱۱۴ - احمد بن علی بن حسین ابو غالب خیاط:

اس نے ابن نقور سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ راوی ایک نئے کانہیں ہے۔

۱۱۵ - احمد بن علی دباس:

ابن نجار کہتے ہیں: ابن فارس نے یہ بات بیان کی ہے: یہ معز لہ کے مشائخ میں سے اور اُن کے مسلک کے متکلمین میں سے ایک ہے۔

۱۱۶ - احمد بن علی بن عبد اللہ بن سلامہ خباز:

اس کا والد سکین کے نام سے معروف تھا۔ اس نے ابو خطاب بن بصر سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: اس میں غفلت پائی جاتی تھی اُس کا علم تھوڑا تھا۔

۱۱۷ - احمد بن علی بن عبد اللہ:

اس نے منوچہر بن محبوب سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے۔

۱۱۸ - احمد بن علی بن ہارون بن البین:

ابن ماکولانے اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے۔

۱۱۹ - احمد بن علی بن عیسیٰ بن ہبہ اللہ ہاشمی مقرئ (ط):

اس نے ابو غالب بن البناء سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ قابلِ تعریف لوگوں میں سے نہیں تھا۔

۱۲۰ - احمد بن علی بن اسلم:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۱ - احمد بن ابی عمران:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:)"میزان الاعتدال" میں احمد بن ابوعمران کا ذکر ہوا ہے اور شاید یہ اُس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔

۱۲۲ - احمد بن عیسیٰ:

۱۲۳ - احمد بن علی بن مسعود بن مقرئ حاجب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے ہمارے ساتھ حدیث کا سماع کیا تھا، لیکن اس کا طریقہ قابل تعریف نہیں تھا اور نہ ہی افعال اچھے تھے۔

۱۲۴ - احمد بن علی بغدادی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُم معبد کے بارے میں طویل حدیث نقل کی ہے یہ حدیث اس سے حافظ علی بن محمد بن جعفر طبری نے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: امام احمد بن حنبل نے اسی طرح ہمیں حدیث بیان کی تھی، مجھے نہیں معلوم کہ اسے اس حدیث میں وہم ہوا ہے یا پھر اس نے اپنی خواہش سے مجبور ہو کر اس حدیث کو ایجاد کیا ہے۔ یہ پوری روایت ابونعیم نے "تاریخ اصہبان" میں نقل کی ہے۔

۱۲۵ - احمد بن عمر بن محمد بن احمد بن عبدالرحمن بن عباد ابوالفضل ابیوردی قاضی:

اس نے عمر بن احمد بن شاپین سے حدیث روایت کی ہے جبکہ اس سے ابواسماعیل عبداللہ انصاری ہروی نے روایت نقل کی ہے۔ عبدالغفار فارسی نے اس کا تذکرہ "السیاق" میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے بغداد میں جراحی اور ابن ماسی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے وہاں فقہ کا علم بھی حاصل کیا، اس نے نیشاپور میں سماع کیا اور یہ وہاں کے حکمران کے پاس گیا، اس نے اُس کے لئے الملاء کی مجلس ترتیب دی تو لوگوں نے اس سے روایات نوٹ کیں اور جن لوگوں نے اس سے روایات نوٹ کیں اُن میں مؤید حکانی اور اُن کے طبقے کے افراد شامل ہیں۔ پھر ایک قول کے مطابق اس راوی نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا اور شراب نوشی میں مشغول ہو گیا، اس کی اپنی ظاہری وضع قطع تبدیل کر لی اور اس کے معاملے کے اختتام کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 431 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا تھا۔

۱۲۶ - احمد بن عمر بن ابوجماد:

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۷ - احمد بن فضالہ ابومنذر نسائی (س):

اس نے امام عبدالرزاق ابوزراق ابوعاصم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی اور ہبیرہ بن حسن بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابومحمد بن حزم ظاہری نے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمہ بن قاسم نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں

ہے البتہ حدیث میں یہ غلطی کرتا ہے۔

۱۲۸ - احمد بن فضل ابو جعفر عسقلانی:

یہ صالح کے نام سے معروف ہے۔ اس نے بشر بن بکر، رواد بن جراح اور یحییٰ بن حسان سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: ہم نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۲۹ - احمد بن قاسم بن ابوالکعب:

اس سے ہارون بن موسیٰ عکمری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک تھا۔

۱۳۰ - احمد بن مبارک بن احمد بن محمد بن بکر:

ابن نجار کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے، یہ تنگ دست تھا، بڑے اخلاق کا مالک تھا اور کوئی بات سمجھتا نہیں تھا۔

۱۳۱ - احمد بن محسن بن محمد بن علی بن عباس بن احمد عطار:

اس نے ابوعلی بن شاذان سے سماع کیا ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ حقوق کو باطل قرار دینے اور باطل کو درست قرار دینے کا کام کرتا تھا اور اس بارے میں اس کے حوالے سے بہت سی حکایات منقول ہیں۔

۱۳۲ - احمد بن محمد بن ابراہیم بن علی ابوطاہر خوارزمی:

۱۳۳ - احمد بن محمد بن ابراہیم مصری:

ابن نجار کی تاریخ میں ان دونوں کے بارے میں جو کلام کیا گیا ہے، اُس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۳۴ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن سلال وراق الناسخ:

ابن عساکر نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ مدبر نظام تھا اور نمازیں کم ادا کرتا تھا، یہ ایک بُرا شیخ تھا۔

۱۳۵ - احمد بن محمد بن احمد بن عبدالعزیز ہاشمی برکی خطیب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے حدیث کا سماع کیا تھا، البتہ اس کا طریقہ قابلِ تعریف نہیں ہے۔

۱۳۶ - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسان الحذاء ابونصر حنفی:

اس نے اصم اور اُس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے پوتے ابو القاسم حاکم حسانی نے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابوصالح مؤذن بیان کرتے ہیں: میں نے اسے سماع کیا ہے، یہ حدیث میں غلطی کرتا تھا اور ایسی روایات نقل کرتا تھا جس کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ بات عبدالغافر نے ”السیاق“ میں بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال ربیع الثانی کے مہینے میں 423 ہجری میں ہوا۔

۱۳۷ - احمد بن محمد بن احمد بن علی بن حتی:

اس نے ابن طیوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ رافضی تھا اور بڑے مذہب کا مالک ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں:

اس کو معرفت حاصل نہیں تھی۔

۱۳۸ - احمد بن محمد بن حسن معضوب:

ابن نجار کہتے ہیں: اس نے ابو بکر بن ابوداؤد جستانی سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

۱۳۹ - احمد بن محمد بن حسین بزوری:

ابن نجار کی تاریخ میں اس کے بارے میں کلام کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے۔

۱۴۰ - احمد بن محمد بن اسماعیل بن فرج:

ابو عمر بن عبدالبر کتاب ”التمہید“ میں یہ بات بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن البتیراء ان یصلی الرجل رکعة واحدة یوتر بہا۔
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتیراء سے اور آدمی کے ایک رکعت و تراوا کرنے سے منع کیا ہے۔“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث وہ شاذ حدیث ہے جو ان لوگوں کی روایت کو عروج نہیں دیتی جن کی عدالت معروف نہیں ہے اور یہ راوی در اوردی سے کم درجے کا نہیں ہے کہ اس سے اغماض کیا جائے۔

امام ذہبی نے یہ روایت ”میزان الاعتدال“ میں عثمان بن محمد کے حالات میں نقل کی ہے۔

۱۴۱ - احمد بن محمد بن حسن بن محمد بن ابراہیم فورکی:

یہ قاضی ابوبکر بن فورک کا پوتا ہے۔ اس نے احمد بن حسن حیری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ بدعتی تھا اور اپنی بدعت کی طرف دعوت بھی دیتا تھا۔ ابن خیرون کہتے ہیں: اس کا سماع صحیح ہے۔

۱۴۲ - احمد بن محمد بن سلامہ ستیتی:

اس کی نسبت ستیہ کی طرف ہے جو یزید بن معاویہ کی کینہ تھی۔ اس نے خیثمہ طرابلسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی نے اس سے سماع کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس پر تشیع کا الزام عائد کیا گیا ہے اور اس نے ہمارے سامنے یہ حلف اٹھایا تھا کہ یہ اس سے لا تعلق ہے۔ یزید کا غلام تھا تو یہ شیعہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا انتقال صفر کے مہینے میں 417 ہجری میں ہوا۔

۱۴۳ - احمد بن محمد موقفی:

عبدالرحمن بردی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے بردی کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۴۴ - احمد بن محمد بن مغیرہ ابو حمید تمیمی عوہی (س):

اس نے شریح بن یزید تمیمی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام نسائی اور ابن ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں ان دونوں نے

اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سمعانی نے ”الانساب“ میں ابن ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے والد نے عویہ کو منکر قرار دیا ہے، لیکن جب اُس نے کتاب ”السیر“ پڑھی تو میرے والد نے اُس میں اس کی رائے پڑھی تو انہوں نے کہا: یہ تمہارا ساتھی ہے۔

۱۴۵ - احمد بن محمد بن یسع ابو الحسن بندار:

ابوالقاسم بن طحان نے ”تاریخ الغرباء“ جو ابن یونس کی تصنیف ہے، اُس کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں کچھ کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ محدثین نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال مصر میں 346 ہجری میں ہوا۔

۱۴۶ - احمد بن محمد اصغر:

اس نے اہل کوفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات نقل کی ہے: دوسرے لوگ اس سے زیادہ مثبت ہیں۔

۱۴۷ - احمد بن محمد بن ستیتہ بزار:

ابن نجار کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۴۸ - احمد بن محمد بن عباس بن شیخ:

ابن نجار کہتے ہیں: طلحہ بن محمد شاہد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ معتزلہ کا سردار تھا، اُس کا انتقال 361 ہجری میں ہوا۔

۱۴۹ - احمد بن محمد بن عبید اللہ بن حسن بن عباس جوہری:

اس نے اپنے دادا عبید اللہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۱۵۰ - احمد بن محمد بن عمران ابو یعقوب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاة في مسجدى هذا تعدل الف صلاة فيما سواه من المساجد الا المسجد الحرام .

”میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے، البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے اسحاق بن ایوب واسطی نے نقل کی ہے۔

امام دارقطنی ”غرائب مالک“ میں یہ کہتے ہیں: یہ اس سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے اور احمد بن محمد نامی راوی مجہول ہے۔ (امام ذہبی

فرماتے ہیں:) یہ احمد بن محمد بن عمران بن جندی کے علاوہ ایک اور شخص ہے، کیونکہ وہ اس سے بعد کے زمانے کا ہے اور وہ امام دارقطنی کے

بعد زندہ رہا تھا، اس کی کنیت ابو الحسن ہے۔

۱۵۱ - احمد بن محمد سماعی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ

مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خلق الله الايمان فحفه بالحياء وخلق البخل فحفه بالكفر -

”اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تو اُسے حیاء کے ذریعے ڈھانپ دیا، پھر اُس نے بخل کو پیدا کیا تو اُسے کفر کے ذریعے ڈھانپ دیا۔“

اس روایت کو ابوطالب احمد بن نصر نے موسیٰ بن عیسیٰ بن یزید بن حمید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات نقل کی ہے: یہ حدیث منکر اور جھوٹی ہے اور امام مالک سے یا ابن قرہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ سماعی (نامی یہ راوی) اور عمران بن زیاد یہ دونوں مجہول ہیں۔ احمد بن نصر نے اس سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

للمؤمن اربعة اعداء الحدیث.

”مؤمن کے چار دشمن ہیں“ الحدیث۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔

۱۵۲ - احمد بن نفیل سکونی کوفی:

اس نے جعفر بن عتاب سے روایت نقل کی ہے۔ ”المنبل“ کے مصنف نے یہ بات نقل کی ہے: امام نسائی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۵۳ - احمد بن یحییٰ بن وزیر بن سلیمان ابو عبد اللہ سجیحی مصری (س):

اس نے امام شافعی، ابن وہب، شعیب بن لیث اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی اور امام ابوداؤد کے صاحبزادے نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عساکر کے اطراف میں یہ بات مذکور ہے کہ امام ابوداؤد نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ مسلمہ بن قاسم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ حدیث اور تاریخی روایات کا بڑا عالم تھا، اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔ ابن خلفون نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

۱۵۴ - احمد بن یحییٰ بن زکیر بن عصار ابو العباس بزار:

اس کا اسم منسوب مصری ہے۔ اس نے عبد الرحمن بن خالد بن سنج اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں، اس سے حدیث روایت کرنے والے آخری شخص ابوالحسین بن مظفر ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: حدیث میں یہ پسندیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے ”غرائب مالک“ میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لو ان رجلا صام نهاره وقام ليله جرّه الله على نيته اما الى الجنة واما الى النار.

”اگر کوئی شخص دن کو روزہ رکھے اور رات کو نفل پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی نیت کے مطابق لے کر جائے گا، جو یا تو

جنت کی طرف ہو گا یا جہنم کی طرف ہو گا۔“

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث ثابت نہیں ہے، محمد بن کامل اور ابن زکیر یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۵۵ - احمد بن یحییٰ بن مہران قیروانی داری:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لعنت القدریة والبرجئة علی لسان اثین وسبعین نبیا الحدیث.

”بہتر انبیاء کی زبانی قدریہ اور مرجہ فرقوں کے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔“

یہ حدیث اس سے یحییٰ بن محمد بن شیش نے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مغربی سند ہے اور اس کے رجال مجہول ہیں اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام ذہبی نے یہ متن یحییٰ بن محمد بن شیش کے حالات میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: میرا یہ خیال ہے کہ یہ مغربی (یعنی مراکشی) ہے اور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ متن اس سند کے ساتھ منکر ہے، یہ محمد بن فضل بن عطیہ کی نقل کردہ حدیث ہے جو کذاب راویوں میں سے ایک تھا۔ اُس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت امام طبرانی نے اپنی ”معجم الاوسط“ میں نقل کی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہیں اور یہ کسی بھی سند کے ساتھ مستند نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۵۶ - احمد بن یعقوب ترمذی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبدالرحمن سلمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه قرأ علی علی و عثمان وانهما قرءا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

”انہوں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے سامنے قرأت کی اور ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت کی۔“

امام دارقطنی نے کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس راوی سے صرف اسی روایت کے حوالے سے واقف ہوں اور یہ

اس بات کے مشابہ ہے کہ یہ ضعیف ہو انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ روایت صحیح اور محفوظ ہے البتہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۱۵۷ - احمد بن یزید بن روح داری فلسطینی (ق):

یہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اس کے حوالے سے امام ابن ماجہ نے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے والے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت ابو عمیر عیسیٰ بن محمد بن نحاس ربلی نے اس سے نقل کی ہے اور وہ اس روایت کو اس سے نقل کرنے میں منفر د ہے۔ ہمارے ساتھی محمد بن ایک سروجی نے اس کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے ایسے کسی شخص کا ذکر نہیں کیا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو اور مجھے نہیں معلوم

کہ انہوں نے اس کا ذکر کیوں کیا ہے۔

۱۵۸ - احمد بن یعقوب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جو نثر عرس کے بارے میں ہے۔ یہ روایت ابوسعید بن صالح بن زیاد سنوسی نے اس سے نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ روایت امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور خالد بن سعید انصاری اور احمد بن یعقوب یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۱۵۹ - اشحن سدوسی:

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ”الماقل“ کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے اور موصلی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: یہ راوی قائم نہیں ہے انہوں نے اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

والذی نفسی بیدہ لا یدخل الجنة منکم الارحم قالوا یا رسول اللہ کلنا نرحم قال اما واللہ ما ہی
رحمة احدکم خاصة حتی یرحم الناس۔

”اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے وہی شخص ہی جنت میں داخل ہوگا جو رحم کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب رحم کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کسی ایک مخصوص شخص پر کی جانے والی رحمت مراد نہیں ہے بلکہ جب تک وہ سب لوگوں پر رحم نہیں کرے گا (اُس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا)۔

انہوں نے یہ کہا ہے کہ عبدالمؤمن نامی راوی کی ذمہ داری سے موصلی نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اشحن کا ذکر ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۱۶۰ - اور لیس بن یونس بن یناق ابو حمزہ فراء حرانی:

اس نے محمد بن سعید بن جدار مؤمل بن صیقل حرانی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابوطالب احمد بن نصر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔

۱۶۱ - آدم بن فاید:

اس نے عمرو بن شعیب سے جبکہ اس سے عیسیٰ بن ماہان ابو جعفر رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۶۲ - ازرق بن علی بن مسلم ابوالجہم حنفی کوفی:

اس نے حسان بن ابراہیم کرمانی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ابو داؤد نے کتاب ”الناسخ والمنسوخ“ جبکہ امام ابویعلیٰ

موصلی اور دیگر حضرات نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں بیان کرتے ہیں: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۶۳ - ازداد بن فساء:

ایک قول کے مطابق اس کا نام یزداد اور اسم منسوب فارسی میمانی ہے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا بال احدکم فليئنثر ذكره ثلاثا .

”جب کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو تین مرتبہ جھاڑ لے“۔

یہ روایت اس سے اس کے بیٹے عیسیٰ نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عیسیٰ اور اُس کے باپ دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے، اسی طرح امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ مستند نہیں ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ دونوں راوی معروف نہیں ہیں اور ان دونوں کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت معلوم نہیں ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے، کیونکہ بعض حضرات نے ازداد نامی شخص کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، تو اس شخص کا صحابی ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں: اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں عیسیٰ بن یزداد کے حالات میں اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن ابو حاتم کی کتاب کا جو نسخہ میرے پاس ہے اُس میں یہ بات موجود ہے کہ اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لیکن جب ابن حبان نے اس کا تذکرہ صحابہ کرام کے طبقے میں کیا اور یہ کہا: ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اب میں زمعد بن صالح کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کروں گا۔ پھر امام ابو حاتم نے اس کی نقل کردہ حدیث کا ذکر مرسل روایات میں کیا ہے اور اس راوی کی نقل کردہ حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام ابن ماجہ نے (اپنی سنن میں) نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۶۴ - اسامہ بن حیان حکمی:

اس نے زہری سے جبکہ اس سے سلیمان بن عبد الرحمن نے روایات نقل کی ہیں، جو شرمیل کا نواسہ ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی نقل کردہ حدیث سچی ہونے پر دلالت کرتی ہے اور مجھے سلیمان بن شرمیل کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو اور سلیمان نامی راوی کے بارے میں ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف اور مجہول راویوں کے حوالے سے لوگوں کو سب سے زیادہ سیراب کرنے والا شخص ہے۔

۱۶۵ - اسامہ بن خرمیم:

یہ شامی ہے، یہ بات ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ عجل کہتے ہیں: یہ بصری ہے۔ اس نے مرہ بہری سے جبکہ اس سے صرف عبد اللہ بن شریق عقیلی نے روایت نقل کی ہے، یہ بات ابو حاتم رازی نے بیان کی ہے۔ عجل اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسکے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ بہری بن حارث کا ذکر ہے۔

ابن عبدالبر نے اپنی کتاب ”الاستیعاب“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا صحابی ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر تابعین میں بھی کیا ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور تابعی ہے اور ثقہ ہے۔ جہاں تک صحابہ میں اس کا ذکر کا تعلق ہے تو یہ صریح غلطی ہے اور اس بارے میں غلطی کا سبب یہ ہے کہ بعض متقدمین نے جب اس کے حالات نقل کیے تو یہ بات بیان کی کہ اس نے مرہ بہری سے روایت نقل کی ہے اور اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اُن کی مراد یہ تھی کہ مرہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو بعض لوگ یہ سمجھے کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ یہ شخص ہے جس کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں تو اس وجہ سے اس کے بارے میں بہت غلطی واقع ہو گئی۔

۱۶۶ - اسامہ بن سلمان نخعی:

یہ شامی ہے اس نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن نعیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عمر بن نعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے جو کچھ اس سے منقول ہے۔ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ کچھ اس سے اسامہ بن سلمان کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ عمر بن نعیم کے حوالے سے اسامہ بن سلمان سے منقول ہے۔

۱۶۷ - اسحاق بن ابراہیم بن خالد بن محمد مؤذن طلقی جرجانی استر ابا ذی:

اس کی کنیت ابو بکر ہے۔ اس نے عفان بن سیار جرجانی، محمد بن خالد حظلی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن حسن بن مسلم اصہبانی، ابو نعیم عبد الملک بن محمد استر ابا ذی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ حمزہ سہمی نے ”تاریخ استر ابا ذی“ کے زیادات میں اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے احمد بن ہارون استر ابا ذی سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: عمار بن رجا نے ہم سے کہا کہ تم اس کے حوالے سے روایات نہ کرو کیونکہ یہ ایمان کے کم ہونے کا قائل نہیں ہے۔ حمزہ نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ یہ اہل رائے سے تعلق رکھتا تھا، البتہ حدیث میں ثقہ ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔

۱۶۸ - اسحاق بن ابراہیم طبری:

اس نے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءه رجل فقال يا رسول الله ان الدنيا ادبرت عني وتولت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين من صلوة الملائكة وتسييح الخلائق وبه يرزقون الحديث.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اسی دوران ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! دنیا میری طرف پیٹھ پھیر چکی ہے اور منہ پھیر چکی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم فرشتوں کی نماز اور مخلوق کی تسبیح سے کیوں غافل ہوں جس کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔“

اس کے بعد پوری حدیث ہے جسے خطیب نے روایت کیا ہے، جو ان لوگوں کے ناموں پر مشتمل کتاب میں ہے جنہوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب نے یہ بھی کہا ہے کہ امام مالک سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ امام ذہبی نے اسحاق بن ابراہیم نامی اس راوی کا ذکر ”الضعفاء“ کے ذیل میں کیا ہے اور امام ابو عبد اللہ حاکم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، باوجودیکہ انہوں نے اس کا ذکر الضعفاء میں کیا ہے اور اُس کے ذیل میں اسحاق بن ابراہیم طبری کا ذکر ہے، جس نے ابن عمینہ سے روایت نقل کی ہے اور وہ ثقہ نہیں ہے تو انہوں نے ان دونوں کے دوا لگ سے تراجم تحریر کیے ہیں۔ جہاں تک ”میزان الاعتدال“ کا تعلق ہے تو اس میں انہوں نے اسحاق بن ابراہیم طبری کے نام سے صرف ایک شخص کے حالات نقل کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ ابن حبان یہ کہتے ہیں: اس نے ابن عمینہ سے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے، جس میں یہ مذکور ہے کہ تم فرشتوں کی نماز کیوں نہیں پڑھتے، یہ وہی حدیث ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک اور حدیث ذکر کی ہے جو امام ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے نقل کی ہے اور انہوں نے امام مالک کے شاگردوں کے حوالے سے اس روایت کے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ تو امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں جو نقل کیا ہے، اُس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں کیونکہ ایک ہی حدیث دونوں کے ترجمے میں مذکور ہے، البتہ خطیب کے نزدیک طبری نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے اور ابن عدی کے نزدیک انہوں نے یہ روایت امام مالک کے شاگردوں سے نقل کی ہے، تو میں نے اس کے حالات اس لیے ذکر کر دیئے ہیں کیونکہ ذہبی نے الضعفاء میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہے اور اُس کے ذیل میں ان دونوں کے الگ سے حالات نقل کیے ہیں۔

۱۶۹ - اسحاق بن ابراہیم بن حاتم انباری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھاوے کے کھانے سے منع کیا ہے۔ قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن زکریا بن حرزاد اہوازی جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں، انہوں نے یہ روایت اس راوی سے نقل کی ہے اور اس سے ابوالعباس بن عقده نے بھی روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور اسحاق نامی یہ راوی متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اُن کی مراد یہ ہے کہ یہ اس سند کے حوالے سے جھوٹی ہے، ورنہ یہ ایک اور سند کے حوالے سے بھی معروف ہے جسے امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم انباری نامی دو آدمی ہیں، اُن میں سے اسحاق بن ابراہیم بن رجاہ دوسی انباری ہے، جس نے وہب بن بقیہ واسطی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اُس سے امام طبرانی نے روایت نقل کی ہے، مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے، جبکہ دوسرا شخص اسحاق بن ابراہیم نصیب انباری ہے جس نے عبد اللہ بن صالح عجلی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اُس سے محمد بن جعفر مطبری نے روایت نقل کی ہے۔ میں نے ان دونوں کا تذکرہ امتیاز قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے ان تینوں کے حالات تاریخ بغداد میں نقل کیے ہیں۔

۱۷۰ - اسحاق بن ابراہیم نحوی:

اس نے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا، انہوں نے اسحاق بن یعقوب واسطی کے حالات نقل کرنے کے بعد یہ بات ذکر کی ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ کذاب ہے۔ ابن عدی نے اسے کمزور قرار دیا ہے، انہوں نے ان دونوں کے دو الگ حالات نقل کیے ہیں اور ”میزان الاعتدال“ میں ان دونوں کے حالات ایک ہی جگہ نقل کر دیئے ہیں اور بظاہر ایسا ہی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اسحاق بن ابراہیم واسطی مؤدب جس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی نے اسے دیکھا ہے اور اسے جھوٹا قرار دیا ہے کیونکہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ازدی نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ نحوی ہے۔ یہ اسحاق بن ابراہیم بن یعقوب بن عباد عوام ہے۔

۱۷۱ - اسحاق بن ادریس خولانی اہوازی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اربعة اسهم۔

”حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار حصے عطا کیے۔“

امام دارقطنی کتاب ”العلل“ میں کہتے ہیں: یہ راوی ضعیف تھا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ہشام کے وہ شاگرد جو حافظان حدیث ہیں، انہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت ہشام کے حوالے سے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہی روایت مستند ہے۔

۱۷۲ - اسحاق بن اسماعیل جوزجانی:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مبا یصفی لك ودا حبك المسلم ان تكون له في غيبته افضل مما تكون في محضره.

”جو چیز تمہاری اپنے مسلمان بھائی سے محبت میں صفائی کا باعث بنتی ہے، اُس میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ تم اُس کی

غیر موجودگی میں اُس سے زیادہ بہتر صورت حال میں ہو، جو اُس کی موجودگی میں ہوتے ہو۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ امام مالک سے نیچے اس کے جتنے بھی راوی ہیں، تمام ضعیف ہیں۔

۱۷۳ - اسحاق بن اسماعیل طالقانی (د) ابو یعقوب:

اس نے جریر بن عبدالحمید، ابن عیینہ اور اُن کے طبقے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد، امام ابویعلیٰ موصلی اور دیگر

حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، لیکن اسے لوگوں کی طرف سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، اُن سے دریافت کیا گیا: لوگوں کی طرف سے اسے کس آزمائش کا سامنا کرنا پڑا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا حالانکہ یہ سچا ہے۔ امام دارقطنی اور ابن حبان نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال بھی کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ جس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں منفرد ہے وہ روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من استطاع منكم ان يكون خبيثة من عمل صالح فليفعل.

”تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ وہ نیک عمل کو پوشیدہ رکھ سکتا ہے، تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے ”العلل“ میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے مرفوع ہونے پر متابعت نہیں کی گئی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: شعبہ زبیر، یحییٰ قطان، ہشیم، علی بن مسہر، ابن عیینہ، ابو معاویہ، محمد بن یزید (ان سب راویوں نے) اسماعیل کے حوالے سے قیس کے حوالے سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

۱۷۴ - اسحاق بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے۔

۱۷۵ - اسحاق بن شرفی:

بزار نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

صلاة في مسجدی هذا افضل من الف صلاة مما في سواه من المساجد الا المسجد الحرام.

”میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔“

وہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اسحاق نامی راوی کے حوالے سے صرف عبد الواحد نے روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: جی نہیں! بلکہ اس کے حوالے سے سفیان ثوری، مسعر اور ابو عوانہ نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ جیسا کہ ابن ابوحاتم کی کتاب میں تحریر ہے، تاہم اُنہوں نے اس کے والد کا نام شرفا، یعنی الف کے ساتھ تحریر کیا ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ اسحاق بن ابوشداد ہے اور ایک قول کے مطابق اسحاق بن عبد الرحمن ہے اور ایک قول کے مطابق اسحاق بن ابوتبانه ہے۔ امام احمد اور امام ابوزرعہ سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے۔ امام بخاری کی تاریخ میں اس کا نام اسحاق بن شرفی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ لفظ شرفی ہے، یعنی فاء کے ساتھ ہے۔

۱۷۶ - اسحاق بن عبدالصمد بن خالد بن یزید فارسی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے متعدد موضوع احادیث مرفوع روایات کے طور پر نقل کی ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

دوموا علی الصلوات الخمس الحدیث.

”پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو“۔

اور ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

من لم تنهه صلاته و صيامه عن الفحشاء و المنکر لم یزد من اللہ الا بعدا الحدیث.

”جس کی نماز اور روزہ اُسے فحش کاموں اور منکر کاموں سے نہیں روکتے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے“۔

یہ روایات اس راوی سے ابو الطیب احمد بن عبید اللہ دارمی نے نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں پہلے والی حدیث نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یہ موضوع ہے اُسے اسحاق بن عبدالصمد نے ایجاد کیا ہے اور اس سنہ کے ساتھ اس نسخہ میں بیس یا اس سے کچھ زیادہ یا کچھ کم روایات منقول ہیں۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے پہلے والی حدیث مروان بن محمد سنجاری کے حالات میں نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے اس پر الزام عائد کی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ صراحت کی ہے کہ اسحاق نامی راوی نے ان احادیث کو ایجاد کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۷۷ - اسحاق بن عیسیٰ قشیری:

یہ داؤد بن ابو ہند کا نواسہ ہے اُس کی کنیت اور اسم منسوب ابو ہاشم بصری ہے۔ اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے قتیبہ ابو کریم اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے مراسیل میں یہ روایت منقول ہے کہ احمق لوگوں سے دودھ پلوانے سے منع کیا گیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ البتہ حسن بن صباح نے اس کی سند کے بارے میں یہ کہا ہے: جب اُس نے یہ روایت اس سے نقل کی کہ اسحاق نامی یہ شخص نیک لوگوں میں سے تھا۔ اور اُس نے یہ بھی کہا ہے کہ روایت میں اس کے حق میں ثقہ ہونے کی گواہی نہیں دی گئی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔ ابو بکر خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۷۸ - اسحاق بن کامل ابو یعقوب عثمانی مؤدب مصری:

یہ آل عثمان کا غلام ہے۔ اس نے ادریس بن یحییٰ اور عبداللہ بن کلیب سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے احمد بن عبداللہ دارمی احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم نے ”مستدرک“ میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علم صلاة التسییح لجعفر بن ابی طالب.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو صلوٰۃ التبیح کے طریقے کی تعلیم دی تھی“۔
امام حاکم کہتے ہیں: یہ صحیح سند ہے جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ تاریک ہے جس میں کوئی نور نہیں ہے۔ احمد بن داؤد نامی راوی کو امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے اور اسحاق بن کامل کا ذکر ابن یونس نے تاریخ مصر میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات پائی جاتی ہیں اس کا انتقال 265 ہجری میں شعبان کے مہینے میں ہوا۔ اس کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ ایک اور حدیث بھی منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

لموقف فی سبیل اللہ لا یسل فیہ سیف ولا یطعن فیہ برمح ولا یرمی فیہ بسهم افضل من عبادة ستین
سنة لا یعصی اللہ فیہا طرفة عین۔

”اللہ کی راہ میں اس طرح ٹھہرنا کہ اس دوران نہ تو تلوار کو سونتا گیا ہو اور نہ ہی نیزے کو مارا گیا ہو اور نہ ہی تیر کو پھینکا گیا ہو“
ساتھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کے دوران پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ
کی گئی ہو“۔

یہ روایت حافظ عبدالکریم نے ”تاریخ مصر“ میں احمد بن عبید اللہ دارمی کے حالات میں نقل کی ہے جس نے یہ روایت اسحاق بن
کامل سے نقل کی ہے۔

۱۷۹ - اسحاق بن محمد عمی:

ابوبکر بیہقی نے کتاب ”شعب الایمان“ میں اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۱۸۰ - اسحاق بن یزید ہذلی (دست س):

اس نے عون بن عبداللہ سے جبکہ اس سے ابن ابی ذئب نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے محدثین نے حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بارے میں ہے۔ بعض
متاخرین نے اسے مجہول قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور اس سے ابن ابی ذئب کے علاوہ
کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۱۸۱ - اسحاق بن یونس:

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۱۸۲ - اسد بن سعید ابواسامعیل کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یؤمر المتیمم المتوضئین۔

”تیم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کرے گا۔“

اس راوی سے سعید بن سلیمان بن مانع حمیری نے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطن کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۱۸۳ - اسلم کوئی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يدخل الجنة جسد غذى بحر ام الحديث.

”ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش حرام پر ہوئی ہو“ الحدیث۔

بزار کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے، دوسرے مقام پر انہوں نے یہ کہا ہے: ہمارے علم کے مطابق عبدالواحد بن زید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن قطن کہتے ہیں: یہ اس روایت کے علاوہ معروف نہیں ہے اور عبدالواحد کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا پتا نہیں چل سکا جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ عبدالحق نے بھی اس حدیث کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے جس میں یہ مذکور ہے:

ملعون من ضار مؤمنا او مكر به.

”وہ شخص ملعون ہے جو کسی مؤمن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اس کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔“

۱۸۴ - اسماعیل بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ مخزومی مدنی (س ق):

اس نے اپنے والد محمد بن کعب قرطبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ کعب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطن کہتے ہیں: اس کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الشقات“ میں کیا ہے۔ ابو حاتم رازی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔

۱۸۵ - اسماعیل بن ابراہیم ابو احوص:

اس نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ ذہبی نے ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابن طاہر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۸۶ - اسماعیل بن امیہ ذارع:

ابن حزم نے کتاب ”المحلی“ کے کتاب الطلاق میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۱۸۷ - اسماعیل بن بحر عسکری:

امام بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں اس پر تہمت عائد کی ہے۔

۱۸۸ - اسماعیل بن خالد مخزومی:

عبدالحق نے ”الاحکام“ میں یہ بات نقل کی ہے: اس نے امام مالک کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لم یزل امر بنی اسرائیل معتدلاً حتی کثر فیہم المولدون الحدیث.

”بنی اسرائیل کا معاملہ اُس وقت تک ٹھیک رہا یہاں تک کہ اُن کے درمیان مولدون کی کثرت ہوگئی“ الحدیث۔

عبدالحق کہتے ہیں: خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اسماعیل بن خالد ضعیف ہے اور امام مالک سے اس کا روایت کرنا (یا یہ روایت) ثابت نہیں ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابو محمد رشاہی کی کتاب سے نقل کی ہے اور اُن کے طریقے سے ہی میں نے اسے روایت کر دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں اس کا ذکر نہیں کیا اور اس پر عبدالحق یار شاہی پر تبدیل کر دیا ہے۔ یہ اصل میں خالد بن اسماعیل ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور خطیب نے اُن سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی روایت اس بات پر نہیں دلالت کرتی کہ اس نے امام مالک سے نقل کی ہوگی، بلکہ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ ہشام بن عروہ، ابن جریج اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، پھر اُنہوں نے محدثین کا کلام نقل کیا ہے جو اس راوی کو ضعیف قرار دینے کے بارے میں ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ عبدالحق نے اس کا تذکرہ اس طرح کیا ہے ویسے درست یہ ہے کہ اس کا نام خالد بن اسماعیل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۸۹ - اسماعیل بن سالم اسدی:

اس کے حوالے سے سعید بن جبیر اور امام شعبی سے روایات منقول ہیں جبکہ اس سے سفیان ثوری، شیم اور ابو عوانہ نے روایات نقل کی ہیں۔ مصنف نے اس کا تذکرہ ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور اس میں اُس کی تضعیف نقل نہیں کی۔ ابو بکر مروزی نے امام احمد کے حوالے سے یہ بات روایت کی ہے کہ اُن سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اُنہوں نے ابو عوانہ کے حوالے سے اسماعیل بن سالم کے حوالے سے زبید کا یہ قول نقل کیا ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے واقع کے بارے میں ہے تو اُنہوں نے کہا کہ ابو عوانہ سے یہ کس نے سنا ہے؟ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے پاس شیعہ کی نقل کردہ کچھ احادیث تھیں اور شعبہ نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: اسماعیل بن سالم قوی نہیں ہے۔

۱۹۰ - اسماعیل بن عباد ارسونی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

(یتلونه حق تلاوتہ) قال یتبعونه حق اتباعہ۔

” (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ”وہ اس کی تلاوت یوں کرتے ہیں جو تلاوت کا حق ہے“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اس کی اتباع یوں کرتے ہیں جس طرح اتباع کرنے کا حق ہے۔“

یہ روایت ابو موسیٰ قاسم بن فضیل کتانی نے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور اسماعیل نامی راوی ضعیف ہے۔ یہی روایت محمد بن حسین ازدی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

شاهد الزور لا تزول قدماء حتی یتبوا مقعدہ من النار۔

”جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار نہیں ہو جائے گا۔“

خطیب نے اس کی مانند روایت امام مالک سے نقل کی ہے اور اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۱۹۱ - اسماعیل بن عبداللہ اسدی:

ابن حزم نے کتاب ”المحلی“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی مجہول ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اسماعیل بن عبداللہ بن خالد رقی اسدی سکری ہے جس کی کنیت ابو الحسن ہے اس نے عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اہل جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ رقبہ سے ادنیٰ منتقل ہو گیا تھا اور اس کا انتقال وہیں ہوا۔

۱۹۲ - اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل بن منبہ ابو ہشام صنعانی:

اس نے اپنا چچا زاد ابراہیم بن عقیل بن معقل اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل، عبد بن حمید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے اور اس کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: مسلمہ بن قاسم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: صنعانی جائز الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابن خزمیہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اس سے استدلال کیا ہے اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۱۹۳ - اسماعیل بن عمر:

اس نے ابراہیم بن موسیٰ سے جبکہ اس سے ابو داؤد اور محمد بن عبید اللہ الجعلی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن قطان کہتے ہیں: جب انہوں نے اسحاق بن اسماعیل بن عبدالاعلیٰ کا ذکر کیا تو یہ کہا: یہ امام ابو داؤد اور استاد ہے اور امام ابو داؤد صرف اسی شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جو ان کے نزدیک ثقہ ہو۔

۱۹۴ - اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار:

ابن حزم ”مکملی“ میں یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۱۹۵ - اسماعیل بن محمد بن بکار بن یزید سید حمیری شاعر:

امام دارقطنی ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ کہتے ہیں: یہ عالی تھا اور اپنے اشعار میں اسلاف میں بُرا کہتا تھا اور امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی تعریف کیا کرتا تھا۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ عالی شیعہ تھا۔

۱۹۶ - اسماعیل بن مرزوق بن یزید ابو یزید مرادی کعمی:

یہ بنو حارث بن کعب بن عوف بن نعم بن مراد سے تعلق رکھتا ہے اور مصری ہے۔ اس نے یحییٰ بن ایوب غافقی اور نافع بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد بن اسماعیل اور محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اور پھر امام بیہقی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اعتق شرکا له في عبد اقيم عليه قيمة عدل فاعطى شرکاہ وعتق عليه العبد ان كان موسرا والا عتق منه ما عتق ودرق ما بقى۔

”جو شخص کسی مشترکہ غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دے تو اُس غلام کی انصاف کے تقاضوں کے مطابق قیمت لگائی جائے گی اور پھر وہ شخص اپنے دیگر شراکت داروں کو اُن کا حصہ دے گا اور وہ غلام اُس شخص کی طرف سے آزاد شمار ہوگا۔ یہ اُس وقت ہے جب وہ شخص خوشحال ہو ورنہ اُس غلام کا صرف اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنے کو آزاد کیا گیا اور باقی حصہ غلام رہے گا۔“

یہ روایت ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں اس کی مانند نقل کی ہے اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”جو حصہ آزاد کیا گیا، اتنا حصہ آزاد رہے گا اور جو غلام رہا، اتنا حصہ غلام رہے گا۔“

امام طحاوی نے اسماعیل نامی اس راوی کے بارے میں کسی حجت کے بغیر کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ اُن افراد میں سے نہیں ہے جن کی روایت کو قطعاً مانا جائے۔ ابن حزم نے بھی اس کے بارے میں کلام کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

”کہ جو حصہ غلام رہے گا وہ غلام رہے گا۔“

تو ابن حزم ”مکملی“ میں یہ کہتے ہیں: یہ الفاظ موضوع ہے اور جھوٹے ہیں، ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے یہ الفاظ نقل کیے ہوں نہ کسی ثقہ شخص نے اور نہ ہی کسی ضعیف شخص ہے۔ لیکن یہ انتہائی پسندی ہے کیونکہ یہی روایت ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ اور امام دارقطنی اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور اسماعیل نامی اس راوی کا ذکر ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اس بات سے کہ اسماعیل نے اس روایت کو ایجاد کیا ہو، کیونکہ یہ روایت اسماعیل نامی اس راوی سے پہلے بھی معروف ہے جیسا کہ امام شافعی نے یہ روایت ذکر کی ہے اور وہ اسماعیل سے پہلے کے ہیں۔ اسماعیل نامی اس راوی کا انتقال 234 ہجری میں مصر میں ہوا تھا۔ ابن یونس نے اس کا ذکر ”تاریخ مصر“ میں

کیا ہے تو اسماعیل نامی یہ راوی امام شافعی سے تیس سال بعد کا ہے۔

۱۹۷ - اسماعیل بن مسلم مکی:

یہ بخزوم کا غلام ہے۔ اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو سنا، اُن کے سامنے اسماعیل بن مسلم مخزومی مکی کا ذکر کیا گیا، میں نے دریافت کیا: یہ کس سے روایت کرتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وکیع سے۔ میں اس کے علاوہ اور کسی کا ذکر نہیں کروں گا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) عبداللہ بن مبارک، عمرو بن محمد عنقری اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابو زرہ اور امام ابو حاتم نے بھی یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ کا اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لئے کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے تاہم اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں، پھر اُنہوں نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے اس کی توثیق نقل کی ہے۔

۱۹۸ - اسماعیل بن موسیٰ بن ابوذر عسقلانی:

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

حسنة الحر بعشرة وحسنة السلوك بعشرين۔

”آزاد شخص کی نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے اور غلام کی نیکی کا بدلہ بیس گنا ہوتا ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے محمد بن مسیب ارغیانی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔ اسماعیل اور یحییٰ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: یحییٰ اور اسماعیل دونوں راوی مجہول ہیں۔ امام ذہبی نے یحییٰ بن مبارک کے حالات میں خطیب بغدادی کا قول نقل کیا ہے، اُنہوں نے اسماعیل بن موسیٰ کے حالات اُس سے متعلق باب میں ذکر نہیں کیے۔

۱۹۹ - اسماعیل بن یحییٰ بن بحر کرمانی:

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

فی الخیبل السائمة فی کل فرس دینار۔

”چرنے والے گھوڑوں میں سے ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

امام دارقطنی کہتے ہیں: غورک امام جعفر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ راوی انتہائی ضعیف ہے، اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔

۲۰۰ - اسماعیل بن یحییٰ ابو امیہ:

عبدالحق نے کتاب ”الاحکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اسماعیل بن یعلیٰ ابو امیہ ثقفی ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے، میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ یہ گمان نہ ہو کہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ ابن ابوحاتم نے بھی اس کے والد کا نام صرف یعلیٰ ذکر کیا ہے، اسی لیے امام نسائی نے کتاب ”الکنی“ میں ذکر کیا ہے۔ جہاں تک ابو احمد حاکم کا تعلق ہے تو انہوں نے کتاب ”الکنی“ میں یہ کہا ہے: یہ ابو امیہ اسماعیل بن یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق اسماعیل بن یعلیٰ ثقفی بصری ہے اس کے بعد آگے پوری عبارت ہے۔

۲۰۱ - اسماعیل بن یزید بن حریر بن مردانہ قطان:

اس کی کنیت ابو احمد ہے۔ اس نے سفیان بن عیینہ، ابوداؤد طیالسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے محمد بن حمید رازی اور احمد بن حسین انصاری نے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابو نعیم کہتے ہیں: یہ آخری زمانے میں بعض احادیث میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، انہوں نے اس کا ذکر زہد اور عبادت کے حوالے سے کیا ہے، یہ حدیث کے حوالے سے عمدہ تھا اور غریب روایات بہت زیادہ نقل کرتا تھا، اس نے ایک مسند اور ایک تفسیر بھی تصنیف کی ہے۔ ابوالشیخ اصہبانی نے اس کی بعض احادیث میں اختلاط کا شکار ہونے کا سبب ”طبقات اصہبان“ میں بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں، اس نے ان سے سماع کیا ہے، اس کے علاوہ اس نے حمیدی کے حوالے سے ابن عیینہ کی روایات کا سماع کیا ہے، تو ان احادیث کے حوالے سے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا، یہ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولتا، انہوں نے یہ کہا ہے: یہ نیک اور فاضل شخص تھا، جس نے بہت سے فوائد اور غریب روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 260 ہجری سے پہلے ہو گیا تھا۔ ابو نعیم کہتے ہیں: اس کا انتقال 260 میں یا اس سے کچھ پہلے ہوا تھا۔

۲۰۲ - اسماعیل بن یونس بن یاسین ابواسحاق:

اس نے اسحاق بن ابواسرائیل سے جبکہ اس سے امام دارقطنی نے اپنی سنن میں روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حدیث میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔ خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کی روایت ذکر کی ہے، جس میں اس کی اوپر کی سند بھی ذکر کی ہے اور اس کے نیچے کی سند بھی ذکر کی ہے، انہوں نے اس کی وفات کا ذکر بھی کیا ہے، لیکن انہوں نے اس کے بارے میں نہ تو کسی تعدیل کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی کسی جرح کا ذکر کیا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۰۳ - اسماعیل بن فلان:

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طعم قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین۔
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھالیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: ”ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا“۔

ابو ہاشم رمانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کے علاوہ حصین بن عبدالرحمن نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ تاہم انہوں نے اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ کہا ہے: اسماعیل نے ابوسعید سے روایت نقل کی انہوں نے اس حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسماعیل نامی اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۲۰۴ - اسماعیل مرادی:

ابن ابی حاتم کتاب ”العلل“ میں کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یحییٰ بن زکریا نے محمد بن اسماعیل مرادی کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے ایک شخص کو بھیجا کہ میرے پاس کسی چھپنے لگانے والے کو بلا کر لاؤ، کسی بوڑھے شخص یا کسی بچے کو نہ لے لینا، تم اللہ کا نام لے کر نہار منہ پر چھپنے لگاؤ کیونکہ اس کے نتیجے میں یادداشت بہتر ہوتی ہے اور تم ہفتے کے دن چھپنے نہ لگوانا، تم اتوار کے دن چھپنے لگوانا، پھر تم پیر کے دن چھپنے نہ لگوانا کیونکہ یہ ایک ایسا دن ہے جس دن میں تمہارے نبی کو تکلیف لاحق ہوئی تھی (یعنی آپ کا وصال ہوا تھا) اور پھر انہوں نے ایک پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں مختلف دنوں میں چھپنے لگانے کے اسباب کا ذکر ہے۔ میرے والد نے یہ کہا ہے: یہ روایت جھوٹی ہے اور محمد نامی یہ راوی مجہول ہے اس کا باپ بھی مجہول ہے پھر ابن ابی حاتم نے ایک اور مقام پر ایک ورق کے بعد اس کا ذکر کیا اور اس میں مزید یہ الفاظ نقل کیے: تم ہفتے کے دن چھپنے نہ لگواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا دن ہے جس میں بیماری داخل ہوتی ہے اور دوائی نکل جاتی ہے پھر انہوں نے اتوار کے دن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: اس دن میں شفاعت لاحق ہوتی ہے پھر انہوں نے مختلف دنوں کا ذکر کیا اور پھر آخر میں یہ بات مزید نقل کی ہے: میرے والد نے یہ کہا ہے: اس حدیث کو لیث کے کاتب نے عطاء کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور یہ ان روایات میں سے ایک ہے جو ابوصالح پر داخل کی گئی تھی۔ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے جس میں عبداللہ بن ہشام دستوائی نامی راوی متروک الحدیث ہے۔ امام ذہبی نے محمد بن اسماعیل نامی اس راوی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور ابی حاتم کا قول بھی نقل کیا ہے جس میں اسے اور اس کے بیٹے اسماعیل کو مجہول قرار دیا گیا ہے تاہم انہوں نے ان دونوں کے حوالے سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔

۲۰۵ - اشعث:

اس کا کوئی اسم منسوب بیان نہیں کیا اس کے حوالے سے امام دارقطنی نے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الصلاة واجبة عليكم مع كل امام براكا او فاجرا الحديث .

”ہر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنا تم پر لازم ہو، خواہ وہ نیک ہو یا گنہگار ہو۔“

یہ روایت اس راوی سے بقیہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: بقیہ مجہول راویوں سے لوگوں کو سب سے زیادہ سیراب کرتا تھا اور اشعث نامی یہ راوی بھی ان میں سے ایک ہے۔

۲۰۶ - اعجب بن زریق:

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے ابو حصین نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت سرے سے پتا ہی نہیں چل سکی۔

۲۰۷ - افلت بن خلیفہ ابو حسان عامری کوفی (دس):

اس کے حوالے سے جسرہ بنت دجاجة سے روایات منقول ہیں، جبکہ اس سے سفیان ثوری، عبد الواحد بن زیاد اور ابو بکر بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کتاب ”المحلی“ میں بیان کرتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے اور ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف بھی نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام احمد کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۲۰۸ - انس بن حکیم ضعی (دق):

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اول ما يحاسب به العبد من عمله الصلاة الحديث.

” (قیمت کے دن) بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب ہوگا۔“

یہ روایت اس سے حسن نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابن ابو حاتم کی کتاب میں یہ بات منقول ہے: حسن اور

علی بن زید نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۹ - انس ثقفی:

اس سے اس کے بیٹے اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تابعی ہے اور مجہول ہے، امام ذہبی نے یہ بات ”الضعفاء“ کے ذیل میں

بیان کی ہے۔

۲۱۰ - انیس بن ابویحییٰ اسمعان سلمی (دس):

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ اس نے اپنے والد اور اسحاق بن سالم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے

حاتم بن اسماعیل، یحییٰ بن سعید قطان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے کتاب ”المحلی“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین، ابو حاتم، ابن مدینی، امام نسائی اور امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا

تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کا انتقال 146 ہجری میں ہوا تھا۔

۲۱۱ - ایاس بن حارث بن معقیب (دس):

اس نے اپنے دادا حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق نے کتاب ”الاحکام“ میں یہ کہا ہے: مجھے نوح بن

ربیعہ کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۲۱۲ - ایمن بن ابو خلف ابو ہریرہ:

ایک قول کے مطابق یہ ابو ہریرہ ہے جو ابن خلف کا غلام تھا، اس کے نام کا پتا نہیں چل سکا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احتكر طعاما اربعين صباحا يريد به الغلاء على المسلمين براء من الله وبراء الله منه.

”جو شخص چالیس دن تک اناج ذخیرہ کرتا ہے اور اُس کا مقصد یہ ہو کہ وہ مسلمانوں کے لئے اسے مہنگا کر دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے احمد بن یحییٰ بن خالد بن حبان رقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ جھوٹی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس راوی کے حوالے سے الزام ابو ہریرہ نامی اس راوی پر عائد کیا گیا ہے کیونکہ محمد بن مبارک نامی راوی ثقہ اور مثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کے ذریعے دونوں شیوخ یعنی امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔ احمد بن یحییٰ رقی نے ابونصر مہتہ اللہ بن معاذ سجزی نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس میں محل نظر راوی صرف ابو ہریرہ نامی یہ راوی ہے اور خرابی کی جڑ بھی یہی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۱۳ - ایوب بن زہیر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس ذات يوم اذ هبط جبرائيل الروح الامين فقال يا محمد ان رب العزة يقرئك السلام ويقول لنا اخذ الله ميثاق النبيين اخذ ميثاقك في صلب آدم فجعلك سيد الانبياء وجعل وصيك سيد الاوصياء علي بن ابي طالب فذكر حديثا طويلا.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اسی دوران حضرت جبرائیل روح الامین علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! رب العزت نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: جب اُس نے انبیاء سے ميثاق لیا تھا تو آپ سے بھی ميثاق لیا تھا، جبکہ آپ حضرت آدم کی پشت میں تھے اور آپ کو انبیاء کا سردار مقرر کیا تھا اور آپ کے وصی کو تمام وصیوں کا سردار مقرر کیا تھا جو علی بن ابوطالب ہے، اُس کے بعد اس نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

اس روایت کو ابوطالب احمد بن نصر بن طالب نے موسیٰ بن عیسیٰ بن یزید بن حمید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ حدیث موضوع ہے، اس میں امام مالک اور ابوطالب نامی راوی کے درمیان کئی ضعیف راوی ہیں یہ روایت سمعانی نے کتاب ”الانساب“ کے خطبے میں ذکر کی ہے اور اسے ایوب بن زہیر کے حوالے سے یحییٰ بن مالک بن انس کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، انہوں نے اُس راوی کا نام بھی ذکر کیا ہے جس نے ایوب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس کا نام موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۱۴ - ایوب بن ابوزید:

یہ ایوب بن زیاد حمصی ہے اور ایک قول کے مطابق ابوزید ہے۔ اس نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت، خالد بن معدان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے معاویہ بن صالح، زید بن ابونیسہ اور یزید بن سنان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الشقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یعقوب بن صالح اور یزید بن سنان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کی کنیت ابوزید بیان کی ہے۔

۲۱۵ - ایوب بن العلاء ابو العلاء بصری:

یہ مدینہ منورہ کا مجاور تھا۔ اس نے عمرو بن فائد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت سرے سے ہی پتا نہیں چل سکی۔

حرف الباء

۲۱۶ - باب بن عمیر حنفی (د):

اس نے نافع اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو بکر برقانی کہتے ہیں: میں نے امام ابو الحسن دارقطنی سے دریافت کیا: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے باب بن عمیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: باب بن عمیر کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے امام اوزاعی نے اس سے حدیث روایت کی ہے جبکہ یحییٰ نے اُس حدیث کو متروک قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث مستند نہیں ہے اور اگر یہ متصل ہو بھی تو باب بن عمیر نامی راوی کی حالت سے ناواقفیت کی وجہ سے مسترد نہیں ہوگی۔

۲۱۷ - برد بن علی بن برد ابو سعید ابہری:

ابوالقاسم بن طحان نے ”تاریخ الغرباء“ کے ذیل میں یہ بات تحریر کی ہے: اس نے ہمارے ساتھ اور ہم سے پہلے مشرق کی طرف کے سفر میں سماع کیا تھا، وہ یہ کہتے ہیں: یہ انتقال سے کچھ عرصہ پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 378 ہجری میں ہوا۔

۲۱۸ - برید کناسی:

اس نے ابو جعفر اور ابو عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں جبکہ ابن ماکولانے بھی یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک تھا۔

۲۱۹ - برید ابو خازم:

یہ عبدالرحمن بن قصیر کا آزاد کردہ غلام ہے اور شیعہ کے اکابرین میں سے ایک ہے، امام دارقطنی نے یہ بات ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کی ہے۔

۲۲۰ - بریہ عمادی:

یہ بھی شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے، یہ بات بھی امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کی ہے۔

۲۲۱ - بسام بن عبداللہ صیرفی:

یہ عبد رب کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) اور یزید فقیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ

اس سے ابو احمد زبیری، حاتم بن اسماعیل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، جیسا کہ اسحاق بن منصور نے روایت کیا ہے کہ یہ ایک نیک بزرگ ہے اور عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ صالح الحدیث ہے۔ امام طبرانی کہتے ہیں: یہ کوفہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ (امام ذہبی نے) ”میزان الاعتدال“ میں امتیاز قائم کرنے کے لئے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے، انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی بات ذکر نہیں کی۔

۲۲۲ - بسر بن ابو غیلان:

یہ بنو شیبان کا آزاد کردہ غلام ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں اس کے علاوہ ابن ماکولانے یہ کہا ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے، اس کا انتقال امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں ہو گیا تھا۔

۲۲۳ - بشار بن ابوسیف جرمی:

ابن ابو حاتم کہتے ہیں: اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ بصری ہے۔ اس نے ولید بن عبد الرحمن جرمی سے جبکہ اس سے جریر بن حازم اور ابن عیینہ کے غلام واصل نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بیہقی نے اس کے حوالے سے کتاب ”الخلاfiات“ میں امام ابن خزیمہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، وہ یہ فرماتا ہے:

حيضة المرأة ثلاث عشر فما زاد على ذلك فهي استحاضة.

”عورت کا حیض (زیادہ سے زیادہ) تیرہ دن تک ہوگا، جو اس سے زیادہ ہوگا وہ استحاضہ شمار ہوگا۔“

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سعید کا ساتھی نصر اور سعید بن بشیر اور اس کے اوپر کے تمام راوی ان سب میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ دیگر راوی ان لوگوں سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ابن حبان نے اس راوی کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ شامی ہے۔

۲۲۴ - بشر بن مسلم ہمدانی بجلی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من مشى في حاجة اخيه كان خيرا له من اعتكاف عشر سنين.

”جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جاتا ہے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے۔“

یہ روایت حسن بن بشر نے اپنے والد بشر کی تحریر میں سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں یہ کہا ہے: عبد العزیز کے حوالے سے یہ روایت صرف بشر بن مسلم بجلی نے روایت کی ہے اور یہ روایت اس سے نقل کرنے میں اس کا بیٹا منقر د ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۲۵ - بشر بن یزید ازدی افریقی:

اس کے حوالے سے امام مالک سے منکر روایات منقول ہیں جنہیں اس سے اس کے بیٹے عبدالرحمن بن بشر نے نقل کیا ہے؛ جن میں سے ایک روایت یہ ہے جسے امام مالک نے نافع اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

اصنع المعروف الی من هو اہلہ والی غیر اہلہ فان لم یصب اہلہ کنت انت اہلہ۔

”بھلائی اُس شخص کے ساتھ کرو جو اُس کا اہل ہو اور اُس کے ساتھ بھی کرو جو اُس کا اہل نہ ہو؛ کیونکہ اگر یہ اُس کے اہل کے ساتھ نہ بھی ہوئی تو تم تو اس کے اہل ہو (کہ تم بھلائی کر سکو)۔“

امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کے رجال مجہول ہیں۔ اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من مشی فی حاجة اخیه المسلم کان کمن خدم اللہ عمرہ۔

”جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جاتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح اُس نے زندگی بھر اللہ تعالیٰ کی خدمت کی۔“

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے؛ اس میں امام مالک سے نیچے کے تمام راوی جھوٹے ہیں۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ کہا ہے: اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبدالرحمن بن بشر نے منکر روایات نقل کی ہیں؛ اس کا انتقال مغرب (یعنی مراکش) میں ہوا۔

۲۲۶ - بشیر بن خلاد:

ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ عبدالحق نے ”الاحکام“ اس کے حوالے سے اس کی والدہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

توسطوا الخلل۔

”خلل کو درمیان میں رہنے دو۔“

اور انہوں نے اس کی نسبت ابوداؤد کی طرف کی ہے۔ بشیر نے اسی طرح بیان کی ہے حالانکہ درست یہ ہے کہ اس کا نام یحییٰ بن بشیر بن خلاد ہے جس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے اور یہ حدیث اسی طرح سنن ابوداؤد میں منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یحییٰ بن بشیر بن خلاد اور اُس کی والدہ کی حالت مجہول ہونے کی وجہ سے اسے مغلوب قرار دیا گیا ہو؛ بشرطیکہ اس روایت کو درست مانا گیا ہو؛ لیکن جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ مجہولیت بشیر بن خلاد اور اُس کی والدہ کے حوالے سے ہے۔ ابن قطان کا کلام یہاں ختم ہوا۔

۲۲۷ - بکیر بن احنس سدوسی کوفی (م د س ق):

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس رضی اللہ عنہم مجاہد اور دیگر تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابوعوانہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عبدالمہر نے کتاب ”التمہید“ میں مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول درج ذیل روایت کے بعد اس راوی کے بارے میں کلام کیا ہے (وہ روایت یہ ہے):

فرض اللہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم فی الحضرة اربعا وفي السفر رکعتین وفي الخوف رکعة۔
 ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر کے دوران چار رکعات اور سفر کے دوران دو رکعت اور خوف کے دوران ایک رکعت فرض قرار دی ہے۔“

ابن عبد البر نے یہ کہا ہے: بکیر بن احنس نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اُس کے حوالے سے یہ راوی حجت شمار نہیں ہوتا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس راوی کے بارے میں ضعیف ہونے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین، امام ابو زرعمہ اور امام ابو حاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۲۲۸ - بکار بن عبد الملک بن ولید بن بسر بن اراطا:

یہ احمد بن عبد الرحمن بسری کا دادا ہے۔ خطیب بغدادی نے ”تاریخ بغداد“ میں اس کے پوتے احمد بن عبد الرحمن کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے: قاضی اسماعیل بن عبد اللہ سکری نے یہ کہا ہے: بکار نامی راوی کی گواہی کو میں کبھی درست قرار نہیں دوں گا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ دونوں کذاب تھے، یعنی بکار بھی اور اُس کا پوتا بھی۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے احمد بن عبد الرحمن بسری کے حالات میں یہی بات نقل کی ہے۔

۲۲۹ - بکر بن عبد العزیز بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابوالمہاجر:

اس نے اپنے چچا عبد الغفار بن اسماعیل اور سلیمان بن ابوبکریمہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل بن ابوالمہاجر اور عباس بن عبد الرحمن بن ولید بن نجیح دمشقی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

”اذا فاخرت ففاخر بقريش الحديث۔“ ”جب تم نے فخر کا اظہار کرنا ہو تو قریش پر فخر کا اظہار ہو۔“

اس حدیث کو ہم نے تمام کے فوائد میں روایت کیا ہے اس حدیث کو امام بزار نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: عباس نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ بکر نامی راوی نقل کے اعتبار سے معروف نہیں ہے، اگرچہ نسب کے اعتبار سے معروف ہے۔ سلیمان بن ابوبکریمہ کا بھی یہی حال ہے، وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے یاد رکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے اسے نقل کر دیا ہے اور اس کی علت کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۲۳۰ - بیان ابو بشر طائی کوفی:

اس نے زاذان اور کرمہ سے جبکہ اس سے ہاشم بن برید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے اس کے علاوہ ایسے اور کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ بیان بن بشر ابو بشر طائی ہے، تو بجلی نے اس کے نام، کنیت، نسب اور طبقے میں اس کی موافقت کی ہے۔ خطیب بغدادی نے ”المسئف والمفترق“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ صرف ہاشم بن برید نے اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے

کہ ہاشم نے بیان بن بشر احمسی کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی، اُن کی بات یہاں پر ختم ہوئی۔
 (امام ذہبی فرماتے ہیں:) جہاں تک بیان بن بشر ابو بشر احمسی بجلی کوئی کا تعلق ہے تو اُسے امام احمد، یحییٰ بن معین اور دیگر ائمہ نے
 ثقہ قرار دیا ہے اور صحاح ستہ کے مؤلفین نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۲۳۱ - بکیر ابو عبد اللہ:

اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اشعث بن سوار نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“
 میں یہ بات بیان کی ہے: اگر تو یہ ضخم نہیں ہے تو پھر مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔
 (امام ذہبی فرماتے ہیں:) جی نہیں! بلکہ یہ بکیر بن عبد اللہ ضخم ہی ہے۔ ابن ابو حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے سعید بن جبیر سے
 روایت نقل کی ہے اور اشعث بن سوار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اور ضخم نامی راوی کا تذکرہ ابن حبان نے مذکورہ ترجمہ سے پہلے
 کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

﴿ حرف التاء مثلثة ﴾

۲۳۲ - ثابت بن ابو ثابت:

یہ بنو صعبہ کا غلام ہے۔ اس نے بلاغ کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

اخوف ما اخاف علی امتی ان یکثر المال فیتحاسدون ویقتتلون۔

”مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ اُن کے درمیان مال زیادہ ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائیاں کریں گے۔“

یہ روایت اسماعیل بن عاص نے حبیب بن صالح کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ عوف نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۲۳۳ - ثابت بن قیس بن خطیم بن عدی:

ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ”میزان الاعتدال“ میں ثابت انصاری کا ذکر ہے جس نے عدی بن ثابت کے حوالے سے اُن کے والد سے روایت نقل کی ہے اور پھر امام ذہبی نے یہ کہا ہے: صحیح یہ ہے کہ یہ عدی بن ابان بن ثابت بن قیس بن خطیم انصاری ظفری ہے تو عدی بن ثابت پر غالب یہ ہو گیا کہ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی جاتی ہے۔ ابن سعد اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس حوالے سے یہ آ زاد شمار ہوگا۔

۲۳۴ - ثابت بن مالک:

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

إذا کان علی راسی السبعین والباءة فالرباط بجدہ من افضل ما یکون من الرباط۔

”جب ایک سو ستر ہجری کا وقت آئے گا تو اُس وقت جدہ میں پہرہ دینا تمام پہروں سے زیادہ فضیلت رکھے گا۔“

یہ روایت محمد بن مصطفیٰ حمصی نے اس سے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر ہے اور مستند نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت کو امام مالک سے جس نے نقل کیا ہے وہ شخص مجہول ہے۔

۲۳۵ - ثابت بن یزید خولانی مصری:

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس نے اپنے چچا زاد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یہی بات صحیح ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اقر سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے خالد بن یزید اور عمرو بن حارث نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، عبدالحق نے اُن کی پیروی کی ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن حارث اور خالد بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال تقریباً 120 ہجری کے آس پاس ہوا۔

۲۳۶ - ثابت:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اُنہوں نے یہ تلاوت کیا: ”المسراط“۔ عمرو بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور یہ کس کا بیٹا ہے۔

۲۳۷ - ثعلبہ بن فرات بن عبدالرحمن بن قیس:

اس کے دادا کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس نے یعقوب بن عبیدہ اور محمد بن کعب قرظی سے جبکہ اس سے زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ابوزرعہ سے بھی اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مدنی ہے، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۳۸ - ثعلبہ سلمی:

اس نے عبداللہ بن بریدہ سے جبکہ اس سے سعید بن ابولہلال اور ثابت بن میمون نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوحاتم رازی کہتے ہیں: میں ثعلبہ نامی اس راوی سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور سلمی کی جگہ اس کا اسم منسوب اسدی بیان کیا ہے۔

۲۳۹ - ثعلبہ:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ اس نے شریح بن ہانی سے جبکہ اس سے مالک بن مغول نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

﴿ حرف جیم ﴾

۲۳۰ - جابان:

ایک قول کے مطابق اس کا نام موسیٰ بن جابان ہے۔ اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ بقیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خمس خصال يفطرن الصائم وينقضن الوضوء الغيبة والنميمة والكذب والنظر بالشهوة واليمين الكاذب فرايت النبي صلى الله عليه وسلم يعدهن كما يعد النساء .

”پانچ چیزیں روزہ دار کا روزہ اور با وضو شخص کا وضو ختم کر دیتی ہیں: غیبت کرنا، چغلی کرنا، جھوٹ بولنا، شہوت کے ساتھ دیکھنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انہیں یوں شمار کیا جس طرح خواتین (انگلیوں پر ایک ایک کر کے) شمار کرتی ہیں۔“

”الخال“ کے مصنف نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: بقیہ اور محمد بن حجاج کے لئے یہ بات ضروری تھی کہ موصلی ان دونوں کے ذمہ سے لائق ہو جاتے۔

۲۳۱ - جبر بن اسحاق موصلی:

اس نے شعبہ بن حجاج سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اتنی قائم نہیں ہوتی۔ ”الخال“ کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۳۲ - جابر بن کردی بن جابر ابو العباس واسطی بزار (س):

اس نے یزید بن ہارون اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام نسائی نے روایت نقل کی ہے جو ایک قول کے مطابق ہے اس کے علاوہ امام ابو زرعة، مسلم بن سہل اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا ذکر ”الاشقات“ میں کیا ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۴۳ - جابر بن مالک:

اس نے ایوب کے حوالے سے عقبہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدیک الابيض خلیلی .

”سفید مرغ میرا دوست ہے“۔

ہارون بن نجید نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، جس میں خرابی کی جڑ ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص ہے۔ کیونکہ جابراور ہارون کے علاوہ اس روایت کی سند کے بقیہ تمام راوی معروف ہیں۔ احمد بن ابوالحسن کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے جس کی سند مستند نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ سند مستند نہیں ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

۲۴۴ - جابر علاف:

اس کے حوالے سے امام ترمذی کی کتاب ”العلل“ اور امام ابویعلیٰ کی ”مسند“ میں ابوزبیر کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

صلاة في مسجدي افضل من الف صلاة فيما سواه.

میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے“۔

یہ روایت اس راوی سے ابراہیم بن مہاجر نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی کتاب ”العلل“ میں بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم جابر علاف سے صرف اسی حدیث کے حوالے سے واقف ہیں، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابن جریج نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے اور وہ اس حدیث میں جو کچھ مذکور ہے اس کے علاوہ اس راوی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

۲۴۵ - جبر بن نوف بکالی ابوالوداک (مدت س ق):

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن ابوطحہ، یونس بن ابواسحاق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اور دیگر حضرات کے نزدیک یہ اس سے کم مرتبہ کا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یوں لگتا ہے کہ دیگر حضرات سے مراد ابو حاتم رازی ہیں، کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے: ابوالوداک میرے

نزدیک بشر بن حرب ابو ہارون عبدری اور شہر بن حوشب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۳۶ - جعفر بن حریر کوفی:

اس نے مسعر اور سفیان ثوری سے جبکہ اس سے عباس بن ابوطالب، حسن بن علی بن بزلیح، احمد بن محمد بن یحییٰ جعفی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یہ بات جان لیں کہ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں اس کا ذکر جعفر بن جریر کے نام سے کیا ہے، یعنی جیم کے ساتھ کیا ہے اور انہوں نے ازدی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس راوی کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ تو امام ذہبی کے سامنے یا ازدی کے سامنے اس کی تصحیف ہوگئی، درست یہ ہے کہ اس راوی کے باپ کا نام حریر ہے۔ امام دارقطنی اور امیر نے جزم کے ساتھ یہی بات بیان کی ہے۔

۲۳۷ - جعفر بن علی:

اس نے علی بن عابس ازرق سے جبکہ اس سے اسماعیل بن موسیٰ سدی نے روایت نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اس کے حوالے سے ”معجم کبیر“ میں ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یکون فی هذه الامة رجلا ن ضالان ضال من تبعهما.

”اس امت میں دو آدمی ہوں گے جو دونوں گمراہ ہوں گے جو ان دونوں کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہوگا“۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوموسیٰ! آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ ان دونوں میں سے ایک نہ ہوں، وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ان کا انتقال اُس وقت نہیں ہوا جب تک میں نے انہیں دیکھ لیا کہ وہ ان دونوں میں سے ایک ہیں۔ امام طبرانی نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: میرے نزدیک یہ روایت جھوٹی ہے، کیونکہ جعفر بن علی نامی راوی ایک مجہول بزرگ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا استاد علی بن عابس بھی کوئی چیز نہیں ہے، یہ بات یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن معین نے بیان کی ہے۔

۲۳۸ - جعفر بن عنبسہ بن عمرو کوفی:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يزل يجهر

ببسم الله الرحمن الرحيم في السورتين حتى قبض.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے آغاز میں مسلسل بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے رہے، یہاں تک کہ

آپ کا وصال ہو گیا“۔

ابن قتان نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کی علت یہ ہے کہ عمر بن حفص مکی نامی راوی کی حالت مجہول ہے، بلکہ اس سے

واقف نہیں ہوں کہ اس کا ذکر کسی بھی ایسی جگہ پر ہوا ہے جہاں اس کا یا اس جیسے لوگوں کا ذکر ہونے کی اُمید ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے والے جعفر بن عمنہ کا بھی یہی حال ہے۔

امام بیہقی نے اس کے حوالے سے ”دلائل النبوة“ میں ایک روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند مجہول ہے انہوں نے اس کی سند میں اس راوی کی کنیت ابو محمد بیان کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں جن میں ابو عباس اصم، عبداللہ بن محمد بن حسن بن اسید اصیبانی جو امام طبرانی کے استاد ہیں، عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزار جو امام دارقطنی کے استاد ہے شامل ہیں۔

۲۴۹ - جعفر بن محمد بن عون:

امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: ”اور اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ تھا“۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: جعفر بن محمد اور محمد بن صالح نامی دونوں راوی مجہول ہیں۔

۲۵۰ - جعفر بن محمد شیرازی:

اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۵۱ - جمیل بن جریر:

اس کے حوالے سے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے:

امر رسول اللہ بشارب الخمر قال اجلدوه ثمانین۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کرنے والے شخص کے بارے میں یہ حکم دیا، آپ نے فرمایا: تم اسے اسی کوڑے لگاؤ“۔

یہ روایت اسحاق بن ابواسرائیل نے ہشام بن یوسف کے حوالے سے عبدالرحمن بن صخر بن جویریہ کے حوالے سے جمیل بن جریر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت موضوع ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس کی سند تاریکیوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبدالرحمن بن صخر نامی راوی کون ہے۔ یہ پتا چل سکا کہ جمیل بن جریر کون ہے اور نہ ہی یہ پتا ہے کہ عبداللہ بن یزید کون ہے اور نہ ہی یہ پتا ہے کہ اسحاق بن ابواسرائیل کی روایت نقل کرنے کی ہے۔

۲۵۲ - جمیل بن حماد طائی:

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا: جمیل بن حماد نے عصمہ بن زائل کے حوالے سے اُن کے حوالے سے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: یہ ایک

دیہاتی سند ہے، ثانوی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جاسکتا ہے۔

۲۵۳ - جواب بن بکیر:

اس نے کعب احبار سے جبکہ اس سے جویریہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ”الخال“ کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۵۴ - جواب بن عثمان اسدی:

اسماعیل بن سالم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ”الخال“ نے اس کے مصنف نے اس راوی کا بھی ذکر کیا ہے۔

حرف الحاء مہملہ

۲۵۵ - حارث بن عبداللہ المدینی:

یہ بنو سلیم کا غلام ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر عن يمينه وعمر عن يساره فقال هكذا نبعت
يوم القيامة.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں طرف تھے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں طرف تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح
اٹھایا جائے گا۔“

یہ روایت اس راوی سے ابو جعفر محمد بن صالح بن بکر کیلانی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی
ہے: یہ روایت مستند نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے: حارث نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

۲۵۶ - حارث بن غصین:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم.

”میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔“
یہ روایت اس راوی سے سلام بن سلیم نے نقل کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کتاب ”العلم“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے ذریعے
حجت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ حارث بن غصین نامی راوی مجہول ہے۔

۲۵۷ - حارث:

یہ زہد بن حارث کا والد ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے زہد بن
روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ دونوں (باپ بیٹا) مجہول ہیں۔

۲۵۸ - حازم:

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نشر عرس کے بارے میں روایت

نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ”کیا وجہ ہے کہ تم لوٹ مار نہیں کرتے“۔ یہ روایت اس راوی نے عاصمہ بن سلیمان خزاز نے نقل کی ہے اور یہ حدیث امام طبرانی کی ”المعجم الاوسط“ میں منقول ہے۔ ابن جوزی نے ”الموضوعات“ میں اس روایت کو معطل قرار دیا ہے کیونکہ اس کی سند میں حازم اور لمازہ نامی راوی دونوں مجہول ہیں۔

۲۵۹ - حبان بن جزمی معاً:

ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول الحال ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا نام حاء کے ساتھ ہے اور اس پر زیر پڑھی جائے گی، اس کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، ایک قول کے مطابق اس میں جیم پر زبر اور زاء پر زیر آئے گی، جبکہ ایک قول کے مطابق جیم پر پیش اور زاء پر زیر آئے گی۔

۲۶۰ - حسیب بن مسلم:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شطرنج کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ ابن جریج نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۲۶۱ - حسیب بن سلمہ:

یہ ابو اہل شقیق بن سلمہ کا بھائی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے، وہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ اس مرسل روایت کو نقل کرنے والا شخص ہے جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۲۶۲ - حسیب بن مخنف بن سلیم:

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اپنے باپ کی طرح یہ بھی مجہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کو والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۲۶۳ - حجاج بن شداد صنعانی مرادی (د):

اس نے ابوصالح سعید بن عبد الرحمن سے جبکہ اس سے ابن لہیعہ اور یحییٰ بن ازہر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: حیو یہ بن شریح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۲۶۴ - حجاج عاتقی:

ابراہیم بن نصر نے اس کے حوالے سے ابو حمزہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابراہیم بن نصر کے حالات میں اس کا ذکر ہوا ہے۔

۲۶۵ - حجر بن عنیس حضرمی (د):

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام ابوالعنیس ہے، یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔ اور امام بخاری اور امام ابوزرعہ نے

اسے ہی درست قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ان دونوں کے قول کو کیسے درست قرار دے دیا گیا ہے جبکہ یہ حجر بن عیینس، ابو عینس، ہوگا، اللہ جانتا ہے کہ ان دونوں حضرات سے میری مراد ہے، امام بخاری اور امام ابو زرعہ نے یہ بات جان لی ہوگی کہ اس کی دوسری کنیت بھی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: بعض حضرات نے اس کی کنیت ابوالسکن بیان کی ہے۔ اس نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے سلمہ بن کہیل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی، کیونکہ مستور وہ شخص ہوتا ہے جس کے حوالے سے ایک سے زیادہ ایسے راویوں نے روایات نقل کی ہوں جس کی حدیث کو قبول کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہو، اور یہ اختلاف اُس وجہ سے مسترد ہو جاتا ہے کہ اسلام کے بعد عادل ہونا اصل مقصود ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین اور ابو حاتم بن حبان اور ابو بکر خطیب نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو بلند آواز میں آمین کہنے کے بارے میں ہے۔ امام دارقطنی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب ابن قطان نے امام دارقطنی کی اس حدیث کو صحیح قرار دینے کو نقل کیا تو یہ کہا کہ یوں لگتا ہے جیسے وہ اس بات سے واقف ہیں کہ حجر نامی راوی ثقہ ہے۔

۲۶۶ - حدیث بن ابوعمر ومصری:

اس نے مستورد بن شداد سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے، یہ بات ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن ابوحاتم نے ”الجرح والتعلیل“ میں اس کا ذکر کیا ہے جبکہ ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں حضرات اس راوی کی روایت کے حوالے سے واقف نہیں ہیں، جو اس راوی نے مستورد سے نقل کی ہے، البتہ ابن حبان نے یہ کہا ہے کہ اس کا نام حدیث بن عمرو ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے: حارث بن یزید نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جو حدیث ذکر ہوئی ہے اُسے امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے، جس میں حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لكل امة اجل امة وان اجل محمد مائة سنة فاذا جاءت البائة اتاها ما وعدھا الله قال ابن لهيعة
يعنى كثرة الفتن.

”ہر اُمت کی ایک انتہائی حد ہوتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی انتہائی حد ایک سو سال ہے، جب ایک سو سال ہو جائیں گے تو اس اُمت کے پاس وہ چیز آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے۔“
ابن لہیعہ کہتے ہیں: اس سے مراد فتنوں کا زیادہ ہونا ہے۔

۲۶۷ - حدیث:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ ابن حزم نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے نماز خوف میں دو مرتبہ رکوع کرنے اور چار سجدے کرنے سے متعلق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ جمانی کی نقل کردہ حدیث ہے اور شریک اور حدیث کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں وہ ضعیف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: حدیث نامی راوی مجہول ہے۔ (امام ذہبی

فرماتے ہیں: یہ حدیث بن معاویہ ہے جو زہیر بن معاویہ کا بھائی ہے۔ جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ابن حزم نے حدیث نامی اس راوی کو مجہول قرار دیا ہے اور اُن کے نزدیک یہ حدیث بن معاویہ کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۲۶۸ - حدید بن حکیم ازدی:

امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: حدید بن حکیم اور اُس کا بھائی مرزام شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے اور یہ اُن افراد میں سے ہیں جنہوں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولانے اس کی مانند بیان کیا ہے۔

۲۶۹ - حریز بن ابوحریز بن عبد اللہ بن حسین ازدی کوفی:

یہ بختان کے قاضی کا بیٹا ہے۔ اس نے زرارہ بن اعین اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن رباط عبد اللہ بن عبد الرحمن اصم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک شیخ ہے۔ ابن ماکولانے بھی اسی طرح بیان کیا ہے کہ حریز شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۲۷۰ - حریز.....:

۲۷۱ - حزام طائی:

امام بیہقی نے ”المدخل“ میں مرسل حدیث کے ضعیف ہونے کے باوجود اُس سے استدلال کرنے سے متعلق باب میں یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے ابراہیم بن یزید نخعی کا ذکر کیا کہ اُس نے مجہول لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اور اُن لوگوں سے اس کی طرح کے افراد نے نقل نہیں کی ہیں جیسے ہنی بن کوثرہ۔

۲۷۲ - حسن بن احمد ہمدانی:

اس نے عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ سیدہ فاطمہ حضرت علیؑ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے ”الموضوعات“ میں یہ بات بیان کی ہے: شاید یہ ابن شاذان کی ایجاد ہے یا اُس کے ساتھی حسن بن احمد ہمدانی کی ایجاد ہے۔ ابن جوزی کے قول کو ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے عبد اللہ بن محمد بن جعفر کے حالات میں نقل کیا ہے۔

۲۷۳ - حسن بن بشار ابوعلی بغدادی:

اس نے حران میں سکونت اختیار کی تھی۔ حافظ ابو عمرو بہ حسین بن محمد حرانی اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں: ہم نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کا معاملہ ہمارے سامنے اختلاط کا شکار ہو گیا اور اس کی تحریرات میں منکر احادیث ظاہر ہوئیں تو ہمارے ساتھیوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا وہ یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 250 ہجری کے بعد ہوا تھا۔

۲۷۴ - حسن بن سعد ابوعلی معتزلی:

اس نے دبری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوالقاسم بن طحان نے ”تاریخ مصر“ پر اپنی ذیل میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔

۲۷۵ - حسن بن سلیمان:

اس کا لقب قطبیہ ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابن عبدالبر کی کتاب ”التمہید“ میں اس کے حوالے سے عثمان بن محمد بن ربیعہ بن ابو عبد الرحمن کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث منقول ہے جو بتیراء کی ممانعت کے بارے میں ہے اور اس سے مراد ایک رکعت وتر ادا کرنا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حدیث ایک شاذ حدیث ہے اور اس کے اُن راویوں کی بنیاد پر یہ بلند نہیں ہوتی، جن کی عدالت معروف ہی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے کہ دروردی سے نیچے کے راوی ایسے نہیں ہیں، جن سے چشم پوشی کی جاسکے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس طرح کے راویوں کو مجہول قرار نہیں دیا جاسکتا، یہ حسن بن سلیمان بن سلام فزاری ہے جس کی کنیت ابوعلی ہے اور اس کا شمار حافظان حدیث میں ہوتا ہے۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ثقہ اور حافظ تھا، اس کا انتقال ہفتے کے دن 27 جمادی الثانی کو 261 ہجری میں ہوا۔

۲۷۶ - حسن بن عبد اللہ عنری کوفی (خ م د س ق):

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سلمہ بن کہیل اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا۔ امام احمد بن حنبل نے بھی یہی کہا ہے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے سماع نہیں کیا۔ امام ابو زرہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۲۷۷ - حسن بن عبد الرحمن کاتب:

اس نے امام شعیبی سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: وکیع نے اسی طرح بیان کیا ہے، میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۲۷۸ - حسن بن عبید اللہ بن عروہ ابو عروہ نخعی کوفی (م):

اس نے ابو وائل اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے شعبہ ثوری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قوی نہیں ہے اور اسے اعمش پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یحییٰ بن معین، ابوحاتم، امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: اس کا انتقال 139 ہجری میں ہوا۔

۲۷۹ - حسن بن علی بن فرات ابوعلی کرمانی:

اس نے یزید بن ہارون سے جبکہ اس سے احمد بن حسن نقاش نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو نعیم نے ”تاریخ اصہبان“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ 280 ہجری کے آس پاس اصہبان آیا تھا اس کی نقل کردہ حدیث میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔

۲۸۰ - حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید حلبی:

ابوالقاسم بن طحان نے ابن یونس کی ”تاریخ الغرباء“ کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس سے کچھ احادیث کا سماع کیا ہے جو مستند نہیں ہیں۔

۲۸۱ - حسن بن علی بن محمد ہذلی خلال حلوانی:

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی اس کی کنیت ابوعلی اور ایک قول کے مطابق ابو محمد ہے۔ اس نے عبدالصمد بن عبدالوارث امام عبد الرزاق اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی کے علاوہ صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اُن کے صاحبزادے عبداللہ نے اُن سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس کے بارے میں اس چیز سے واقف نہیں ہوں کہ اس نے علم حدیث کو باقاعدہ حاصل کیا اور نہ ہی میں نے اسے باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں: امام احمد کے صاحبزادے کہتے ہیں: میرے والد نے اس کی تعریف نہیں کی۔ پھر انہوں نے کہا: اس کے بارے میں مجھے کچھ ایسی اطلاعات پہنچی ہیں جن کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں اور میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے کمتر سمجھتا ہوں۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: ثغر کے رہنے والے لوگ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: یہ اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا۔ یعقوب بن شبیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ تھا مثبت تھا اور متقن تھا۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ تھا اس کا انتقال 242 ہجری میں مکہ میں ہوا۔

۲۸۲ - حسن بن عمران:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جہر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں ابراہیم بن محمد کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: نہ تو اس کی شناخت ہو سکی ہے اور نہ ہی اس سے روایت نقل کرنے والے شخص کی شناخت ہو سکی ہے۔

۲۸۳ - حسن بن عمران شامی عسقلانی (د):

اس کے حوالے سے امام ابو داؤد نے عبدالرحمن بن ابزئی کے صاحبزادے کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان لا يتم التكبير.
 ”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تکبیر مکمل نہیں کی تھی۔“

یہ روایت اس راوی سے شعبہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد طیالسی اور امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔ محمد بن جریر طبری نے بھی اسے مسترد کیا ہے، انہوں نے حسن بن عمران کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابوحاتم نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ایک بزرگ ہے۔

۲۸۴ - حسن بن کثیر:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موقوف روایت نقل کی ہے:

اذا رايتهم معاوية على منبري فاقبلوه فانه امين مامون.

”جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اُسے قبول کر لو کیونکہ وہ امین اور مامون ہے۔“

یہ روایت خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کو صرف اسی حوالے سے نوٹ کیا ہے اور اس کی سند کے تمام رجال جو محمد بن اسحاق اور ابو زبیر کے درمیان میں ہیں وہ سب مجہول ہیں۔ ”میزان الاعتدال“ میں یہ بات منقول ہے کہ حسن بن کثیر نامی راوی اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے، غالب گمان یہی ہے کہ ایسا ہی ہے۔

۲۸۵ - حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب:

یہ محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں، جبکہ ان سے عمرو بن دینار زہری اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ مصعب زبیری کہتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ارجاء کے عقیدے کے بارے میں کلام کیا ہے۔ مغیرہ بن مقسم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں ابوبصیر یحییٰ بن قاسم کا یہ بیان روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: حسن بن محمد مرحوم فرقتے کے لوگوں کی سی رائے رکھتے تھے۔

حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب کے حوالے سے زاذان اور میسرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ دونوں حسن بن محمد کے پاس گئے اور اُن کو اُس تحریر کے حوالے سے ملامت کی جو انہوں نے ارجاء کے عقیدے کے بارے میں مرتب کی تھی تو انہوں نے کہا: میری یہ خواہش ہے کہ میں مرچکا ہوتا اور میں نے اسے تحریر نہ کیا ہوتا۔ تو یہ شخص ثقہ شمار ہوگا۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اختلاف کے سب سے بڑے عالم تھے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: حدیث کو نقل کرنے میں یہ مستند ہیں اور صحاح ستہ کے مؤلفین نے ان سے استدلال کیا ہے اور اب اس بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ ان کی نسبت ارجاء کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ یہ بات منقول نہیں ہے کہ یہ اس عقیدے کی طرف دعوت دیتے تھے بلکہ ان کے بارے میں تو یہ روایت منقول ہے کہ یہ اُس کی مذمت کرتے تھے جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۸۶ - حسن بن محمد بن حسن سکونی کوفی:

اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ امام دارقطنی اور محمد بن حسین ازدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب القدریة والرافضة.

”میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے، قدریہ فرقے کے لوگ اور رافضہ فرقے کے لوگ۔“

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف

ہیں۔

۲۸۷ - حسن بن محمد کرخی:

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے ابراہیم بن میسرہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تورع عن الکذب ملک لسانہ وقل کلامہ.

”جو شخص جھوٹ سے بچتا ہے، وہ اپنی زبان کا مالک ہو جاتا ہے اور اس کا کلام کم ہو جاتا ہے۔“

اس سے ابو جعفر نجیری نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ماکولانے ”الاکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی مجہول ہونے کی مانند

ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے۔

۲۸۸ - حسن بن مسکین نحاس:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقر فی الوتر سبح اسم ربک الاعلیٰ وقل یا ایہذا الکافرون

وقل هو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت

کرتے تھے۔“

یہ روایت اس سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر اور اسحاق بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات

بیان کی ہے: یہ روایت ثابت نہیں ہے اور حسن بن مسکین نامی راوی ضعیف ہے۔

۲۸۹ - حسن بن منصور:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الصائم فی عبادۃ ما لم یغتیب.

”روزہ دار اس وقت تک عبادت کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ غیبت نہیں کرتا۔“

یہ روایت ابن عدی نے قاسم بن زکریا کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ عبدالرحیم بن ہارون غسانی

نامی راوی ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: حسن بن منصور نامی راوی کی حالت معروف نہیں ہے۔

۲۹۰ - حسن بن ہمام:

اس نے سعید بن زرع خزاف سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں، انہوں نے یہ بات سعید بن زرع کے ترجمہ میں نقل کی ہے۔

۲۹۱ - حسن بن یوسف بن ملیح بن صالح طرائفی مصری:

اس نے محمد بن عبدالحکم، بحر بن نصر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 320 ہجری کے بعد ہوا تھا، یہ بات امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کی ہے۔ اس راوی کا ذکر ان لوگوں کے ضمن میں کیا ہے جن کے دادا کا نام ملیح، یعنی میم پر پیش اور لام پر زبر کے ساتھ ہے۔ ابن ماکولانے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے ایک منکر حدیث بھی نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

اتقوا اللنار ولو بشق تمرہ.

”آگ سے بچنے کی کوشش کرو، خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں عمر بن احمد بن عثمان مروزی کے حوالے سے حسن نامی اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس روایت کے حوالے سے الزام اسی راوی پر ہے یا تو اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے یا وہم کی بنیاد پر ایسا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے علاوہ بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں اور حسن بن یوسف کے حوالے سے ابو عبد اللہ بن مندہ نے بھی روایات نقل کی ہیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ راوی حسن بن یوسف بن یعقوب بن میمون حدادی ہوگا جو جامع عتیق کا امام تھا۔ کیونکہ اُس نے بحر بن نصر اور محمد بن عبد اللہ بن عبدالحکم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے ابن مندہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۲ - حسین بن احمد بلخی:

اس نے فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے محمد بن عمرو اور ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انین المریض تسبیح الحدیث۔ ”بیمار کی آہ وزاری بھی تسبیح شمار ہوتی ہے“ الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے ابو شعیب صالح بن زیاد سوسی نے روایت کی ہے۔ ابو بکر خطیب نے ”تاریخ بغداد“ میں یہ کہا ہے: ابو شعیب اور اُس کے اوپر کے تمام راوی ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف ہیں، صرف بلخی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ مجہول ہے۔ انہوں نے یہ بات محمد بن حسن بن حسین بن عثمان بن زیاد بن صہ کے حالات میں نقل کی ہے۔

۲۹۳ - حسین بن سعید بن مہند ابو علی شیرازی:

اس نے میانجی ابن خالویہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے عبد العزیز کتانی نے حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ

کہتے ہیں: اس پر شیعہ ہونے کا الزام ہے اور میں نے نیکی، عبادت گزار اور پرہیزگاری میں اس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، اس کا انتقال ستائیس رمضان المبارک میں 415 ہجری میں ہوا۔

۲۹۴ - حسین بن نصر مودب:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

. اجعلوا اثمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین اللہ عز وجل۔

”اپنے بہترین لوگوں کو اپنا امام بناؤ، کیونکہ وہ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ترجمان ہوتے ہیں۔“

اس میں خرابی سلیمان بن سلیم نامی راوی اور عمرو بن فائد نامی راوی ہے، کیونکہ یہ دونوں انتہائی ضعیف ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حسین بن نصر کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۹۵ - حسین بن یزید:

اس نے جعفر بن محمد (یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک روایت منقول ہے اس کا ذکر حسن بن حکم کے حالات کے تحت ہو چکا ہے۔

۲۹۶ - حشر بن عائد بن عمرو مزنی:

اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس سے اس کے بیٹے عبداللہ بن حشر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۹۷ - حصین بن قبیصہ فزاری (دس ق):

اس نے حضرت علی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے رکیبن بن ربیع اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الشفات“ میں کیا ہے اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۸ - حصین بن قیس بن عاصم:

اس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اسلمت فأمرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اغتسل بماء وسدر۔

”میں نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل

کروں۔“

یہ روایت اس راوی سے عبداللہ بن خلیفہ بن حصین نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے، بلکہ اس کی ذات کے اعتبار سے اس کا ذکر ہی نہیں ہوا، کیونکہ اس کا ذکر امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں ہے، البتہ کسی اور کے حالات میں ضمنی طور پر ہوا ہو تو کہہ نہیں سکتے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور جو حدیث ذکر ہوئی ہے اُسے ابوعلی بن سکن نے اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ حدیث امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی نے خلیفہ بن حصین کے حوالے سے اُس کے دادا قیس بن عاصم کے حوالے سے نقل کی ہے، جس کی سند میں حصین بن قیس نامی اس راوی کا ذکر نہیں ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۹۹ - حفص بن ابوداؤد:

اس نے محمد بن ابویعلیٰ سے جبکہ اس سے ابوالریح زہرانی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ امام دارقطنی نے سنن دارقطنی کی کتاب الحج میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی ضعیف ہے۔
۳۰۰ - حفص بن سلیمان غاضری:

بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس نے محمد بن عبدالرحمن بن ابویعلیٰ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابوالریح زہرانی نے روایات نقل کی ہیں۔
۳۰۱ - حفص آبری کوفی:

اس نے اسماعیل بن سمیع کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

العلیاء - امناء الرسل علی عباد اللہ ما لم یخالطوا السلطان الحدیث.

”اللہ کے بندوں کے لئے علماء رسولوں کے امین ہوتے ہیں، جب تک وہ حاکم وقت کے ساتھ میل جول اختیار نہ کریں“ الحدیث۔

عقلی کہتے ہیں: حفص کوفی کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ ہم نے یہ روایت حاکم اور ابونعیم کے حوالے سے نقل کی ہے اور ان دونوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ابو حفص عبدی سے منقول ہے۔ اس روایت کو ابن جوزی نے ”الموضوعات“ میں نقل کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ روایت عمر بن حفص عبدی کے حوالے سے اسماعیل بن سمیع سے منقول ہے اور عمر بن حفص عبدی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے۔

۳۰۲ - حماد بن حسن:

اس نے امام ابوداؤد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عدی کے استاد محمد بن جعفر بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔

۳۰۳ - حماد ثنونی:

خطیب بغدادی نے ”تاریخ بغداد“ میں عمر بن محمد خطیب عکبری کے حالات میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تجاوز الله عن امتي ما حدثت به انفسها ما لم تعجل به او تتكلم به.

اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ ذہن میں سوچتے ہیں جب تک وہ اُس پر عمل نہیں کرتے یا اُس کے بارے میں کلام نہیں کرتے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: امام دارقطنی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: ہشام کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہونے کے و طور پر یہ روایت جھوٹی ہے اور حماد تنوخی نامی راوی مجہول ہے اور اس روایت کا سارا وزن خطیب عکبری نامی اس راوی پر ہے کیونکہ یہ حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے مشہور ہے۔

۳۰۴ - حمد بن حمد:

علی بن رباط نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے امام دارقطنی نے یہ بات ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کی ہے۔

۳۰۵ - حمزہ بن ابواسید ساعدی:

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت معروف نہیں ہے اگرچہ محمد بن عمرو اور عبدالرحمن بن غسیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۶ - حمویہ بن حسین بن معاذ قصر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من زرع على الارض ولا ثمار على الشجر الا عليها مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم هذا رزق فلان بن فلان.

”زمین میں جو کچھ بھی بویا جاتا ہے اور درخت پر جو بھی پھل لگتا ہے اُس پر یہ لکھا ہوا ہوتا ہے: اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! یہ فلاں بن فلاں کا رزق ہے۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اس کے پوتے قاسم بن غانم بن حمویہ نے نقل کی ہے۔ محمد بن نعیم ضعی کہتے ہیں: حمویہ اسے احمد بن خلیل نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ مقبول نہیں ہے کیونکہ احمد بن خلیل نامی راوی ثقہ اور مامون ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ روایت ابوعلی محمد بن علی بن عمر نے احمد بن خلیل کے حوالے سے نقل کی ہے اور ابوعلی محمد بن علی مذکر نامی راوی کذاب ہے اور حدیث چوری کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔ اس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ اُس نے یہ روایت حمویہ سے چوری کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ خطیب نے یہ بات احمد بن خلیل کے حالات میں ذکر کی ہے۔

۳۰۷ - حمویہ سمرقندی ابو حفص:

اس نے احمد بن طاہر سمرقندی کے حوالے سے عمرو بن احمد عمری سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑیا تو احمد بن طاہر

ہے یا اُس سے روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔ یہ بات ادریسی نے ذکر کی ہے ورامام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں احمد بن طاہر کے حالات میں بیان کی ہے۔

۳۰۸ - حمید بن ابوالجون اسکندرائی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم محمرا وجهه يجر رداءه فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال يا ايها الناس ان الله زادكم صلاة الي صلواتكم وهي الوتر.
”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آپ چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے آپ منبر پر چڑھے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے علی بن سعید رازی نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: حمید بن ابوالجون نامی راوی ضعیف ہے۔ امام دارقطنی نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

اوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم واوتر المسلمون.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے اور مسلمانوں نے بھی وتر ادا کیے۔“

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ ابن یونس نے اس کا ذکر ”تاریخ مصر“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس نے وہب بن مالک کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۰۹ - حمید بن حکیم:

اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۳۱۰ - حمید بن حجیر:

امام بخاری کہتے ہیں: اس کے بارے میں زائدہ نے تصحیف کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کا نام جعید بن حجیر ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔

۳۱۱ - حنان بن سدر بن حکیم بن صہیب صیرفی کوفی:

امام دارقطنی نے ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے انہوں نے یہ بات ”المؤتلف والمختلف“ میں بھی بیان کی ہے۔ اسی طرح ابو نصر بن ماکولانے ”الاکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ عمر و بن قیس ملائی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عباد بن یعقوب، محمد بن ثواب ہنائی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ احادیث میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساجزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے

ارشاد فرمایا ہے:

من شرب شربة فلذ منها لم تقبل منه صلاة اربعين ليلة وكان حقا على الله ان يسقيه من طينة الخبال.

”جو شخص کوئی ایسا مشروب پئے جس کی وجہ سے اُسے نشہ ہو جائے تو چالیس دن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُسے طینۃ الخبال (جہنمی کی پیپ) پلائے۔“

۳۱۲ - حنان بن ابو معاویہ قمی:

یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے، ابن فضال نے اس کا ذکر کیا ہے، یہ بات امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں اس کے علاوہ ابن ماکولانے بھی بیان کی ہے۔

۳۱۳ - حیان:

اس نے قمی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الصمد بن عبد الوراث نے روایات نقل کی ہیں۔ میں اس سے واقف نہیں

ہوں۔

﴿ حرف الخاء معجمہ ﴾

۳۱۴ - خارجہ بن اسحاق سلمیٰ:

یہ اہل مدینہ میں سے ہے۔ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالنصن ثابت بن قیس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو بزار نے بھی نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس میں علت یہ ہے کہ خارجہ سلمیٰ نامی راوی کی حالت مجہول ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۱۵ - خالد بن اسماعیل مخزومی:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے احمد بن یعقوب نے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ دونوں مجہول ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ خالد بن اسماعیل کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔ خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۱۶ - خالد بن الیاس مدنی:

اس نے یحییٰ بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں خالد بن الیاس کے ذکر کے بعد کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے جبکہ ”میزان الاعتدال“ نے انہوں نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے اور ان دونوں کے لئے ایک ہی جگہ پر حالات نقل کیے ہیں اور یہی درست ہے۔

۳۱۷ - خالد بن حرمہ عبدی:

اس نے ابونضرہ کی اہلیہ زینب سے جبکہ اس خاتون کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن سعید بن ولید خزاعی، نصر بن علی اور معقل بن اسد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۱۸ - خالد بن زید جہنی (دس):

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے تیر اندازی کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی حدیث کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۳۱۹ - خالد بن سعید بن ابومریم:

یہ ابن جدعان کا غلام ہے اور اس کا اسم منسوب تیمی مدنی ہے۔ اس نے سعید بن عبدالرحمن بن رقیش اور نعیم ماجر سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبداللہ اس کے علاوہ عطا بن خالد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: خالد بن سعید اور اس کا بیٹا دونوں مجہول ہیں۔ حافظ جمال الدین مزنی نے ”تہذیب الکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن میں نے اس کا ذکر ابن حبان کی کتاب ”الثقات“ میں نہیں دیکھا، انہوں نے اُس خالد بن سعید کا ذکر کیا ہے جس نے مطلب بن حطب سے روایات نقل کی ہیں، اس راوی سے محمد بن معن غفاری نے روایات نقل کی ہیں اور شیخ جمال الدین نے یہ گمان کیا کہ وہ راوی یہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے ”تہذیب“ میں ابن سعید بن ابومریم کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ محمد بن معن نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے، تو وہ شخص جس کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں ہوا ہے، اُس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ امام بخاری اور ابن ابوحاتم نے دونوں کے درمیان فرق کیا ہے اور میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہو۔

۳۲۰ - خالد بن سعید کوفی:

امام ذہبی نے ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ابن عدی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے، یہ خالد بن سعد ہے، جس کے حوالے سے ’خ‘، ’س‘، ’ق‘ نے اس کے آقا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۱ - خالد بن عامر بن عیاش:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من كنت مولاة فعلى مولاة.

”میں جس کا مولا ہوں، علی بھی اُس کا مولا ہے۔“

خالد نامی اس راوی کی اس حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: درست یہ ہے کہ یہ سعید بن وہب کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۲۲ - خالد بن عبدالملک باہلی:

اس نے حجاج بن ارطاة سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۲۳ - خالد بن عطاء بصری:

اس نے عبدالرحمن بن اسحاق بن ابی شیبہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے زکریا بن یحییٰ رازی نے روایات نقل کی ہیں جو ابراہیم بن موسیٰ کا پڑوسی تھا۔ امام ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ معروف نہیں ہے۔

۳۲۴ - خالد بن محمد مخفی کوفی:

اس نے لیث بن ابوسلیم سے جبکہ اس سے ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۲۵ - خالد بن یزید جمحی:

اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۲۶ - خالد بن سلمہ ابوسلمہ جہنی کوفی:

اس نے منصور بن معتمر، عمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عباد بن ثابت، ابو بدر اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث سنن دارقطنی میں ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: یہ وہ نہیں ہے جس کے حوالے سے زکریا بن ابوزاندہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: وہ شخص جس کے حوالے سے زکریا نے روایات نقل کی ہیں وہ خالد بن سلمہ بن عاص بن ہشام مخزومی ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔

۳۲۷ - خالد بن شمیر سدوسی بصری (خ د س ق):

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف اسود بن شیبان نے روایت نقل کی ہے، یہ بات ”مختصر التہذیب“ کے مصنف نے بیان کی ہے۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۲۸ - خالد:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ دونوں (باپ، بیٹا) مجہول ہیں، یعنی خالد اور اس کا بیٹا۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: خالد ایک بزرگ ہے جو مرسل روایات نقل کرتا ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے محمد بن خالد نے روایات نقل کی ہیں، میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوں، اُن کا کلام یہاں پر ختم ہوا۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے میم کے باب میں محمد بن خالد کی اُس کے والد کے حوالے سے اُس کے دادا ابو خالد سلمی سے نقل کردہ روایت کا ذکر کیا ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ لوگ کون ہیں، اُن کی بات بھی یہاں پر ختم ہوئی۔ انہوں نے خالد نامی راوی کا ذکر اُس سے متعلق باب میں نہیں کیا۔

۳۲۹ - خراش بن عبداللہ:

یہ راوی مستند نہیں ہے، یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔ ابو العباس نباتی نے ”الکامل“ پر اپنے لکھے گئے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور

اس کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہے:

إذا استلقي احدكم فلا يضع احدی رجلیه علی الاخری.

”جب کوئی شخص چت لیٹا ہوا ہو تو وہ اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے۔“

یہ روایت سلیمان تمیمی نے اس راوی کے حوالے سے ابو زبیر کے حوالے سے جابر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے؛ جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۰ - خشیش بن قاسم موصلی:

اس نے ابو ہریر سے جبکہ اس سے فضل بن جعفر بغدادی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۳۱ - خصاف بن عبدالرحمن جزری:

یہ خصیف کا بھائی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ بناتی نے اس کا ذکر ”اکامل“ پر لکھے گئے ذیل میں کیا ہے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ اور اس کا بھائی خصیف تو ام تھے۔ ابن ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس نے سعید بن جبیر سے جبکہ اس سے رے کے قاضی عنبہ بن سعید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے شہر کے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال ابو العباس کے دور حکومت میں ہوا تھا۔

۳۳۲ - خضر بن عمرو عری:

امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ابو العباس بن سعید نے اس کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے امام باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۳ - خضر بن مسلم ابو ہاشم نخعی:

امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کرتے ہیں: یہ بھی شیعہ کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۳۳۴ - خلف بن عبید اللہ صنعانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں صلوة الرغائب پڑھنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ ابو موسیٰ مدینی کہتے ہیں: مجھے علم نہیں تھا میں نے اس روایت کو نوٹ کیا ہے اور یہ صرف ابن جہضم کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔ حافظ عبدالوہاب

انماطی کہتے ہیں: اس کے رجال مجہول ہیں، میں نے ان کی تمام کتابوں میں تحقیق کی لیکن یہ مجھے نہیں ملے۔

۳۳۵ - خلف بن عمرو:

اس نے کلیب بن وائل سے جبکہ اس سے ابوسعید اشج سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے، انہوں نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں نہیں کیا۔

۳۳۶ - خلید بن مسلم:

اس نے حماد بن زید سے ایک مجہول روایت نقل کی ہے۔ مصنف نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں اسی طرح کیا ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ خلیل بن مسلم ہے کیونکہ اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں اور اس راوی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔

۳۳۷ - خلیفہ ابو ہبیرہ:

ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۳۸ - خلیل بن ہند سمعانی:

اس نے ابو الولید طیالسی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے عمران بن موسیٰ سختیانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان ”الثقات“ میں بیان کرتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور دوسرے کے برخلاف بھی نقل کرتا ہے۔

۳۳۹ - خیشمہ بن سلیمان اطرابلسی:

عبد العزیز کتانی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا، البتہ بعض لوگوں نے اس پر تشبیح کا الزام عائد کیا ہے اس کا انتقال 343 ہجری میں ہوا۔

۳۴۰ - خیر بن حجر عینی:

اس نے اپنے آقا راشد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ یہ بات امام ابو حاتم کے حوالے سے ان کے صاحبزادے نے کتاب ”الجرح والتعدیل“ میں راشد کے حالات میں نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے بھی اس سے تعرض کیا ہے اور اس کا ذکر راشد کے حالات میں کیا ہے۔

حرف دال

۳۳۱ - داہر بن نوح ابوہزلی:

اس نے یوسف بن یعقوب بن ماشون، محمد بن زبرقان اور عبداللہ بن عرادہ سے جبکہ اس سے عبدان اور محمد بن یحییٰ ازدی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی ”العلل“ میں فرماتے ہیں: یہ اہل اہواز کا شیخ تھا، یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت بھی نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث نقل کی ہے:

من اشتری شیئاً لم یرہ فہو بالخیار اذا رآہ.

”جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے جسے اُس نے نہ دیکھا ہو تو جب وہ اُسے دیکھ لے تو اُسے (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہو گا۔“

ابن قطن کہتے ہیں: داہر بن نوح نامی راوی کی شناخت نہیں ہو سکی، شاید خرابی اسی کی طرف سے ہے۔

۳۳۲ - داؤد بن اسماعیل:

یہ اہل شام میں سے ہے۔ اس نے امام اوزاعی سے جبکہ اس سے نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۳۳ - داؤد بن جبیر مدنی:

یہ سعید بن مسیب کا ماں کی طرف سے شریک بھائی ہے، ان دونوں کی والدہ کا نام نصیبہ تھا۔ اس نے سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے ابو عامر عقدی اور حماد بن زید نے روایت نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رازی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن نباتی نے ”الجالل“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: ساجی یہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ موصلی نے بھی اس کے حوالے سے یہی بات ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: میں داؤد بن جبیر نامی اُس راوی سے واقف نہیں ہوں جس نے رحمہ بن مصعب سے روایت نقل کی ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے اُس شخص کا ذکر کیا ہے جس نے رحمہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کا نام داؤد بن حنین نقل کیا ہے۔ میں نے ایک مستند نسخے میں یہ الفاظ اسی طرح دیکھے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے اور ”میزان

الاعتدال“ کا جو نسخہ انہوں نے خود تحریر کیا ہے اُس میں بھی اسی طرح ہے، تاہم انہوں نے رحمہ نامی راوی کے حالات میں اس کا نام ذکر کیا ہے جو درست ہے۔

۳۴۴ - داؤد بن حکم ابوسلیمان:

امام حاکم نے ”المستدرک“ میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سمع النداء فلم يأتہ فلا صلاة له الا من عذر۔

”جو شخص اذان سن کر (مسجد میں) نہ آئے تو اُس کی نماز نہیں ہوتی، البتہ اگر اُسے عذر ہو (تو حکم مختلف ہے)۔“

یہ روایت اس نے داؤد ابو غسان مالک بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔ ابوالحجاج مزنی کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن عبد الہادی نے ”التعلیق علی التحقیق“ میں اُن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

۳۴۵ - داؤد بن جبیرہ ابو جبیرہ:

اس نے داؤد بن حصین سے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے ”الخالل“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔ بستی نے ”الزیادات“ میں اس کا ذکر کیا ہے جو امام بخاری سے نقلی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا وہاں ذکر کرنا غلط ہے کیونکہ یہ زید بن جبیرہ ابو جبیرہ ہے جس کے حوالے سے متعدد احادیث منقول ہیں جو اس نے داؤد بن الحصین سے نقل کی ہیں اور اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔

۳۴۶ - داؤد بن حماد بن فرافصہ بلخی:

یہ نیشاپور میں ہوتا تھا۔ اس نے ابن عیینہ، کعب اور ابراہیم بن اشعث سے جبکہ اس سے امام ابو زرعد اور احمد بن سلمہ نیشاپوری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

۳۴۷ - داؤد بن حماد:

ابن عدی نے ”الکامل“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

استاذت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان ابنتی کنیفا فلم یاذن لی۔

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ میں ایک باڑہ تعمیر کروالیتی ہوں، تو آپ نے مجھے اجازت نہیں دی۔“

ابن قطان کہتے ہیں: داؤد بن حماد نامی یہ راوی اگر تو ابن فرافصہ بلخی نہیں ہے تو پھر یہ ذات اور حالت دونوں کے حوالے سے مجہول

ہے۔

۳۴۸ - داؤد بن خالد عطار (س):

اس سے یحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں۔ عثمان دارمی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۴۹ - داؤد بن زیاد:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جو مستند نہیں ہے یہ راوی مجہول ہے۔ نباتی نے ”الحافل“ میں ازدی سے حکایت نقل کرتے ہوئے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۳۵۰ - داؤد بن سلیمان بن مسلم ہنائی بصری صلیح:

یہ ثابت بنانی کی مسجد کا مؤذن تھا اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث منقول ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے:

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد.

”تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو خوشخبری دے دو“۔

ازدی کہتے ہیں: اس کی اپنے والد کے حوالے سے نقل کردہ حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ نباتی نے ”الحافل“ میں اسی طرح اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور پھر یہ کہا ہے: عقیلی نے داؤد نامی اس راوی کے بارے میں اچھی تعریف کی ہے جو اس کے والد سلیمان کے حالات میں نقل کی گئی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ابو زرہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ صدوق ہے۔

۳۵۱ - داؤد بن سلیمان قاری ابو سلیمان کریمی:

اس نے حماد بن سلمہ سے جبکہ اس سے ہارون بن سلیمان مستملی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں بیان کرتے ہیں: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔

۳۵۲ - داؤد بن عطاء مکی:

برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: داؤد بن عطاء اہل مکہ میں سے تھا اور متروک ہے۔

۳۵۳ - داؤد بن فضل حلبی:

نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

موصلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

إذا كثرت القدرية بالبصيرة حل بهم الخسف.

”جب بصرہ میں قدریوں کی کثرت ہو جائے گی تو وہاں زمین میں دھنسا حلال ہو جائے گا۔“

اس راوی سے عبید بن ہشام حلبی نے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴ - داؤد اودی:

اس نے حمید بن عبدالرحمن کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

ابو محمد بن حزم بیان کرتے ہیں: اگر تو داؤد نامی یہ راوی عبداللہ اودی کا چچا ہے تو پھر یہ ضعیف ہے اور اگر یہ اُس کے علاوہ کوئی اور ہے تو یہ مجہول ہے۔ ابن حزم کا کلام یہاں ختم ہوا۔ میں نے اس کے حالات یہاں اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ ابن حزم نے اس بات کا احتمال ظاہر کیا ہے کہ یہ عبداللہ کے چچا کے علاوہ کوئی اور ہو سکتا ہے اور اگر یہ اُس کے علاوہ کوئی اور ہو تو پھر یہ مجہول ہوگا۔ یہ اُس کے چچا کے علاوہ کوئی اور شخص ہے، لیکن یہ ثقہ ہے۔ اور یہ داؤد بن عبداللہ اودی ہے جس کے ساتھ صراحت کے ساتھ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں منقول ہے۔ ابن قطان نے ابن حزم کے اس قول کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس راوی کے بارے میں ابو محمد بن حزم نے غلطی کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: داؤد نامی یہ راوی داؤد بن عبداللہ اودی ہے جسے یحییٰ بن معین، امام نسائی اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حمیدی نے ابن حزم کی طرف عراق سے خط لکھا تھا، جس میں انہیں یہ اطلاع دی تھی کہ یہ حدیث مستند ہے اور ان کے سامنے یہ بات واضح کی تھی کہ اس شخص کا معاملہ واضح ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ ابن حزم اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا یا نہیں کیا۔ یہ بات بھی جان لیں کہ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں داؤد بن عبداللہ اودی کا ذکر کیا ہے اور اُس کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ عباس دوری نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے کہ اسے آزاد شمار کیا جائے گا کیونکہ یہ ابن یزید کے بارے میں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ میں نے ایسی کوئی اصل نہیں پائی جس میں داؤد بن عبداللہ کے بارے میں کلام کیا گیا ہو۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین سے جو بات نقل کی ہے وہ داؤد بن یزید کے بارے میں ہے۔ عباس نے اپنی تاریخ میں یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ داؤد اودی نامی وہ راوی جس کے حوالے سے حسن ابوصالح اور ابو عوانہ نے روایت نقل کی ہے وہ ثقہ ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: داؤد بن یزید اودی کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے یہ عبداللہ بن ادریس کا دادا ہے۔ یہ اُن کے الفاظ ہیں جو انہی حروف میں منقول ہے، تو اب مناسب یہ ہے کہ اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ سے ساقط کر دیا جائے، جہاں داؤد بن عبداللہ کا ذکر ہے، کیونکہ اس کے بارے میں کسی نے بھی جرح کے حوالے سے کلام نہیں کیا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۳۵۵ - داؤد:

اس کا اسم منسوب کوئی نہیں ہے البتہ اس کی کنیت ابو جحر کرمانی ہے۔

اس نے مسلم بن مسلم سے جبکہ اس سے ابو عبدالرحمن مقری اور عمرو بن مرزوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے جس کی

شناخت نہیں ہو سکی، یہ بات ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ نباتی نے ”الخالل“ میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ اُن کا کلام ہے جو نض کے ساتھ ہے۔ اُنہوں نے داؤد طفاوی کے بعد اس کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کو دو آدمی قرار دیا ہے۔ جبکہ امام نسائی نے کتاب ”الکنی“ میں امام مزنی نے ”الجبذیب الکمال“ میں اور امام ذہبی نے ”المختصر“ میں ان دونوں کو ایک ہی فرد قرار دیا ہے۔ جبکہ ”میزان الاعتدال“ میں اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ داؤد بن راشد ابو بحر طفاوی کرمانی ہے، جس کے حوالے سے سنن ابو داؤد میں حدیث منقول ہے اور اس کے علاوہ ”الیوم واللیلہ“ جو امام نسائی کی تصنیف ہے اُس میں حدیث منقول ہے۔ میں نے اس کے حالات اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ نباتی نے ان دونوں کو الگ الگ شخص قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابن ابو حاتم نے ان دونوں کو الگ الگ شخص قرار دیا ہے اور اُنہوں نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جرح یا تعدیل کے حوالے سے کوئی چیز ذکر نہیں کی۔ البتہ نباتی نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابو حاتم نے اسے مجہول قرار دیا ہے، تو یہ اُن کا وہم ہے۔ شاید اُن کی بینائی داؤد بن ابو بحر سے اُس راوی کے حالات کی طرف منتقل ہو گئی ہو، جس کا ذکر اس کے بعد ہوا ہے اور وہ داؤد صفا رہے، اُس کے بارے میں امام ابو حاتم نے یہ کہا ہے: اس کی حالت پتا نہیں چل سکی۔

۳۵۶ - دحیم بن محمد صیداوی:

اس نے ابو بکر بن عیاش سے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے ایک موضوع حدیث منقول ہے۔

۳۵۷ - دلہات بن اسماعیل بن عبد اللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید جہنی:

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے داؤد نے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے ”الخالل“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے اور ایک حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور وہ حدیث اس کے بیٹے داؤد نے اس سے نقل کی ہے یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔

۳۵۸ - دوید بن نافع (دس ق):

یہ بنو امیہ کا غلام ہے۔ اس نے ابو منصور زہری اور عبد اللہ بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں، جو زہری کے بھائی ہیں۔ اس سے لینٹ مسلمہ بن نافع، ضبارہ بن عبد اللہ بن ابوسلیک نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ نباتی نے ”الخالل“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ دوید بن نافع ہے جو سلمہ کا بھائی ہے، اس کی نقل کردہ مستند نہیں ہے، یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حارث عور کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

استشرفوا العین والاذن فاذا سلبتا فصم۔

” (قربانی کے جانور) کی آنکھوں اور کانوں کا اچھی طرح جائزہ لے لیا کرو، اگر یہ دونوں ٹھیک ہوں تو قربانی درست ہو گی۔“

نباتی کہتے ہیں: یہ سند قائم نہیں ہے۔

۳۵۹ - دینار حجام کو فی:

یہ جرم کا غلام ہے۔ اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یونس بن عبداللہ جرمی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کے علاوہ مزید کچھ نہیں کہا۔ نباتی نے ”الخالل“ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: دینار حجام نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو کچھ لگائے تھے یہ بات مستند طور پر منقول نہیں ہے۔

﴿ حرف ذال معجم ﴾

۳۶۰ - ذکوان ابوصالح:

یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے میمون ابو حمزہ قصاب نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے امام ترمذی نے ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یا افلح ترب وجھک.

”اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کر دو۔“

ابن قطن کہتے ہیں: یہ بات ابن جارود نے بیان کی ہے، انہوں نے ابوصالح ذکوان سمان کا ذکر کیا ہے، پھر اُس کے بعد ابوصالح مولیٰ ام سلمہ کا ذکر کیا ہے، جس کے حوالے سے ابو حمزہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطن کہتے ہیں: ابوصالح نامی یہ شخص حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور میرے علم کے مطابق اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے، ابن قطن کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے ابوصالح نامی اس راوی کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے، انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

حرف راء مہملہ

۳۶۱ - رافد شیخ:

اس نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ داؤد بن ابو ہند نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور میرے نزدیک یہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۶۲ - رافع بن حنین ابو مغیرہ:

یہ شیخ بن سیمان بن ابو مغیرہ بن حنین کا دادا ہے، یہ بات امام دارقطنی نے بیان کیا ہے جبکہ ایک قول کے مطابق فلیح کے دادا کا نام نافع بن حنین ہے۔ رافع نامی اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ عبداللہ بن عکرمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ میرے علم کے مطابق اس نے صرف ایک اسی حدیث کو نقل کیا ہے اور اس روایت کو فلیح نے عبداللہ بن عکرمہ کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے، اس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ اسی طرح امام ابن ابو حاتم نے عبداللہ بن عکرمہ کے علاوہ اور کسی راوی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ ابن حبان نے بھی اسی طرح کیا ہے انہوں نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، تاہم انہوں نے یہ کہا ہے: درست یہ ہے کہ رافع بن حصین ہے۔

۳۶۳ - رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابوالجعد الخجعی (دس):

اس نے اپنے والد اور حشر بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں۔ زید بن حباب، مسلم بن ابراہیم اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو محمد بن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی، اگرچہ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۶۴ - رباح بن بشیر ابو بشر:

اس نے یزید بن ابوسعید سے جبکہ اس سے ابن ابوفدیک نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۶۵ - رباح ابو سلیمان رهاوی:

اس نے عون عقیلی سے جبکہ اس سے عمرو بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۶۶ - رباح ابوسعید کلبی:

اس نے عبداللہ بن بدیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ بکر بن عمرو معافری نے

اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرعد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ فرمایا: میں اس سے واقف نہیں ہوں اور عبداللہ بن بدیل سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۳۶۷ - ربیع بن سلیمان بن داؤد ابو محمد:

یہ تبیضہ بن مہلب بن ابوسفیرہ ازدی کی آل کا غلام ہے اور یہ ربیع جزی ہے۔ جس نے حیزہ میں سکونت اختیار کی۔ اس نے امام شافعی، ابن وہب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابو جعفر طحاوی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابو عمر کندی بیان کرتے ہیں: ابن وہب سے سماع میں یہ متقن نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: شاید شیخ شمس الدین کے سامنے کندی کا کلام خلط ملط ہو گیا کیونکہ میں نے ”اعیان الموالی“ جو ابو عمر کندی کی کتاب ہے اُسے ایک مستند نے میں جسے حافظ زکی الدین منذری نے تقابلی طور پر مطالعہ کیا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس نے ابن وہب کو دیکھا ہے البتہ اس کا اُن سے سماع متفقہ طور پر ثابت نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ فقیہ تھا دیندار تھا اس کی پیدائش 180 ہجری کے بعد ہوئی اور اس کا انتقال 256 ہجری میں ہوا اسے حیزہ میں دفن کیا گیا۔ ابن یونس نے اس کی وفات اسی طرح ذکر کی ہے اور اس میں مزید یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی وفات ذوالحجہ کے مہینے میں ہوئی تھی۔ میں نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں امام ذہبی کے ہاں دیکھا ہے انہوں نے اس کے لئے باقاعدہ ترجمہ تحریر کیا ہے اور پھر اس کا ذکر کیا ہے شاید اُن کے سامنے درست چیز واضح ہو گئی تھی۔

۳۶۸ - ربیعہ عیسیٰ ملاعب الاسنہ:

اس نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حبیب بن عبید نے روایت نقل کی ہے۔ بناتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے یہ بات ہستی نے ”الزیادات“ میں نقل کی ہے۔ وہ زیادات جو انہوں نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔ پھر بناتی نے ہستی پر اعتراض کیا ہے کہ امام بخاری نے ربیعہ کے حالات میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ یہ نصر بن حماد کے حوالے سے جریر کے حوالے سے حبیب بن عبید کے حوالے سے اس راوی سے منقول ہے۔ پھر امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے کہ نصر بن حماد نامی وہی منکر الحدیث ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں منکر ہونا نصر نامی راوی کا ہے ربیعہ نامی راوی کا نہیں ہے تو اس حوالے سے ہستی دوہم ہوا ہے اور پھر انہوں نے یہ کہا ہے: ربیعہ نامی راوی کے بارے میں اس کے علاوہ بھی غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۳۶۹ - ربیع بن سلیمان بن عبد الجبار مرادی (ع):

اس کی اُن لوگوں سے نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اس کا دوسرا اسم منسوب مصری ہے اور اس کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ فقیہ ہے اور مؤذن ہے امام شافعی کا شاگرد ہے اور اس نے امام شافعی کی بنیادی کتابیں اُن کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ اس نے امام شافعی سے اس کے علاوہ ابن وہب، شعیب بن لیث سے اور دیگر لوگوں سے روایت نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے امام ابو داؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام طحاوی، ابو العباس اصم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ترمذی نے ایک شخص کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ

ہے۔ ابن یونس اور دیگر حضرات نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو عمر کندی نے ”اعیان الموالیٰ“ نامی کتاب میں یہ بات نقل کی ہے کہ محمد بن ادریس بن اسود نے یہ بات بیان کی ہے: یونس کی رائے ربیع کے بارے میں خراب تھی اس کا انتقال شوال کے مہینے میں 270 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر 96 برس تھی۔

۳۷۰ - ربیع بن عبد اللہ انصاری:

نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: موصلی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی چیز نہیں کہی ہے اور میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۷۱ - ربیع بن لوط کوفی (س):

اس نے اپنے چچا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور اُن کے علاوہ دیگر حضرات سے جبکہ اس سے شعبہ ابن جریج اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ نباتی نے اس کا ذکر ”الغنی“ میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کی سند اتنے پائے کی نہیں ہے، بستی نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کردہ ”الزیادات“ میں یہ بات کہی ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور پھر اس پر تنقید کی ہے، امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۷۲ - ربیع:

اس کا اسم منسوب بیان نہیں ہوا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اتقوا ابواب السلطان۔ ”حاکم وقت کے دروازوں سے بچو۔“

اس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ سے جبکہ اس سے قتادہ اور مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق بن منصور بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کے سامنے ربیع نامی اس راوی کا ذکر کیا، جس نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

۳۷۳ - رجاء بن ابور رجاء:

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ مجہول ہے، اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ رجاء بن حارث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: رجاء بن حارث کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے اور اُس نے بھی مجاہد سے روایات نقل کی ہیں اور ”میزان الاعتدال“ میں رجاء بن ابور رجاء باہلی کا بھی ذکر ہوا ہے جس نے مجن بن ادرع سے روایت نقل کی ہے اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔ خطیب بغدادی نے ”المستحق والمفترق“ میں ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۷۴ - رجاء بن سندی نیشاپوری:

اس نے ابن عمیرہ اور اُن کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے امام احمد اور ابن ابوالدینا اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں نے بغداد میں اس سے روایات نوٹ کی تھیں، پھر مجھے اس کے

بارے میں کچھ اطلاعات ملیں تو اس کے حوالے سے بعد میں کوئی مستند روایت نقل نہیں کی، سستی نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ابو حاتم اور دیگر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق امام بخاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۷۵ - رستم بن قران یمانی:

ابن حزم کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ ذہبی نے ”الضعفاء“ میں ابن حزم کے کلام کو اسی طرح نقل کیا ہے، اس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، شاید یہ دہشم بن قران یمانی ہے، تاہم ذہبی نے اس کا ذکر راء سے متعلق باب میں (رستم کے نام کے تحت) کیا ہے تو اس حوالے سے یہ آزاد شمار ہوگا۔

۳۷۶ - رفاعہ بن ایاس بن نذیر کوفی:

اس نے اپنے والد حارث عسکلی اور عمارہ بن قعقاع سے جبکہ اس سے حسین بن حسن اشقر، احمد بن معمر اشکاب جس نے مصر میں رہائش اختیار کی اور ان دونوں کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ایک بزرگ ہے، اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا۔ امام ابو زرہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ بزرگ ہے۔

۳۷۷ - رفاعہ بن رافع بن خدیج (خدت س):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبایہ بن رفاعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے: ”کل ہمارا دشمنوں سے سامنا ہوگا اور ہمارے سامنے کوئی چھری نہیں ہے۔“

ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے۔ ابن منذر کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے اس کا ذکر ”الاشراف اور الاوسط“ میں بعض حضرات کے حوالے سے کیا ہے کہ انہوں نے رافع کی نقل کردہ روایت کو مسترد کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت مستند نہیں ہے، کیونکہ رفاعہ کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ اُس کے بیٹے عبایہ کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل کی ہو اور رفاعہ کا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سماع کا بھی ہمیں علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، تو اس کے بعد اسے ضعیف قرار دینے والے کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

۳۷۸ - رفاعہ بن زید بن عامر:

اس نے قتادہ بن نعمان سے روایت نقل کی ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے، میں نے ابن ابو حاتم کی کتاب میں اسی طرح دیکھا ہے کہ اس نے قتادہ بن نعمان سے روایت نقل کی ہے۔ نباتی نے اس کا ذکر ”الجانفل“ میں کیا ہے اور ابو حاتم کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔ یہ رفاعہ بن زید بن عامر انصاری کے علاوہ کوئی اور شخص ہے، جس کے حوالے سے قتادہ بن نعمان نے روایات نقل کی ہیں اور وہ قتادہ بن نعمان کے چچا ہیں، وہ صحابی ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اُن کا ذکر صحابہ کرام میں کرام ہے۔ قتادہ بن نعمان کی اس سے نقل کردہ روایت جامع

ترندی میں منقول ہے۔

۳۷۹ - ریح بن نفیل کلابی کوفی:

اس نے امام شعیبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: میں اس سے صرف اُس روایت کے حوالے سے واقف ہوں جو عبد اللہ بن داؤد نے اس سے نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابواسامہ اور مروان فزاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ نباتی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ریح بن نفیل ہے۔ انہوں نے ابو زرہ کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔ ازدی کے حوالے سے انہوں نے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں اتنا قوی نہیں ہے ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے بھی ان کی پیروی کی ہے اور اس کا ذکر ریح کے نام کے تحت کیا ہے البتہ انہوں نے اس کے باپ کا نام نونفل بیان کیا ہے اور انہوں نے ازدی کا کلام نقل کیا ہے اور اس کے نام کے بارے میں ابن ابوحاتم کے برخلاف نقل کیا ہے اور نباتی کے بھی برخلاف نقل کیا ہے جبکہ درست وہی ہے جیسا کہ ابن ابوحاتم نے نقل کیا ہے کہ یہ ریح ہے جس کا ذکر ان لوگوں کے باب میں ہوا ہے جن کا نام راء سے شروع ہوتا ہے اور یہ بات انہوں نے ریح نامی راوی کے باب سے متعلق باب کے بعد کیا ہے اور اس میں انہوں نے دو چیزوں کا ذکر کیا ہے جس کا یہاں ذکر نہیں کیا اور ان راویوں میں سے کوئی ایک راوی بھی ایسا معروف نہیں ہے جس کا نام ریح بن نفیل ہو یا ریح بن نونفل ہو۔ امام ذہبی کا یہ کہنا کہ یہ کم درجے کا صالح شخص ہے مجھے نہیں معلوم کہ انہیں یہ بات کہاں سے حاصل ہوئی؟ کیا انہوں نے دنیا میں کوئی ایسی چیز پائی ہے جس میں ریح بن نونفل کا ذکر ہو اور وہ جرح یا تعدیل کے ہمراہ ہو یا اُس میں اس کے حالات منقول ہوں۔

۳۸۰ - رواؤ:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ نباتی نے اس کا ذکر ”الخالل“ میں اسی طرح کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی چیز ذکر نہیں کی ہے۔ شاید یہ رواد بن ابوبکرہ ہے جو عبد الرحمن اور عبید اللہ اور یزید کا بھائی ہے اور عبد العزیز اور مسلم کا بھی بھائی ہے۔ ابن سیرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۸۱ - رویم بن یزید قاری:

نباتی نے اس کا ذکر ”الخالل“ میں کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ بغدادی ہے اور اس کی مسجد بغداد میں کرخ کے محلے میں مشہور ہے اور یہ اُسی کے حوالے سے معروف ہے۔ اس نے لیث کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا علم نہیں ہو سکا یہ بات موصلی نے بیان کی ہے۔

حرف زاء

۳۸۲ - زائل بن آوس طائی:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ جمیل بن حماد نے عصفہ بن زائل کے حوالے سے اس کے والد (زائل نامی اس راوی) سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ دیرہاتی سند ہے اور ثانی شواہد کے طور پر اسے نقل کیا جائے گا۔ برقانی نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔ زائل نامی اس راوی کا ذکر ابن حبان نے ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۸۳ - زائدہ بن شیط:

یہ اہل کوفہ میں سے ہے اس کے حوالے سے سنن میں ایک روایت منقول ہے جو ابو خالد والبی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طوراً ويخفض طوراً.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کے نوافل میں بعض اوقات بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے اور بعض اوقات پست آواز میں تلاوت کرتے تھے۔“

یہ روایت اس راوی سے اس کے بیٹے عمران بن زائدہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: زائدہ نامی راوی صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے جو اس کے بیٹے نے اس سے نقل کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: فطر بن خلیفہ نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ ابن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور کہا ہے: اس سے اس کے بیٹے عمران اور اہل عراق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کے حوالے سے اپنی سند سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں اس کے ذریعے استدلال کیا ہے۔

۳۸۴ - زبرقان شامی:

اس نے حضرت نواس بن سمان اور عمرو بن عنینہ سے جبکہ اس سے شہر بن حوشب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ یہ کس کا بیٹا ہے۔

۳۸۵ - زبیر بن ہارون:

امام مالک نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا

۳۸۶ - زرارہ بن کریم بن حارث بن عمرو باہلی (بخ دس):

اس کے دادا کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق نے کتاب ”الاحکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کے ذریعے اُن کی مراد یہ ہے کہ اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ جس شخص نے یہ گمان کیا کہ اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے تو اُسے وہم ہوا ہے۔ ابن اثیر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور انہوں نے کچھ نہیں کیا اور کسی شخص کے حوالے سے یہ مذکور نہیں ہے کہ اُس نے اس راوی کا ذکر صحابہ میں کیا ہو بلکہ دیگر لوگوں سے تو اس کے برعکس منقول ہے۔ اسی طرح ابن مندہ نے اس کے الگ سے حالات تحریر نہیں کیے ہیں انہوں نے اس کا ذکر اس کے دادا کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ صرف روایت کرنے والا شخص ہے اُس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اُس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۷ - زرعة بن عبد الرحمن بن جربد (د):

ایک قول کے مطابق یہ زرعة بن عبد اللہ اور ایک قول کے مطابق زرعة بن مسلم ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے زانوں کے ستر ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، بعض روایات میں اس کے والد کا ذکر نہیں ہے اور اس نے وہ روایت اپنے دادا سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: زرعة اور اُس کے والد دونوں حالت کے اعتبار سے غیر معروف ہے اور روایت کے اعتبار سے مشہور بھی نہیں ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: زرعة سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، جن میں قتادہ ابو زناد اور سالم ابو نصر شامل ہے۔ امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے، کیونکہ اس نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ زرعة بن مسلم بن جربد اس کا نام ہے اُس نے وہم کیا ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس سے استدلال کرتے ہوئے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۸ - زغب بن عبد اللہ:

اس نے عبد اللہ بن حوالہ سے جبکہ اس سے ضمیرہ بن حبیب نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں فرماتے ہیں: اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

۳۸۹ - زکریا بن حکم:

اس کے حوالے سے ابن عدی کی کتاب ”الکامل“ میں حدیث منقول ہے جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل ہوئی ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: تانے کا کام کرنے والے کی گواہی کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت احمد بن حنبلہ بن عبد اللہ رقی نے نقل کی ہے جو ابن عدی کا استاد ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے عمر بن عمرو کے حالات میں بھی روایت نقل کی ہے اور اس

کی بنیاد پر عبدالحق نے ”الاحکام“ میں اسے معلل قرار دیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ چیز اس پر باقی ہے کہ وہ تنبیہ کرتے کہ اس سے روایت نقل کرنے والا شخص بھی مجہول ہے اور وہ معروف نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ کریابن حکم ابو یحییٰ اسدی رسنی ہے، جس کا ذکر ابن حبان نے ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے ابو عمرو و ابو اہل جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۰ - زکریا بن عبد اللہ بن ابوسعید ابوعبداللہ رقاشی خراز مقمری:

اس نے سعید بن عبد الرحمن نجی کے حوالے سے دیگر لوگوں سمیت روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام ابو یعلیٰ موصلی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔

۳۹۱ - زکریا بن یحییٰ واسطی:

اس کا لقب خراب ہے جس میں خاء پر زبر پڑھی جائے گی۔ اس نے ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے مسلم بن سہل بخشل اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی ”المؤتلف والمختلف“ میں بیان کرتے ہیں: یہ ان پڑھ تھا اور ضعیف الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ زکریا بن یحییٰ احمر ہے۔ بخشل نے ”تاریخ واسط“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔ جہاں تک زکریا بن یحییٰ واسطی کا تعلق ہے، جس کا لقب زحمویہ ہے تو وہ اس کا معاصر ہے اور وہ ثقہ ہے، اُس نے اپنے والد اور ہشیم اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے مسلم بن سہل، ابوزرعہ رازی، ابو یعلیٰ موصلی، حسن بن سفیان اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اس کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔ یہ بات بخشل نے ”تاریخ واسط“ میں بیان کی ہے، میں نے اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

۳۹۲ - زکریا بن صلت بن زکریا اصہبالی:

ابوالشیخ بن حبان نے اس کا ذکر اصہبان کے محدثین کے طبقات نامی کتاب میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ پرہیزگار لوگوں میں سے ایک تھا جو بھرپور عبادت کیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله تبارك وتعالى عند كل بدعة تكيد الاسلام واهله من يذب عنه ويتكلم بعلماته فاغتنموا

تلك المجالس والذب عن الضعفاء وتوكلوا على الله وكفى بالله وكيلا.

”بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعت کے وقت اسلام اور اہل اسلام کے لئے اُس شخص کو مسلط کر دیتا ہے، جو اُس بدعت کو پرے کرتا ہے اور اُس کی علامات کے بارے میں کلام کرتا ہے، تو تم لوگ اس طرح کی محفلوں کو غنیمت سمجھو اور ضعیف لوگوں کو پرے کرو

اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اللہ تعالیٰ کا راسخ ہونے کے لئے کافی ہے۔“

ابوالشیخ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے زکریا بن صلت سے حدیث روایت کی ہو، صرف ابو جعفر نے ایسا

کیا ہے اور انہوں نے بھی اس راوی کے حوالے سے صرف ایک یہی حدیث بیان کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت میں خرابی کی جڑ عبد السلام بن صالح نامی راوی ہے، جس کا لقب اور کنیت ابوصلت ہروی ہے، کیونکہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: اُس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے، جہاں تک زکریا بن صلت کا تعلق ہے تو میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا جس نے اس کے ضعیف ہونے کے بارے میں کلام کیا ہو۔ ابوالشیخ نے اس کے حالات میں دو حکایتیں نقل کی ہیں، جو محمد بن عصام اور محمد بن عامر کے حوالے سے منقول ہیں، تو اس کا ذاتی طور پر مجہول ہونا زائل ہو جاتا ہے۔ ابونعیم نے اس کے بارے میں ”تاریخ اصحابان“ میں یہ بھی کہا ہے کہ یہ پرہیزگار لوگوں میں سے ایک تھا اور عبادت گزار تھا، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۳۹۳ - زکریا بن نافع ابو یحییٰ ارسونی:

اس نے امام مالک ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب بن سفیان، علی بن حسن ہسنبانی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ فرمایا ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات کرنے والوں کے اسماء میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

شاهد الزور لا تزول قدماء حتی یتبوا مقعدہ من النار۔

”جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار نہیں ہو جائے گا“۔

خطیب کہتے ہیں: امام مالک سے اس روایت کا منقول ہونا منکر ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔

۳۹۴ - زیاد سہمی (مد):

اس کے حوالے سے امام ابوداؤد کی مراسیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرسل حدیث منقول ہے کہ آپ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ احمق عورتوں سے رضاعت کروائی جائے کیونکہ دودھ کے اثرات ہوتے ہیں۔ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت ہشام بن اسماعیل کی نقل کی ہے۔ ابن قطن کہتے ہیں: البتہ یہ مجہول ہے۔

۳۹۵ - زیاد:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ اس نے زربن حمیش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر قال ذبح الموت۔

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)" اور تم انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا،" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس دن موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔"

یہ روایت عمرو بن محمد عنقری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں فرماتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۳۹۶ - زیاد مصفر:

ایک قول کے مطابق یہ زید مہزول ہے اس کی کنیت ابو عثمان ہے یہ مصعب بن زبیر کا غلام ہے۔ اس نے حسن بصری اور ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ بزار کہتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہے، صرف اسرائیل نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: جی ہاں! سفیان ثوری اور مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ کوئی ہے اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۳۹۷ - زیاد بن فاید بن زیاد بن ابو ہند داری:

اس سے اس کے بیٹے سعید بن زیاد نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے ابن ابو ہند کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعير الطعائم الزبيب يشد العصب ويذهب الوصب الحديث.

”بہترین کھانا کشمش ہے جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے اور کمزوری کو ختم کرتا ہے۔“

ابن حبان نے اس کا تذکرہ اس کے بیٹے سعید بن زیاد کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں معلوم کہ اس میں خرابی اس کی طرف سے ہے یا اس کے باپ کی طرف سے ہے یا اس کے دادا کی طرف سے ہے۔ مصنف (یعنی امام ذہبی) نے ابن حبان کا کلام سعید بن زیاد کے حالات میں نقل کیا ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: زیاد بن فاید نے اپنے والد فاید کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جسے اُس سے اُس کے بیٹے سعید بن زیاد نے نقل کیا ہے جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۳۹۸ - زید بن حریش اہوازی:

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا لم يقدر احدكم على الارض اذا كنتم في طين او قصب او مؤابها ايماءا.

”جب کوئی شخص زمین پر قدرت نہ رکھتا ہو جبکہ تم مٹی میں ہو یا کانے (نرکل) میں ہو تو تم اشارہ کے ذریعے ایسا کرو۔“

ابن قتان کہتے ہیں: زید بن حریش نامی راوی حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔ اسی طرح محمد بن فضا کا والد فضا اور سعدی بن سنان یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے عمران بن عیینہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بعض اوقات غلطی کرتا ہے۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: ابراہیم بن یوسف ہسبخانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۳۹۹ - زید بن بشر بن زید بن عبدالرحمن ابو بشر حضرمی:

یہ اہل مصر سے تعلق رکھتا ہے اس نے ابن وہب اور اہل جاز سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حارث بن مسکین اور دیگر حضرات

نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں کہتے ہیں: یہ غریب روایات نقل کرتا ہے۔ امام ابو زرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ شخص ہے، نیک ہے، عقل مند ہے، یہ مراکش چلا گیا تھا اور اس کا انتقال وہیں ہوا۔ ابن یونس کہتے ہیں: میں نے مراکشوں کی تاریخ میں یہ بات پڑھی ہے کہ اس کا انتقال تیونس میں 242 ہجری میں ہوا۔ خلف بن ربیعہ کہتے ہیں: اس کا انتقال جمادی الاول کے مہینے میں 243 ہجری میں ہوا۔

۴۰۰ - زید بن بکر:

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے۔ ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت واہی ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ زید بن بکر جوزی کے علاوہ شخص ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے، یہ راوی اُس کے مقابلے میں بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۰۱ - زید بن حباب:

ابو العباس نباتی نے ابن عدی کی کتاب ”الکامل“ کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے ابو معشر سے روایت نقل کی ہے، اس کی حدیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے، یہ بات بستی نے اُن زیادات میں بیان کی ہے جو امام بخاری سے نقل کی گئی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے اس کا ذکر اُس طرح نہیں پایا جس طرح امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تو اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے، نباتی کا کلام اس پر ختم ہو گیا ہے۔ زید بن حباب کے علاوہ شخص ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے اور اس کا ذکر ابن عدی نے ”الکامل“ میں کیا ہے اور خطیب بغدادی نے ”المستفق“ زید بن حباب نامی دوراوی ہیں، جن میں سے ایک راوی مدنی ہے اور جو بنو لیب کے غلام ابوسعید سے روایت نقل کرتا ہے اور اُس سے صفوان بن سلیم نے روایت نقل کی ہے۔

۴۰۲ - زید بن عبد الرحمن بن ابونعیم مدنی:

یہ نعیم قاری کا بھائی ہے۔ اس نے عبد اللہ بن ابراہیم غفاری جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے، اُس نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلد جبریل رسول اللہ سیفا یومہ بدر۔

”حضرت جبریل نے غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں تلوار لٹکائی تھی،“

اُس راوی نے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے: ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جسے کسی سانپ نے ڈس لیا تھا، الحدیث۔ ابن عدی نے یہ دونوں روایات غفاری کے حالات میں نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: میں نے نافع کے بھائی زید کے بارے میں کچھ نہیں سنا، صرف یہ دو روایات سنی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ زید کے حوالے سے میرے علم کے مطابق یہ روایت صرف عبد اللہ بن ابراہیم نے نقل کی ہے۔

۴۰۳ - زید بن ابوموسیٰ:

یہ عطاء کا غلام ہے۔ اس نے ابو غانم کے حوالے سے ابو غالب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے

جبکہ اس سے احمد بن حسن ترمذی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۰۴ - زید بن ہاشم:

اس نے مالک بن یسار سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کے حوالے سے مالک بن یسار کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے، انہوں نے زید نامی اس راوی کے لئے الگ سے حالات نقل نہیں کیے۔ اسی طرح ابو عباس نباتی نے بھی اس کے الگ سے حالات نقل نہیں کیے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، انہوں نے اس کا ذکر زید نامی ان راویوں کے باب میں کیا ہے جن کی کوئی نسبت مذکور نہیں ہے اور یہ کہا ہے: یہ زید ابو ہاشم ہے جو بشر بن مالک کا غلام ہے۔ اس نے مالک بن یسار سے جبکہ اس سے حسین بن حسن نے روایت نقل کی ہے۔ میں نے اپنے والد کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۴۰۵ - زید:

یہ ربیع بن انس کا دادا ہے۔ اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ربیع بن انس نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا يقبل الله صلاة رجل في جسده شيء من الخلوف.

”اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کو قبول نہیں کرے گا جس کے جسم پر خلوف (مخصوص قسم کی خوشبو) لگی ہوئی ہو۔“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ دونوں راوی حالت کے اعتبار سے غیر معروف ہیں اور ان کا ذکر اس سند کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوا، جو سند ان دونوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے، یا وہ روایت جو ربیع بن انس نے نقل کی ہے اور ان دونوں کا ذکر ربیع بن انس کے نسب میں بھی نہیں ہوا۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند محل نظر ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں ربیع کے دادا زید کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ بات کہی گئی ہے کہ ربیع بن انس بن زیاد کا دادا ہے۔

۴۰۶ - زید بن سالم:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

خياركم شبابكم الحديث.

”تمہارے بہترین لوگ تمہارے وہ نوجوان ہیں،“ الحدیث۔

یہ روایت اس سے ہارون بن کثیر نے نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ”العلل“ میں کیا ہے، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے اور میں اس کی سند میں صرف حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

واقف ہوں۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں اس کا ذکر ہارون بن کثیر کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: زید بن سالم نے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو منکر ہے انہوں نے یہاں اس کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی اس کے والد کا ذکر کیا ہے۔

۴۰۷ - زید بن واقد قرشی دمشقی (نخ دس ق):

اس نے بشر بن عبید اللہ مکحول سے جبکہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صدقہ بن خالد ولید بن مسلم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عجل، دحیم، ابن حبان اور امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ”العلل“ میں کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

قیل یا رسول اللہ ای الناس افضل قال محبوب القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان يعرف فبا المحبوم القلب قال هو التقى لا اثم فيه ولا غل ولا حسد قالوا من يليه يا رسول الله قال الذي يشنا الدنيا ويحب الآخرة. قالوا ما يعرف هذا فينا الا رافع مولی رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يليه قال مؤمن في خلق حسن.

”عرض کی گئی: یا رسول اللہ! لوگوں میں زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دل نرم ہو اور زبان سچی ہو۔ لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا تو پتا ہے، دل کے نرم ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پرہیزگار دل جس میں کوئی گناہ نہ ہو، کوئی کھوٹ نہ ہو اور حسد نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بعد کے مرتبے کا کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا کو بُرا سمجھتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان اس حوالے سے تو کوئی معروف نہیں ہے، صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام رافع ہی ایسا ہے اس کے بعد کے مرتبے میں کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مؤمن جس کے اخلاق اچھے ہوں۔“

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ روایت صحیح حسن ہے اور زید نامی راوی کا محل صدق ہے یہ قدریہ فرقے کے سے نظریات رکھتا تھا۔ عبد اللہ بن یوسف تیبسی کہتے ہیں: اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے۔ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے تاکہ اس کا زید بن واقد بصری سے امتیاز ہو جائے، انہوں نے اس کے بارے میں کوئی کلام ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۰۸ - زید بن حسن مصری:

اس نے مصر میں بربروں کے بازار میں سکونت اختیار کی تھی یہ بات امام دارقطنی نے بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ اس کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے اس کے علاوہ امام مالک کے حوالے سے ابن شہاب کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے جس کا ذکر محمد بن کامل کے حالات میں آئے گا۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ما نظرت الی فرج رسول اللہ قط وما نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فرجی۔
 ”میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میری شرمگاہ کو نہیں
 دیکھا۔“

یہ دونوں راوی اس راوی کے حوالے سے محمد بن کامل بن میمون زیات نے نقل کی ہیں اور اس سے دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی
 ہیں۔

۴۰۹ - زید بن عطیہ ^{شعمی} (ت):

اس کے حوالے سے امام ترمذی نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

بئس العبد تجبر واعتدی.

”سب سے بُرا غلام بندہ وہ بندہ ہے جو جبر کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے۔“

یہ ہاشم بن سعید کوفی نے اس سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں ہاشم بن زید بن عطیہ کے حالات میں یہ بات
 نقل کی ہے: اس کی شناخت صرف اسی حدیث کے حوالے سے ہو سکی ہے، انہوں نے ہاشم نامی راوی کا ذکر اس لفظ سے متعلق مخصوص باب
 میں نہیں کیا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم نے ”مستدرک“ میں اس کا نام زید عبد اللہ ^{شعمی} بیان کیا ہے، انہوں نے اس کے حوالے
 سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جس کی
 نسبت جرح کی کسی بھی قسم کی طرف کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسا جس کی نسبت ابن عبد اللہ کی طرف ہو؛ جس نے ہاشم بن سعید کے حوالے سے
 زید بن عطیہ سے روایات نقل کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حرف سین مہملہ

۳۱۰ - سالم بن یزید ابو میمون رسعنی:

حمزہ سہمی نے ”تاریخ جرجان“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ جرجان آیا تھا اور وہاں اس نے ایک منکر حدیث بیان کی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جنت میں زیتون کے تیل کی ایک نہر ہے۔“

ان فی الجنة نہر زیت.

یہ روایت ابن ماکولانے ”الاکمال“ میں حمزہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ شاید اس میں خرابی نہروانی کی طرف سے ہے، کیونکہ وہ محدثین نے اسی پر الزام عائد کیا ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے بھی اس روایت کا تذکرہ نہروانی کے حالات میں کیا ہے۔

۳۱۱ - سالم:

اس کے اسم منسوب کوئی نہیں ہے۔ اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس سے اس کے بیٹے زید بن سالم نے ایک بھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس کا ذکر اس سے پہلے اس کے بیٹے زید بن سالم کے حالات میں ہو چکا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس کی سند میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔

۳۱۲ - سخون بن سعید بن حبیب بن حسان بن ہلال بن بکار بن ربیعہ تنوخی:

یہ افریقہ کا قاضی تھا، اس کی کنیت ابوسعدا اور اس کا نام عبدالسلام ہے، سخون اس کا لقب ہے جس کے حوالے سے یہ معروف ہوا۔ اس نے مصر میں ابن وہب، ابن قاسم، اشہب، عبداللہ بن عبدالحکم، شعیب بن لیث اور دیگر حضرات سے سماع کیا، جبکہ مدینہ منورہ میں عبداللہ بن نافع صانع، معن بن عیسیٰ، عبدالملک بن عبدالعزیز بن ماشون اور دیگر حضرات سے جبکہ شام میں ولید بن مسلم، ایوب بن سوید سے، جبکہ افریقہ میں علی بن زیاد، بھلول بن راشد اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ اس سے اس کے بیٹے محمد بن سخون نے، عیاش بن موسیٰ غافقی نے، عبدالجبار بن خالد اور دیگر حضرات نے سماع کیا ہے۔ ابویعلیٰ خلیلی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: محدثین اس کے حافظے سے راضی نہیں تھے، البتہ ابوالعرب اس کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی امامت مشرق و مغرب میں پھیل گئی تھی اور اس کے زمانے کے لوگوں نے اس کی امامت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تھا۔ اس کے زمانے کے تمام لوگوں کا اس کی فضیلت اور اس کے مقدم ہونے پر اتفاق ہے اور اس میں متعدد خصوصیات جمع ہو گئی تھیں، جو کم ہی اس کے علاوہ کسی میں جمع ہوئی ہوں گی۔ یہ فقہ کے اندر بڑی

مہارت رکھتا تھا، سچا پرہیزگار تھا، حق پر ثابت قدم تھا، دنیا سے بے رغبت تھا، پہننے کھانے اور میل جول میں عامی حیثیت رکھتا تھا۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی پیدائش 160 یا 161 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوئی اور اس کا انتقال رجب کی سات تاریخ کو 240 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر اسی برس تھی۔

۴۱۳ - سری بن سہل جندیثاپوری:

اس نے عبد اللہ بن رشید جندیثاپوری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبد الصمد بن علی بن مکرّم نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے امام بیہقی کی سنن کبریٰ میں ایک روایت نقل کی ہے، اس روایت کو امام بیہقی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

الصبي على شفعتہ حتى يدرك فاذا ادرك فان شاء اخذ وان شاء ترك.

”بچے کو بھی شفعہ کا حق حاصل ہوگا جب وہ بالغ ہوگا، جب وہ بالغ ہو جائے گا تو اگر چاہے گا تو اُس چیز کو لے گا اور اگر چاہے گا تو ترک کر دے گا۔“

امام بیہقی فرماتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں عبد اللہ بن بزیع نامی راوی منفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس سے نیچے ہمارے استاد جو استاد تک تمام راوی وہ ہیں، جن سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۴۱۴ - سری بن مصرف بن عمرو بن کعب:

ایک قول کے مطابق یہ کعب بن عمرو ہے۔ اس نے امام شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو نعیم، ایوب بن سوید اور اس کے بیٹے عمرو بن سری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ حدیث کا عالم نہیں ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے، اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو وضو میں سر کے پچھلے حصے کے مسح کے بارے میں ہے۔

۴۱۵ - سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ابواسحاق مدنی (ع):

یہ مدینہ منورہ کا قاضی تھا، اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر، سعید بن مسیب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ایوب، شعبہ، دونوں سفیانوں اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن العربی نے ”عارضۃ الاحوذی“ میں یہ بات بیان کی ہے: امام مالک نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ بات امام مالک کے حوالے سے معروف نہیں ہے، کیونکہ سعد بن ابراہیم نے مدینہ منورہ میں حدیث بیان نہیں کی تھی، جیسا کہ علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل مدینہ نے اس سے حدیث نوٹ نہیں کی اور امام مالک نے بھی اس سے حدیث نوٹ نہیں کی۔ شعبہ اور سفیان نے اس کے حوالے سے ایک واسطے سے سماع کیا ہے اور سفیان بن عیینہ نے اس سے مکہ میں کچھ روایات کا سماع کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے مزید یہ کہا ہے: یہ فاضل شخص تھا۔

۴۱۶ - سعد بن محمد بن حسن بن عطیہ عوفی:

اس نے اپنے والد اور اپنے چچا حسین بن حسن اور فلیح بن سلیمان کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے محمد بن سعید اس کے علاوہ ابن ابوالدنیاء محمد بن غالب تمام اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد نے اس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: یہ جہمی ہے اور اگر یہ ایسا نہیں ہے تو یہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو سابل کا شکار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جاتا اور یہ ان کا مقام نہیں ہے یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی ہے۔

۴۱۷ - سعد بن عبداللہ غطش (د):

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعید ہے اس کے حوالے سے امام ابوداؤد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حیض والی عورت کا کون سا حلال ہوتا ہے؟ اس کے حوالے سے اسماعیل بن عیاش بقیہ ابو بکر عبداللہ بن ابو مریم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، عبدالحق کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور اس کا نام سعید بیان کیا ہے۔

۴۱۸ - سعید بن اسماعیل بن علی بن عباس ابو عطاء صوفی:

اس نے زاہد طوسی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے اس کا سماع بہت زیادہ ہے۔ عبدالغافر نے ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے تاہم روایت کے اعتبار سے یہ ساقط الاعتبار ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ اس نے استاد زین الاسلام کی کتابوں کا سماع کیا تھا، جیسے کتاب الرسائل اور دیگر کتابیں اور وہ اس کے سامنے پڑھی بھی گئی تھیں، لیکن پھر لوگوں کے سامنے اس کا جھوٹ واضح ہو گیا اور اس کا بر اطر ز عمل ظاہر ہو گیا تو لوگوں نے اس کی روایت کو ترک کر دیا۔

۴۱۹ - سعید بن جبلة شامی:

اس نے طاؤس کے حوالے سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الله بعثني بين يدي الساعة وجعل رزقي تحت ظل رمحي الحديث.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے قیامت سے پہلے مبعوث کیا ہے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے“ الحدیث۔

یہ حدیث اس سے امام اوزاعی نے روایت کی ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ شامی ہے وہ اس کے حوالے سے زیادہ نہیں جانتے تھے جو اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس سے یہ روایت امام اوزاعی نے نقل کی ہے۔ امام محمد بن حنفیہ شیرازی کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۴۲۰ - سعید بن حفص بن عمرو بن نفیل (س):

ایک قول کے مطابق یہ سعید بن حفص بن عمرو بن نفیل ہذلی حرانی ہے جس کی کنیت ابو عمرو ہے، یہ ابو جعفر عبداللہ بن محمد نفیلی کا ماموں

ہے۔ اس نے موسیٰ بن ائین، شریک بن عبد اللہ نخعی، زہیر بن معاویہ اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے احمد بن سلیمان راہوی، یحییٰ بن خالد، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ سجری، ہلال بن العلاء رقی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عمرو بہ حرانی نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو یہ گھر میں بیٹھ گیا اور یہ اپنی آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے حوالے سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے جس کے ذریعے اس کی حالت کا پتہ چل سکے اور نہ ہی اس کا ذکر ان جگہوں میں ملتا ہے جو رجال سے متعلق کتابوں میں گمان ہو سکتا ہے کہ اس کا ذکر وہاں ہو۔ البتہ یہ اندلی مسلمہ بن قاسم، اس نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حرانی ہے، اس کی کنیت ابو عمرو ہے اور بقیہ بن خالد نے اس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: مقصود کے حصول کے لئے اتنا کافی نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے تیس لوگوں نے روایات نقل کی ہیں اور سفر کرنے والوں نے اس کے حوالے سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ ابو عمرو بہ حرانی نے یہ بات ذکر کی ہے: اس کا انتقال 237 ہجری میں ہوا تھا اسی طرح علی بن عثمان نضلی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال اسی سال رمضان کے مہینے میں ہوا تھا میں نے حافظ ابو عبد اللہ ذہبی کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ یہ ثقہ اور مشہور تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۲۱ - سعید بن ابوسعید مولیٰ مہری:

اس کی کنیت ابو السمیط ہے اور اسم منسوب مصری ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ان معاذ بن جبل اراد سفرا فقال يا رسول الله اوصني فقال اعبد الله ولا تشرك به شيئا قال يا رسول الله زدني قال اذا اسات فاحسن قال يا رسول الله زدني قال استقم وليحسن خلقك.
”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مزید ارشاد فرمائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی بُرائی کرو تو اچھائی بھی کرنا۔ انہوں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم استقامت کے ساتھ رہنا اور اپنے اخلاق کو اچھا رکھنا۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے حرمہ بن عمران کھچی نے نقل کی ہے۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ بات بیان کی ہے: صرف حرمہ بن عمران کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ اس کے حوالے سے اسامہ بن زید نامی راوی نے بھی روایت نقل کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے اس کا ذکر اپنی ”تاریخ“ میں کیا ہے اور ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر تیسرے طبقے کے افراد میں کیا ہے۔ امام حاکم نے اس کے حوالے سے ”مستدرک“ میں ایک حدیث نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے جو اہل مصر کی روایت ہے۔ خطیب بغدادی نے یہ روایت اپنی کتاب ”المستدرک“ میں نقل کی ہے۔

۴۲۲ - سعید بن سلمہ مخزومی:

یہ ابن ازرق کی آل میں سے ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبد اللہ بن سلمہ ہے اور ایک قول کے مطابق کثیر بن سلمہ بن عبد اللہ ہے۔ اس نے مغیرہ بن ابو بردہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس کا پانی طہارت دینے والا ہوتا ہے۔ صفوان بن سلیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں: علم حاصل کرنے کے حوالے سے یہ معروف نہیں ہے۔ عبد الحق نے کتاب ”الاحکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: صفوان بن سلیم کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: جس شخص کی حالت یہ ہو، اُس کی حدیث سے استدلال کیسے کیا جاسکتا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ الجلاح ابو کثر نے اس سے روایت نقل کی ہے، البتہ انہوں نے اس کا نام کثیر بن سلمہ بیان کیا ہے۔ اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں سعید بن سلمہ کے نام سے ہے اور یہ اس کے اور سعید بن سلمہ مصری کے درمیان امتیاز قائم کرنے کے لئے ہے۔ امام ذہبی نے اس کے بارے میں کوئی کلام ذکر نہیں کیا۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ ابن عبد البر اور عبد الحق نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۴۲۳ - سعید بن سلیمان بن مائع حمیری:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا يؤهر المتيمم المتوضئین۔

”تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: ابن المنکدر سے نیچے کا ہر راوی غیر معروف ہے۔

۴۲۴ - سعید بن عامر صبحی بصری (ع):

اس نے شعبہ، سعید بن ابو عوبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا، البتہ اس کی حدیث میں بعض غلطیاں پائی جاتی ہیں، ویسے یہ صدوق ہے۔ ابن معین، ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 203 ہجری میں چھبیس برس کی عمر میں ہوا۔

۴۲۵ - سعید بن عبید اللہ بن فطیس ابو عثمان وراق:

عبد العزیز کتانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حدیث اس کے بس کا کام نہیں تھا۔ اس کا انتقال 422 ہجری میں ہوا۔

۴۲۶ - سعید بن عثمان:

اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے، جس میں یہ بات مذکور ہے کہ نماز عید میں بسم اللہ الرحمن الرحیم دعا اور تکبیر بلند آواز میں پڑھے جائیں گے۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن قاسم محارب نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور انہوں نے اس کے بارے میں کسی شخص کے حوالے سے ضعیف ہونے کا قول نقل نہیں کیا۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے، تاکہ اس کے بارے میں ابن قطان کے کلام کو واضح کر دوں کہ وہ اس سے واقف نہیں تھے اور حدیث کی علت کو واضح کر دوں، جیسا کہ عبدالحق نے کیا ہے اور ابن قطان کا یہ کہنا کہ اس کی علت عمرو بن شمر نامی راوی اور جابر جعفی نامی راوی یہ دونوں ہیں۔

۴۲۷ - سعید بن محمد بن اصبح:

امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، انہوں نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا يعجبكم اسلام الرجل حتى تنظروا عقدة عقله.

”خبردار! کسی بھی شخص کا اسلام تمہیں اُس وقت تک پسند نہ آئے، جب تک تم اُس کی عقل مندی کا جائزہ نہ لے لو۔“

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ محمد بن اہل اور اُس سے اوپر امام مالک تک تمام راوی ضعیف ہیں۔

۴۲۸ - سعید بن محمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن حسن ابو عثمان زعفرانی:

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ابو عمرو بن نجید اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابو صالح مؤذن اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالغافر نے اس کا ذکر ”السیاق“ میں کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور صالح شخص تھا، جس نے بہت زیادہ سماع کیا اور بہت سی احادیث نقل کیں اور بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوصالح کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ یہ آخری عمر میں کچھ تغیر کا شکار ہو گیا تھا، پھر انہوں نے بعض ثقہ راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ اپنے کچھ سماع میں اختلاط کا شکار ہوا تھا، اس کے انتقال 427 ہجری میں ہوا۔

۴۲۹ - سعید:

اس کا اسم منسوب منقول نہیں ہوا۔ اس کے حوالے سے ”عمل الیوم واللیلہ“ کے اندر ایک حدیث منقول ہے جو حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس میں رات کو سوتے وقت بستر پر جاتے ہوئے پڑھنے والی دعا کا ذکر ہے، اس کے حوالے سے یہ روایت عثمان بن عمرو بن ساج نے نقل کی ہے۔ اس حدیث کے بعد امام نسائی نے یہ فرمایا ہے: میں نہ تو سعید سے واقف ہوں اور نہ ہی ابراہیم سے واقف ہوں۔ حافظ ابوالحجاج حزی کہتے ہیں: سعید نامی اس راوی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ سالم قداح کا بیٹا ہے اور ابراہیم نامی راوی

کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ ابراہیم بن سعدزہری ہے، اُن کا کلام ختم ہوا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) سعید بن سالم القداح کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے، میں نے اُس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ اس کے بارے میں امام نسائی نے یہ فرمایا ہے کہ وہ اس سے واقف نہیں ہیں اور ”الیوم واللیلہ“ کے بعض نسخوں میں یہ بات منقول ہے کہ اس کا نام سعید بن ابراہیم ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۴۳۰ - سلیمان بن الحجاج:

امام مسلم نے اپنی تصحیح کے مقدمہ میں یہ بات بیان کی ہے: عبد اللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن مبارک سے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے جس کے حوالے سے آپ نے عبد اللہ بن عمرو سے منقول حدیث روایت کی ہے جو عید الفطر کے تقسیم انعامات کے دن کے بارے میں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: سلیمان بن الحجاج ہے، تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم نے اُس پر کیا رکھا ہے اور تم اس بات کا جائزہ لو کہ میں نے اُس کے حوالے سے تمہارے ہاتھ میں کیا رکھا ہے۔ امام ابو زرہ کی تحریر میں یہ بات موجود ہے کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو میں نے پایا کہ یہ سلیمان بن الحجاج ہے جس کا ذکر ابن حبان نے ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ طاہی ہے، جس نے اہل مدینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کو دیکھا ہوا ہے اور عبد اللہ بن مبارک نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نووی ”شرح مسلم“ میں تحریر کرتے ہیں: یہ سلیمان بن حجاج کی تعریف اور مدح ہے، جہاں تک مذکورہ حدیث کا تعلق ہے تو اُس کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں: ہم نے یہ روایت مسجد اقصیٰ کے فضائل سے متعلق کتاب ”المستقصى“ میں روایت کی ہے جو حافظ ابو محمد بن عساکر کی تصنیف ہے۔ احمد بن علی بن حجر بیان کرتے ہیں: امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور عقیلی کے حوالے سے اس کی تضعیف نقل کی ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ”تاریخ کبیر“ میں کیا ہے، انہوں نے اس کی وہ روایت ذکر کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ عبد اللہ بن مبارک اور عبد العزیز دروردی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ پھر عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے اور دروردی کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المتبارین وطعام المتباہین۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلاوے کا کھانا کھانے اور فخر و مباہات کے طور پر کھانا کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع کیا ہے۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی کنیت ابو ایوب بیان کی ہے، انہوں نے مزید کچھ نہیں کہا۔ صرف یہ کہا ہے کہ اس نے محمد بن عبد اللہ اور لیث سے جبکہ اس سے ابن مبارک اور دروردی نے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے اس کے بارے میں کوئی جرح ذکر نہیں کی اور اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ سلیمان بن حجاج نامی راوی پر استدراک کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس کے حالات ”میزان الاعتدال“ میں ذکر ہو چکے ہیں اور سلیمان بن حجاج جس کا ذکر رجال الحدیث میں ہوا ہے، اُس کے حالات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۴۳۱ - سلیمان بن صلیح سلولی:

اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نمازِ خوف کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے سعید ابن العاص سے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کو حکم دو کہ وہ تمہاری اقتداء میں نماز ادا کریں اور ایک گروہ تمہارے پیچھے ہو تم انہیں دو رکعت پڑھاؤ جس میں چار سجدے کرو۔ ابن حزم کہتے ہیں: سلیم بن صلیح سلولی نامی راوی مجہول ہے۔ کھلی کا جو نسخہ میرے پاس ہے اُس میں اسی طرح تحریر ہے البتہ معروف یہ ہے کہ یہ سلیم بن عبد سلولی کنانی کوئی ہے جس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابواسحاق سبعمی نے اس سے روایت نقل کی ہے ابن ابوحاتم نے کتاب ”الجرح والتعديل“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ کبیر میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے کہ یہ سلیم بن عبد سلولی کوئی ہے جس سے ابواسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ کہا ہے: ہم نے یہ حدیث ابواسحاق کے حوالے سے سلیم بن عبد سلولی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں طبرستان میں سعید بن العاص کے پاس موجود تھا تو سعید بن العاص نے لوگوں سے کہا کہ آپ سے کون شخص نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! پھر انہوں نے اُس نماز کا ذکر کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس نماز کے مانند تھی جو آپ نے عسفان میں ادا کی تھی۔ پھر امام بیہقی نے سلیم بن عبد سلولی کی نقل کردہ روایت کو ترجیح دی ہے اُس روایت پر جو اس واقعہ کے بارے میں ثعلبہ بن زہبم نے نقل کی ہے اور ثعلبہ کی روایت کو سلیم کی روایت پر محمول کیا ہے تاکہ دونوں روایتوں کو جمع کیا جاسکے۔ باوجودیکہ اس میں تمام روایات کے اندر اتفاق پایا جاتا ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ سلیم بن عبد سلولی ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ جنگ طبرستان میں شریک ہونے والوں میں شامل ہے۔

۴۳۲ - سلمہ بن شریح:

اس کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اوصانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع خلال فقال لا تشرکوا باللہ شیئا وان قطعتم او حرمتہ او صلیتم ولا تترکوا الصلاة متعمدین فمن ترکها متعمدا فقد خرج من الملة الحدیث۔
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا، آپ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو اور اگر چہ تمہیں کاٹ دیا جائے یا تمہیں محروم کر دیا جائے یا تمہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا، کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے وہ ملت (یعنی دین اسلام) سے نکل جاتا ہے، الحدیث۔

یہ روایت سیار بن عبد الرحمن نے یزید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اسے امام محمد بن نصر مروزی نے کتاب ”تعمیر قدر الصلاة“ میں جبکہ امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں نقل کیا ہے۔ ابوسعید بن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں سلمہ بن شریح کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے اور اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس حدیث کو صرف سیار کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ابن لہیعہ نے سیار کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: سلمہ کے حوالے سے یزید کے علاوہ اور کسی نے حدیث روایت نہیں کی۔ (امام

ذہبی فرماتے ہیں: سلمہ بن شریح کے علاوہ بھی ثقہ راوی ہیں یزید اور سیار بن عبدالرحمن اور ان کے حوالے سے روایت کرنے والا شخص جس نے اس راوی کے حوالے سے نافع بن یزید سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ان راویوں کا ثقہ راویوں میں کیا ہے اور امام ابو زرعد نے یہ فرمایا ہے: سیار بن عبدالرحمن میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوحاتم فرماتے ہیں: نافع بن یزید میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ روایت محمد بن ربیع حیزی نے اپنی کتاب میں بھی نقل کی ہے جو ان لوگوں کے بارے میں ہے جو صحابہ کرام مصر میں داخل ہوئے تھے اور یہ ابن لہیعہ کے حوالے سے سیار بن عبدالرحمن سے منقول ہے۔

۴۳۳ - سلام بن صدقہ:

امام بیہقی نے اسے مجہول قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے ”شعب الایمان“ میں ایک حدیث نقل کی ہے جو بقیہ بن ولید نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الابقاء علی العمل اشد من العمل ان الرجل لیعمل العمل فیکتب له عمل صالح معمول بہ فی السر یضعف اجرة سبعین۔

”عمل کو کرتے رہنا عمل کرنے سے زیادہ مشکل ہے ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے اور اس کے لئے نیک عمل کا ثواب نوٹ کر دیا جاتا ہے جس پر وہ پوشیدگی میں بھی عمل کرتا ہے تو اس کا اجر ستر گنا ہو جاتا ہے۔“

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ بقیہ کی نقل کردہ ان منفر دروایات میں سے ہے جو اس نے اپنے مجہول اساتذہ سے نقل کی ہے۔

۴۳۴ - سنان بن ابوسنان:

اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

ان السواک لیزید الرجل فصاحة۔

”سواک آدمی کی فصاحت میں اضافہ کرتی ہے۔“

یہ روایت عقیلی اور ابن عدی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی نے یہ روایت معقل بن میمون کے حالات میں نقل کی ہے جو متروک راویوں میں سے ایک ہے جبکہ عقیلی نے یہ روایت عمرو بن داؤد کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: عمرو بن داؤد اور سنان بن ابوسنان دونوں مجہول ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث منکر اور غیر محفوظ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں ایسے کسی شخص سے واقف نہیں ہوں جس کا نام سنان بن ابوسنان بیان کیا گیا ہو صرف سنان بن ابوسنان دوئی ایسا شخص ہے جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور وہ ثقہ ہے جس سے شیخین نے استدلال کیا ہے۔ عقیلی اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اگر تو یہ وہ نہیں ہے تو پھر یہ مجہول ہے جیسا کہ عقیلی نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

۴۳۵ - سہل بن عطیہ اعرابی:

امام حاکم نے اس کے حوالے سے مستدرک کے کتاب الاحکام میں یہ روایت نقل کی ہے، جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

كنت بالطائف فجاء الدعل فشكا اليه ان اهل الطائف لا يؤدون الزكاة فبعث بلال يعني ابن ابي بردة رجلا يسال عما يقولون فوجد الرجل يطعن في نسبه فرجع الي بلال فاخبره فكبر بلال وقال حدثني ابي عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعى بالناس فهو لغير رشده او فيه شيء منه.

”میں طائف میں موجود تھا وہاں دعل آیا اور اُس نے اُن سے شکایت کی کہ اہل طائف زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں، تو بلال نے، یعنی بلال بن ابو بردہ کو ایک شخص کو بھیجا، تاکہ وہ اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو لوگ کہتے ہیں، تو اُس نے اُس شخص کو پایا جس کے نسب میں طعن کیا جاتا تھا تو وہ بلال کے پاس واپس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بیان کیا تو بلال نے تکبیر کہی اور کہا: میرے والد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو شخص لوگوں کے لئے (کوئی سرکاری ذمہ داری) ادا کرتا ہے تو وہ ہدایت پر نہیں ہوتا یا اس میں کوئی چیز (بے ہدایتی کی) ہوتی ہے۔“

امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت بلال بن ابو بردہ نے نقل کی ہے، جو اسی سند کی مانند دیگر اسناد سے بھی منقول ہے۔

محمد بن طاہر نے اپنی کتاب ”التذکرۃ فی الاحادیث المعلومہ“ میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس کی کوئی اصل نہیں ہے، اُنہوں نے سہل نامی راوی کی وجہ سے اسے معلول قرار دیا ہے اور کہا ہے: اس روایت کے حوالے سے یہ منکر ہے۔ ابن طاہر کی وہ کتاب جس کا ذکر ہوا ہے، اس میں اُنہوں نے وہ احادیث ذکر کی ہیں جو ابن حبان کی کتاب ”الضعفاء“ میں ہیں اور ابن حبان نے سہل بن عطیہ کا ذکر ثقہ راویوں کے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے: اس نے ابو الولید سے روایات نقل کی ہیں جو قریش کا آزاد کردہ غلام تھا اور اس نے مرحوم بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم نے بھی اس کے ذکر اسی طرح کیا ہے کہ اس نے ابو الولید سے روایات نقل کی ہیں اور مرحوم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ وہ اس کے حوالے سے خاموش رہے ہیں تو یہ مجہول شمار ہوگا۔ طبرانی نے یہ حدیث مرحوم کے حوالے سے سہل نامی اس راوی کے حوالے سے ابو الولید کے حوالے سے بلال بن ابو بردہ سے نقل کی ہے اور یہ اُس چیز کے موافق نہیں ہے جس کو ابن ابو حاتم اور ابن حبان نے بیان کیا ہے۔

۴۳۶ - سہل بن یوسف بن سہل بن مالک بن عبید انصاری:

اس کی کنیت ابوہام ہے۔ ہم نے اس کے حوالے سے ”خلعیات“ کے چوتھے جزء میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك الحديث.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے تو آپ منبر پر چڑھے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! ابو بکر نے کبھی میرے ساتھ کوئی بُرائی نہیں کی تو تم اسے اس حوالے سے پہچان لو“
الحديث۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن علی بن یوسف نے بھی نقل کی ہے۔ ابن عبد البر نے یہ روایت ”استیعاب“ میں نقل کی ہے جو سہل بن مالک کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر اور موضوع ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: خالد بن عمرو و منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے اور اس حدیث کی سند میں اور بھی مجہول اور ضعیف راوی ہیں جو معروف نہیں ہیں۔ اس کا وبال سہل بن یوسف نامی راوی کے سر ہے جس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے حدیث نقل کی ہے اور یہ تمام راوی غیر معروف ہے۔ ضیاء مقدسی نے اپنی کتاب المختارہ“ میں۔ یہ بات بیان کی ہے: علی بن محمد بن یوسف اور سہل بن یوسف اور ان کا والد میں نے ان کا ذکر امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں پایا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: سہل بن یوسف کے حوالے سے سیف بن عمر نے بھی روایت نقل کی ہے۔)

﴿حرف شین﴾

۴۳۷ - شاہ بن قرع:

اس کی کنیت ابو بکر ہے۔ اس نے فضیل بن عیاض کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا اراد الله ان يدخل اهل الجنة الجنة.

”جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرے گا کہ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے۔“

ابن ماکولانے اس کا ذکر ”الاکمال“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابوسعید ادریسی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اس روایت کو تنوخی نے ادریسی کے حوالے سے نقل کیا ہے جس میں ابن ماکولا کی طرف سے اضافہ منقول ہے۔

﴿ حرف صاد مہملہ ﴾

۴۳۸ - صالح بن بیان:

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا يؤمر المتبعم المتوضئین۔

”تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے۔“

ابن قتان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) ”میزان الاعتدال“ میں صالح بن بیان کا ذکر ہوا ہے لیکن بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے، کیونکہ جس شخص کا ”میزان الاعتدال“ میں ذکر ہوا ہے، اُس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس راوی نے ابن المنکدر سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۳۹ - صالح بن رزق معلم:

اس نے محمد بن جابر کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو آگے اس کے حالات میں آئے گی یہ روایت اس راوی سے عباد بن ولید نے نقل کی ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: صالح بن رزق معلم کی اصل کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۴۴۰ - صالح ناجی قاری:

امام بزار اور عقیلی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ بیمار شخص کے سر پر مسح کیا جائے گا۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن مرزوق بن بکیر نے نقل کی ہے اور یہ روایت خطیب بغدادی نے ”تاریخ بغداد“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: صالح نامی راوی کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ابو عاصم نبیل نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۴۱ - صالح بن حبیب بن صالح بن صالح سواق مدینی:

اس نے اپنے والد حبیب بن صالح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسماعیل بن ابوالیس ہارون بن عبداللہ اور محمد بن عوف نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے، انہوں نے اس کا ذکر اس کے والد حبیب بن صالح کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور اس کے حالات میں اس کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۴۲ - صالح بن درہم (د):

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو مسجد عشار کے شہداء کے بارے میں ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایت نقل کی ہیں۔ عقلی بیان کرتے ہیں: یہ اور اس کا والد حدیث نقل کرنے کے حوالے سے مشہور نہیں ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۴۳ - صالح بن عبد اللہ بن صالح (ق):

اس نے عبد الرحمن کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو عروہ کا غلام ہے جبکہ اس سے ابن ابی فدیہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں صالح بن عبد اللہ بن صالح کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں امام بخاری کا قول نقل کیا ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے صرف ابن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ایک کے حالات دوسرے کے ضمن میں ملا دیئے ہیں حالانکہ یہ دونوں دو الگ لوگ ہیں۔ ابن ابو حاتم نے ”الجرح والتعديل“ میں ان دونوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک پہلے والا شخص ہے جس کے بارے میں امام بخاری نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کے بارے میں ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ جبکہ دوسرا صالح بن عبد اللہ ہے جو بنو عامر کا آزاد کردہ غلام ہے اس نے یعقوب بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت نقل کی ہے جبکہ ابراہیم بن منذر حزامی نے روایت نقل کی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس کا ذکر ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے۔ اسکے بارے میں امام بخاری نے کوئی کلام نہیں کیا اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، صرف امام بیہقی نے کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب ”شعب الایمان“ میں کتاب المنازل میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی قوی نہیں ہے۔

۴۴۴ - صالح بن قطن بخاری:

اس نے محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن یحییٰ بن مندہ، اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے نقل کردہ حدیث مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت ادا کرنے کے بارے میں ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

۴۴۵ - صدقہ بن یزید:

اس نے ابراہیم بن صالح سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث میں مشغول نہیں ہو جائے گا۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور ”میزان الاعتدال“ میں اس سے پہلو تہی کی ہے۔

۴۴۶ - صعق بن زبیر:

اس نے قاسم بن عبد الرحمن سے روایت نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔

حرف ضاد مجملہ

۴۴۷ - ضرغامہ بن علیہ غنوی:

ابن مدینی نے کتاب ”العلل“ میں یہ کہا ہے: عمرو بن خالد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۴۸ - ضمیرہ بن ربیعہ ابو عبد اللہ ملی (خ):

اس نے بہت سے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جن میں سری بن یحییٰ بھی شامل ہے؛ جبکہ اس سے بھی بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں جن میں دحیم شامل ہیں۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب؛ جس میں انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کا انکار کیا ہے؛ اُس میں یہ بات بیان کی ہے کہ شیخ ابن منادی نے اس کے بارے میں مذمت کی ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے اور ثقہ راویوں میں سے صالح الحدیث ہے اور مامون ہے؛ شام میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس کے مشابہ ہو۔ آدم بن ابویاس بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس کے زمانے میں اس سے زیادہ عقلمند ہو۔ ابن سعد بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ مامون اور بہتر تھا؛ یہاں کوئی بھی اس سے زیادہ فضیلت والا شخص نہیں تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ اپنے زمانے میں ان لوگوں کا فقیہ تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: تو جس شخص کی اس علم کے ماہرین کے نزدیک یہ حالت ہو؛ اُس کا محاسبہ ایسا شخص کیسے کر سکتا ہے جو متاخرین سے تعلق رکھتا ہو اور وہ اُس کے بارے میں کلام کیسے کر سکتا ہے۔

حرف طاء مہملہ

۴۴۹ - طلحہ بن محمد بن جعفر ابوالقاسم شاید:

اس نے بغوی، ابن صاعد اور ابن مجاہد سے جبکہ اس سے ازہری، ابو محمد خلّال اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن ابو الفوارس کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا اور داعی تھا، یہ بات ضروری ہے کہ اس سے روایت نقل نہ کی جائے۔ ازہر یکہتے ہیں: یہ اپنی روایت میں اور اپنے مذہب میں ضعیف ہے، اس کا انتقال 308 ہجری میں ہوا۔

۴۵۰ - طلحہ بن عبید اللہ بن کریم بن رجاء بن ربیعہ ابوالمطرف کعسی خزاعی:

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر، سیدہ عائشہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے امام مالک، ابن اسحاق، موسیٰ بن ثروان اور عنبسہ نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے کہا: موسیٰ بن ثروان کو ابن سروان بھی کہا گیا ہے، اس نے طلحہ بن عبید اللہ کے حوالے سے کریم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے جواب دیا: یہ ایک مجہول سند ہے جسے لوگوں نے حاصل کر لیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: طلحہ بن عبید اللہ نامی راوی کے حوالے سے امام مسلم نے روایت نقل کی ہے۔ اسے امام احمد، امام نسائی اور یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، تاہم طلحہ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مرسل ہے۔)

۴۵۱ - طلحہ بن ابوقحان دمشقی:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت نقل کی ہے:

انه كان اذا اراد ان يبول اخذ عودا.

”جب آپ پیشاب کرنے کے لئے جانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ٹہنی پکڑ لیتے تھے۔“

اس راوی سے یہ روایت ولید بن سلیمان بن ابوالسائب نے نقل کی ہے۔ ابن قطن کہتے ہیں: یہ راوی اس روایت کے علاوہ معروف

نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ابو قلابہ اور قاسم بن محمد بن محمد سے نقل کی

ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

اس کی نسبت ذکر نہیں ہوئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام له قراءۃ.

”جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اُس کی قرأت شمار ہوگی۔“

یہ روایت عبد الملک بن شعیب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابو عبید اللہ نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے اور وہ زیادہ سمجھ رکھتے ہیں اور زیادہ عمدہ ہیں۔ انہوں نے یہ روایت اپنے چچا کے حوالے سے لیث نامی راوی کے حوالے سے قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے موسیٰ بن ابوعائشہ نامی راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی کتاب ”الافراد“ میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبید اللہ کا یہ کہنا ہے کہ یہ روایت محمد سے منقول ہے یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے: طلحہ نامی یہ راوی مجہول ہے۔ ابو بکر بن ابوداؤد کہتے ہیں: طلحہ نامی یہ راوی معروف نہیں ہے۔

حرف عین ﴿﴾

۴۵۳ - عاصم بن عمیر عنزی (دق):

یہ عاصم بن ابو عمر ہے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور نافع بن جبیر بن مطعم سے جبکہ اس سے عمرو بن مرہ اور محمد بن ابواسماعیل سلمی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے حوالے یہ حدیث نقل کی ہے:

انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقال اللہ اکبر اکبیرا اللہ اکبر کبیرا الحدیث۔
 ”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ نے یہ پڑھا: اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا۔“

امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں اس حدیث کے مختلف طرق بیان کیے ہیں اور اس بارے میں عمرو بن مرہ پر ہونے والے اختلاف کا تذکرہ کیا ہے۔ شعبہ نے یہ کہا ہے کہ یہ عمرو بن عاصم عنزی سے منقول ہے جبکہ عبد اللہ بن ادریس اور عبثر نے یہ کہا ہے: یہ حصین یعنی حصین بن عبد الرحمن کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے عباد بن عاصم سے منقول ہے جبکہ ابوعوانہ کہتے ہیں: یہ حصین کے حوالے سے عمرو سے منقول ہے کہ انہوں نے عمار بن عاصم کو سنا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی ”العلل“ میں اس کی مانند نقل کیا ہے اور مزید یہ کہا ہے: ابن فضیل اور سوید بن عبد العزیز نے یہ روایت حصین کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے نافع بن جبیر سے نقل کی ہے انہوں نے عمرو اور نافع کے درمیان کسی چیز کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: زید بن ابوائسہ نے اسے عمرو کے حوالے سے نافع بن جبیر سے اسی طرز نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی نے یہ بھی کہا ہے: اس بارے میں درست وہ ہے جو عاصم عنزی کے حوالے سے نافع بن جبیر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو عباد بن عاصم اور عاصم عنزی نے نقل کیا ہے یہ دونوں مجہول ہیں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن منذر نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ دو آدمی ہیں حالانکہ یہ ایک ہی شخص ہے جس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جیسا کہ امام بخاری نے ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔

۴۵۴ - عاصم بن حمید سکونی حمصی (م دس ق):

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے راشد بن سعد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن

قطان کہتے ہیں: یہ توثیق کے حوالے سے معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

۴۵۵ - عامر بن یحییٰ صریحی:

اس نے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا رايتهم معاوية على منبرى الحديث.

”جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو، الحدیث۔

بکر بن ایمن قیسی نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ حدیث منکر ہے۔

۴۵۶ - عائذ بن ربیعہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ زید بن معاویہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں روایت نقل کی ہیں۔ ابن ابوقحامہ کے زید کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ شاذ کوفی کی نقل کردہ روایت معتبر نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق اُس کے علاوہ کسی اور نے اسے روایت نہیں کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یزید بن عبد الملک نسیری، عائذ بن ربیعہ اور عباد بن زید یہ سب معروف نہیں ہے۔ ذہبی نے یزید بن عبد الملک اور عباد بن زید کا ذکر کیا ہے، لیکن انہوں نے ان کا ذکر ان سے متعلق باب میں نہیں کیا اور ان دونوں کے حالات میں کسی خاص قسم کی تنبیہ نہیں کی۔

۴۵۷ - عباد بن دورق:

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاثنان جماعة الحديث.

”دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں“ الحدیث۔

ابن عدی کے بعض مشائخ سے بھی یہ روایت منقول ہے اور وہ عبد الرحمن بن سعید بن خلیفہ ہیں۔ ابن قطن کہتے ہیں: عباد نامی راوی کا ذکر میں نے کہیں نہیں پایا اور نہ ہی میں نے اس کے علاوہ کہیں اور اس سے واقفیت حاصل کی ہے۔ ابن عدی اور عبد الحق نے سعید بن رزین کے حوالے سے اس حدیث کو معطل قرار دیا ہے۔

۴۵۸ - عباس بن سلیم:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يتقدم الصف الاول اعدابي ولا اعجمي. ”کوئی دیہاتی یا عجمی شخص پہلی صف میں کھڑا نہ ہو“۔

یہ روایت محمد بن غالب نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن قطن کہتے ہیں: عباس نامی اس راوی کا ذکر میں نے کہیں نہیں

پایا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: عبید اللہ بن سعید نامی راوی کا ایک جماعت کے درمیان تعین نہیں ہو سکا، جن کا نام بھی یہی ہے، تو اس حوالے سے یہ راوی بھی مجہول ہوگا۔

۴۵۹ - عباس بن عبد الکریم:

امام دارقطنی نے اس راوی کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے جو مسجد میں قصاص لینے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت اس سے محمد بن عبید اللہ شعیش نے نقل کی ہے۔ ابن قطنی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۴۶۰ - عباس بن محمد بن نصر بن سری بن عبد اللہ بن سہل بن ایوب رقی رافعی ابوالفضل:

اس نے ہلال بن العلاء کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن طحان نے ”ذیل الغرباء بمصر“ کے اندر یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اس کا انتقال 356 ہجری میں مصر میں ہوا۔ اور اس کے بعد اللہ کی مدد سے اُن لوگوں کا نام شروع ہوگا جن کا نام عبد اللہ ہے اور یہ حرف عین سے متعلق باب میں شامل ہے۔

۴۶۱ - عبد اللہ بن احمد بن ذکوان قاضی بعلبکی:

اس نے ابن جو صا اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبد العزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 380 ہجری میں ہوا۔

۴۶۲ - عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حبیب دامغانی معمری ابو محمد بن ابوبکر:

یہ حاکم سید علوی اور سر بادی کے شاگردوں میں سے ہے، قرأت میں مہارت رکھتا تھا اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے کہ اس نے مشائخ کے اجزاء حاصل کیے اور پھر اُن کے مالکان کو وہ واپس نہیں کیے۔ اس کا انتقال 516 ہجری میں ہوا، اس نے مشائخ کے اجزاء کو حاصل کیا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے، یہ بات عبد الغافر نے ”تاریخ نیشاپور“ پر اپنے ذیل میں بیان کی ہے۔

۴۶۳ - عبد اللہ بن احمد دورتی:

ابن حزم نے کتاب ”حجۃ الوداع“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۴۶۴ - عبد اللہ بن اسود قرشی:

اس نے سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے جبکہ اس سے ابن وہب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بزرگ ہے، میرے علم کے مطابق ابن وہب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جو عامر بن عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے اور جس کے الفاظ یہ ہیں:

اعلنوا النکاح۔ ”نکاح کا اعلان کرو“۔

۴۶۵ - عبداللہ بن اعمر ہمدانی:

خطیب نے اس کا ذکر ”الکفایہ“ میں کیا ہے کہ ابو اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۴۶۶ - عبداللہ بن بدیل:

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے رباح اور ابو سعید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن ابوحاتم نے اس بات کا تذکرہ رباح کے حالات میں کیا ہے۔

۴۶۷ - عبداللہ بن بکر طبرانی:

اس کی کنیت ابواحمد ہے۔ اس نے دلعج، ابو بکر شافعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: اس میں تشبیح پایا جاتا تھا ویسے یہ ثقہ ہے۔ اس کا انتقال 399 ہجری میں ہوا یہ بات ابو علی مقری نے بیان کی ہے۔

۴۶۸ - عبداللہ بن حسن بن عبدالرحمن ابوالقاسم براد:

اس نے علی بن قاسم کے حوالے ابو زید نخوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک واقعہ نقل کیا ہے جو مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے بارے میں ہے۔ امام بیہقی اور امام دارقطنی فرماتے ہیں:

۴۶۹ - عبداللہ بن رشید جندی شاپوری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

الصبي على شفيعته حتى يدرك الحديث.

”بچے کو شفیعہ کا حق حاصل ہوتا ہے اُس وقت جب وہ بالغ ہو جائے“ الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے سری بن سہل جندی شاپوری نے نقل کی ہے، میں نے اسکی حدیث کو سہل کے حالات میں بھی نقل کیا ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عبداللہ بن رشید ابوعبدالرحمن کا تعلق جندی شاپور سے ہے، اس نے ابوعبیدہ مجامعہ بن زبیر سے جبکہ اس سے جعفر بن محمد بن حبیب ذراع اور اہل اہواز نے روایات نقل کی ہیں یہ مستقیم الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن قانع نے اس کے حوالے سے اپنی معجم میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مہاجر بن قنفذ سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

انه سلم على النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرد عليه حتى توضح ثم رد عليه والحديث.

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ نے

پہلے وضو کیا اور پھر انہیں سلام کا جواب دیا۔

یہ روایت امام ابو داؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے سعید بن ابوعمر وہ کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے حسن کے حوالے سے ابو ساسان حصین بن منذر کے حوالے سے مہاجر بن قنفذ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہی درست ہے۔

۴۷۰ - عبد اللہ بن روزبہ سہروردی:

اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اسماعیل بن علی بن ثنی نے روایت نقل کی ہے۔ میں نے امام ابو یوسف عبد الوہاب بن عتیق بن وردان کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے کہ حافظ ابو عمرو یعنی عثمان بن ابراہیم بن خالد موصلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

طوبی لمن رآنی او رآی من رآنی۔

”اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی یا جس نے اُس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہوئی ہو۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

”جو“

ابو عمرو کہتے ہیں: یہ سند بڑی عجیب و غریب ہے، ہم نے یہ سند صرف اسی بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ عبد اللہ اس راوی سے ہم واقف نہیں ہیں۔ ابن وردان نے اس کلام کی نسبت اسی طرح ابو عمرو کی طرف کی ہے، لیکن شاید یہ ابوطاہر انماطی کا کلام ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اسماعیل بن علی بن ثنی واعظ کے بارے میں خطیب نے کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے اور اسماعیل کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے میں نے یہ حدیث ترجمے میں اس لیے نقل کی ہے تاکہ ذکر کردہ تحمیل کو واضح کیا جاسکے۔

۴۷۱ - عبد اللہ بن سبرہ اسدی:

یہ مجہول ہے، اس کا ذکر ”الحافل“ میں اس کے بیٹے ابراہیم بن عبد اللہ بن سبرہ کے حالات میں ہوا ہے۔

۴۷۲ - عبد اللہ بن شیماء مؤذن:

یہ عبد العزیز کتانی کا استاد ہے، اُس نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس کی یہ اوقات نہیں تھی کہ یہ حدیث کا عالم ہو۔ اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۴۷۳ - عبد اللہ بن شداد مدینی ابو الحسن اعرج:

اس نے ابو عدہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے جو حمام میں اندر داخل ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ روایت اس راوی سے حماد بن سلمہ نے نقل کی ہے۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: اس حدیث کی علت یہ ہے کہ عبد اللہ بن شداد کی حالت مجہول ہے اور وہ واسط میں تاجروں کے اکابر مشائخ میں سے ایک تھا۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں

کی۔ اُس نے اس کے معاملہ کو واضح کیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ عباس دوری کی روایت کے مطابق یحییٰ بن معین اور اس کے علاوہ امام بخاری نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حماد کے ہمراہ سفیان ثوری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۷۴ - عبد اللہ بن شاعران:

یاشید عبد اللہ بن سفران۔ یہ اہل موصل سے تعلق رکھتا ہے یہ مصر آ گیا تھا اور وہاں اس نے حدیث بیان کی۔ ابن یونس کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ایک قول کے مطابق اس کا انتقال مصر میں 273 ہجری میں ہوا۔

۴۷۵ - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ازہر (د):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے زہری اور جعفر بن ربیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے کتاب ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: حالت کے اعتبار سے یہ مشہور نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۴۷۶ - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج:

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”جو شخص بجز زمین کو آباد کرتا ہے“۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اُس روایت کا تذکرہ جو اُس شخص کے قول کو پرے کرتی ہے جو اس گمان کا قائل ہے کہ عبد اللہ بن عبد الرحمن نامی یہ راوی مجہول ہے یہ معروف نہیں ہے اور اس کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع بھی معروف نہیں ہے۔ پھر انہوں نے وہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اُس میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج ہے۔

۴۷۷ - عبد اللہ بن عبد الرحمن:

اس نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا لید یا چمڑے کے ذریعے طہارت حاصل کرے۔ یہ روایت موسیٰ بن ابواسحاق انصاری نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۴۷۸ - عبد اللہ بن عبد الرحمن:

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”جو شخص بجز زمین کو آباد کرتا ہے“ الحدیث۔

یہ روایت اس سے ہشام بن عروہ نے نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس راوی کو مجہول قرار دیا گیا ہے اس نے یہ حدیث دو سندوں سے نقل کی ہے، جس میں ایک سند سے پہلے یہ ترجمہ الباب قائم کیا ہے: ”اُس روایت کا تذکرہ جو اُس شخص کے موقف کو پرے کرتی ہے جو اس گمان کا قائل ہے کہ عبداللہ بن عبد الرحمن نامی یہ راوی مجہول ہے، یہ معروف ہے اور اس کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔“

۴۷۹ - عبداللہ بن عبدالقدوس ابو صالح کرخی:

ہم نے بی بی کے بزم میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لكل شيء زكاة و زكاة الدار بيت الضيافة.

”ہر چیز کی کوئی زکوٰۃ ہوتی ہے اور گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اُس میں ضیافت کے لئے کمرہ مخصوص ہو۔“

امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں احمد بن عثمان کے حالات میں کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: نقاش نے ”الموضوعات“ میں یہ بات بیان کی ہے: اسے احمد نامی راوی یا اُس کے استاد نے ایجاد کیا ہے۔ ذہبی نے عبداللہ بن عبدالقدوس کا ذکر اس سے متعلق باب میں نہیں کیا ہے، انہوں نے اس کے بارے میں عبداللہ بن عبدالقدوس کو نقل کیا ہے اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے، کیونکہ کوئی نامی راوی طبقہ کے اعتبار سے اس سے پہلے کا ہے، کیونکہ اُس نے اعمش اور اُس کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۸۰ - عبداللہ بن عبید:

ابو حاتم نے سعید بن عبیدہ کے حالات میں اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۴۸۱ - عبداللہ بن عصمہ جشمی حجازی (س):

اس نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یوسف بن ماہک، صفوان بن موبہب اور عطاء بن ابی رباح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے ”المختل“ کی کتاب الجمع میں یہ بات بیان کی ہے: یہ متروک ہے۔ عبدالحق نے یہ کہا ہے: یہ انتہائی ضعیف تھا۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، کئی حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے جرح و تعدیل کے ائمہ میں سے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسکے بارے میں کلام کیا ہو۔

۴۸۲ - عبداللہ بن عمران بن رزین عابدی (ت):

اس نے ابراہیم بن سعد اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام ترمذی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ کہا ہے: یہ غلطی کرتا ہے اور دوسرے کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے۔

۴۸۳ - عبداللہ بن عمرو بن غیلان ثقفی:

ایک قول کے مطابق یہ عمرو بن غیلان ثقفی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے قوادہ یحییٰ بن ابوکثیر اور ابوبشر جعفر بن ایاس نے روایات نقل کی ہیں۔ اسماعیلی نے یہ بات نقل کی ہے: اس نے یحییٰ بن ابوکثیر کی روایات کو جمع کیا تھا۔ اُس نے یہ بات ذکر کی ہے: اس راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہا ہے کہ آپ کی نقل کردہ یہ حدیث کیا جنوں کے وفد کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی رات کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے دریافت کیا: اُس وقت آپ کہاں تھے؟ تو اُس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث ذکر کی؛ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: تم اس سے آگے نہ جانا۔ اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہ نصیبین کے جن تھے انہوں نے مجھ سے ساز و سامان مانگا، ساز و سامان سے مراد اذراہ ہے۔ اُس کے بعد اس نے بقیہ حدیث نقل کی ہے جو ہڈی اور لید کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔

ابن ابوحاتم نے کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنے والد اور امام ابو زرعہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو نبی کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے کہا: معاویہ بن سلام نے اپنے بھائی کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے ابن غیلان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو حدیث نقل کی ہے وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے اور ابن غیلان نامی راوی مجہول ہے اور اس بارے میں مستند طور پر کوئی بھی چیز منقول نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام دارقطنی اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ فلاں بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن بوضوء فجننتہ باداؤۃ فاذا فیہا نبیذ فتوضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

”جنات کی حاضری والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور مجھ سے وضو کے پانی کے لئے دریافت کیا تو میں ایک مشکیزہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس میں نبیذ موجود تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ذریعے وضو کر لیا“۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: ثقفی شخص جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ مجہول ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ بن عمرو بن غیلان ہے (یہ وہی راوی ہے جس کے حالات یہاں بیان ہو رہے ہیں)۔

۴۸۴ - عبداللہ بن عمیرہ ابوالمہاجر قیس:

اس نے حضرت عمر اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے سماک بن حرب نے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم حربی

کہتے ہیں: میں عبد اللہ بن عمیرہ سے واقف نہیں ہوں، جس سے میں واقف ہوں وہ عمیرہ بن زیاد کندی ہے، جس کے حوالے سے عبد اللہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر تو یہ اُس کا بیٹا ہے تو پھر ٹھیک ہے، ورنہ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں عبد اللہ بن عمیرہ کا ذکر کیا ہے کہ اُس نے احف کے حوالے سے سماک سے روایات نقل کی ہیں۔ تو یعقوب بن سفیان یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ راوی یہی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۲۸۵ - عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد اللہ بن شعیب بن حبیب بن ہانی ابو موسیٰ:

یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور ابو مصعب کے معتمد کے نام سے معروف ہے۔ اس نے ابو محمد بن محمد بن موسیٰ تمیمی کے حوالے سے واقف سے اُس کی تعریف روایت کی ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا تھا، اس کا انتقال 282 ہجری میں مصر میں ہوا، جبکہ ایک قول کے مطابق 287 ہجری میں ہوا، اس کی پیدائش 195 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

۲۸۶ - عبد اللہ بن عیسیٰ:

اس نے موسیٰ بن عبد اللہ بن زیاد حطمی کے حوالے سے جبکہ اس سے زہیر بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی، یہ ابن ابولیلیٰ نہیں ہے۔ ابن وکیل نے اُن کی پیروی کرتے ہوئے یہ کہا ہے: عیسیٰ بن ابولیلیٰ کے حالات محدثین نے اس کے ترجمے میں نقل کیے ہیں کہ اُس نے موسیٰ بن لیلیٰ سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے زہیر نے روایات نقل کی ہیں تو شاید ابن قطان کو یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہ اُس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۲۸۷ - عبد اللہ بن قیس:

یہ ایک بزرگ ہے جس سے ابراہیم بن عبد اللہ کوئی نے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ دونوں (استاد شاگرد) مجہول اور کذاب ہیں۔ ان کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ باقی نے اس کے حوالے سے ”الخالص“ میں ابراہیم کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: اُس نے عبد اللہ بن قیس کے لئے الگ سے حالات نقل نہیں کیے۔

۲۸۸ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر:

اس نے ابو بکر بن ابو عاصم سے جبکہ اس سے ابو نعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ ابوالشیخ ہے جو ثقہ ہے، امام ہے، حافظ ہے، اُس کی مانند شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جاسکتا۔)

۲۸۹ - عبد اللہ بن محمد بن حسن صفار ابو بکر بن امام ابو علی:

عبد الغافر نے کتاب ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے اپنے والد اور دیگر مشائخ کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، اس کا جوانی ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اُس کی نسبت گواہی دینے میں اختلاف کا شکار ہونے کی طرف کی گئی ہے اور اس جیسے شخص کے بارے میں گمان یہی ہے کہ یہ اس سے لائق ہوگا۔ اس کا انتقال جمادی الاول کے مہینے میں 512 ہجری میں ہوا۔

۴۹۰ - عبداللہ بن محمد بن سعید مقرئ:

یہ ابن الجمال کے نام سے معروف ہے اس کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ امام دارقطنی کے مشائخ میں سے ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: خطیب بغدادی نے اس کا ذکر کیا ہے وہ اس کی روایت سے واقف تھے انہوں نے اس کی تاریخ وفات بھی ذکر کی ہے اور اس کی حالت کے حوالے سے تعرض نہیں کیا۔

۴۹۱ - عبداللہ بن محمد بن یوسف بن حجاج بن مصعب بن سلیم عبدی ابو غسان:

اس نے قلزم میں رہائش اختیار کی تھی۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے حدیث بیان کی، لیکن یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال ربیع الاول کے مہینے میں 311 ہجری میں ہوا۔

۴۹۲ - عبداللہ بن محمد بن یوسف:

یہ ابو عمر بن عبدالبر کا استاد ہے۔ ابن قطان نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ ابوالولید فرضی ہے جو بڑا حافظ ہے اور اس جیسے شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۴۹۳ - عبداللہ بن محمد بلوی:

اس نے عمارہ بن زید کے حوالے سے امام مالک سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے امام دارقطنی نے محمد بن سہل عطار کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ بلوی نامی راوی حدیث ایجاد کرتا ہے۔

۴۹۴ - عبداللہ بن ابو مریم:

یہ بنو ساعدہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن ذؤیب سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے وہب بن منبہ، بکر بن سوادہ اور ابراہیم بن سوید مدنی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میرے نزدیک اسکی حالت معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں عبداللہ بن ابو مریم غسانی کا ذکر کیا ہے جو ابو بکر کا والد ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن ابو حاتم نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ سے حالات نقل کیے ہیں اور ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہو کہ وہ شخص یہی ہے۔

۴۹۵ - عبداللہ بن مرہ معری:

ابن طحان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۴۹۶ - عبداللہ بن معمر:

اس کا ذکر ابو معمر کے نام کے تحت آئے گا۔

۴۹۷ - عبداللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ ابو المغیرہ کنانی افریقی:

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے سعید بن وہب اور سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید

النصاری خالد بن میمون خولانی، عبدالرحمن بن زید بن انعم اور مقدم بن داؤد ریشی نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ان بعض اوصیاء عیسیٰ بن مریم حی وهو بارض العراق فان انت لقیته فاقراه منی السلام وسبیلقاہ قوم من امتی یوجب اللہ لهم الجنة.

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ایک وصی ابھی بھی زندہ تھا، وہ عراق کی سرزمین پر موجود ہے، جب تمہارے اُس سے ملاقات ہو تو اُسے میری طرف سے سلام کہہ دینا، میری اُمت کے کچھ لوگ عنقریب اُس سے ملاقات کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔“

یہ روایت ابن عدی نے اپنی کتاب ”الکامل“ میں عبدالعزیز بن ابورواد کے حالات کے تحت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت عبداللہ بن مغیرہ کے حوالے سے منقول ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ابن ابورواد کے حالات کے تحت کیا ہے اور پھر ابن عدی پر تنقید کی ہے کہ اُنہوں نے اس کے حالات کہاں ذکر کیے ہیں۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابن عدی کی کتاب ”الکامل“ کی خامیوں میں سے یہ بات ہے کہ وہ ایک شخص کے حالات میں ایک جھوٹی روایت نقل کر دیتے ہیں جو اُس نے کبھی بیان نہیں کی ہوتی۔ وہ روایت تو اُس کے بعد کے کسی شخص نے ایجاد کی ہوئی ہوتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور اس کی سند تاریک ہے۔ ابن مغیرہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔ اب مجھے نہیں پتا کہ عبداللہ بن مغیرہ کو ضعیف قرار دینے میں مقدم کون ہے، کیونکہ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں کیا ہے اور اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اہل مصر سے تعلق رکھتا ہے، پھر اُنہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور دوسروں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں ابن مغیرہ نامی اس راوی کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸ - عبداللہ بن ہارون بن عمنترہ:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ بولتا ہے۔

۴۹۹ - عبداللہ بن وصیف جندی:

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اس نے مکہ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

من دخل یوم الجمعة المسجد فصلی اربع رکعات یقرأ فی کل رکعة بفاتحة الكتاب وخمسين مرة

قل هو الله احد فذلک مائتین مرة لم یبت حتی یوی مقعده من الجنة او یری له.

”جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہو کر چار رکعت ادا کرے، جن میں سے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے تو (چار رکعت میں اس سورت کی تلاوت) دو سو مرتبہ ہو جائے گی، ایسا شخص اُس وقت تک نہیں مرے

گا جب تک وہ جنت میں اپنے مخصوص ٹھکانے کو نہیں دیکھ لیتا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت میں اُس کا مخصوص ٹھکانہ اُسے دکھانیں دیا جاتا۔“

یہ روایت امام دارقطنی نے ”غریب مالک“ میں نقل کی ہے جو اس راوی کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے اس روایت میں اُن روایات میں ذکر کیا ہے جو نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں اور یہ دو سو چھیالیس حدیث ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: نہ تو یہ روایت مستند ہے اور عبداللہ بن وصیف نامی راوی مجہول ہے۔ اس روایت کو خطیب نے بھی امام مالک سے روایت کرنے والے افراد سے متعلق کتاب میں نقل کیا ہے اور یہ انتہائی غریب ہے وہ یہ کہتے ہیں: مجھے اس کے علاوہ اس کی کسی اور سند کا علم نہیں ہے۔ علی بن زیاد کجی نامی راوی کو امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ محمد بن خالد جندی کو یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جیسو یونس بن عبدالاعلیٰ نے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے۔ امام حاکم اور امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

۵۰۰ - عبداللہ بن ولید (دس):

اس نے ابو الخیر اور عبداللہ بن عبد الرحمن بن حجرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ بزقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مصری ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، سعید بن ابویوب اور رشید بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۰۱ - عبداللہ بن یحییٰ بن زید:

اس نے عکرمہ بن غسان اور عبد الحمید بن ربیع یمامی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے انہوں نے اس کا ذکر عبد الحمید بن نافع کے حالات میں کیا ہے۔

۵۰۲ - عبداللہ بن یحییٰ ابو بکر کجی:

یہ امام دارقطنی کا استاد ہے اس نے مطین سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

۵۰۳ - عبداللہ بن یزید:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے جو شراب نوشی کرنے والے شخص کے بارے میں ہے کہ تم لوگ اُسے اسی کوڑے لگاؤ۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ تینوں راوی کون ہیں۔

۵۰۴ - عبداللہ بن یزید بن ہرمز:

یہ بنو لیث کا آزاد کردہ غلام ہے اور اس کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے ابن عجلان اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن عمر بن صالح، ابن ابویزید اور ناجیہ بن بکر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، یہ مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ایک ہے۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: اس کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

۵۰۵ - عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق (د):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سونے والے شخص اور بات چیت کرنے والے شخص کے پیچھے (یعنی اُس کی طرف رخ کر کے) نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ سرے سے ہی معروف نہیں ہے اسی طرح اس سے روایت نقل کرنے والا شخص عبدالملک بن محمد بن محمد بن ایمن بھی معروف نہیں ہے۔

۵۰۶ - عبداللہ بن یعقوب (ت):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام سے پہلے تہائی میں جا کر غسل کیا۔ یہ روایت زبیری نے عبداللہ بن ابوزیاد قطنانی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں نے اپنی پوری کوشش کر لی کہ عبداللہ بن یعقوب کی شناخت ہو سکے لیکن مجھے کسی ایسے شخص کا پتا نہیں چلا جس نے اس کا ذکر کیا ہو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ اس سے پہلے والا شخص ہے یا اس کے بعد والا شخص ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:)"الکمال" کے مصنف نے ان دونوں کے حالات ایک ہی جگہ نقل کر دیئے ہیں۔ امام مزنی نے "تہذیب الکمال" میں اسی طرح کیا ہے۔

۵۰۷ - عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب قرشی عدوی مدنی اعرج (ع):

یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن سے شیخین نے استدلال کیا ہے اس کے حوالے سے امام ابوداؤد اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی روایات نقل کی ہیں جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں جو حیض کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے شخص کے بارے میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اُسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسی حدیث ہے جس میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام بیہقی نے اپنی سنن میں اس کے تمام طرق جمع کر دیئے ہیں پھر ان سب کو ضعیف قرار دیا۔ پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر احمد بن اسحاق ضعیفی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس بارے میں منقول تمام مرفوع اور موقوف روایات عطاء عطار، عبد الحمید، عبد الکریم بن ابوامیہ کی طرف لوٹتی ہے اور ان تینوں میں غور و فکر میں گنجائش ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:)"اس حدیث کا ضعیف ہونا اس کے اضطراب کی وجہ سے سامنے آتا ہے اور اس بارے میں اختلاف کی وجہ سے کہ کیا یہ مرفوع ہے یا موقوف ہے یا موصول ہے یا مرسل ہے اسی طرح اس کے الفاظ میں بھی اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ حدیث عبد الحمید کی حالت کی وجہ سے ضعیف نہیں ہے کیونکہ اُسے امام نسائی، عجل، ابن حبان، ابوبکر بن ابوداؤد اور امام حاکم نے ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے اور راویوں کی تعدیل اور اُن کی جرح میں علم حدیث کے ائمہ پر اعتماد کیا جائے گا، فقہاء پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور امام بیہقی نے جن صاحب کا قول نقل کیا ہے وہ غور و فکر کا محتاج ہے۔

جی ہاں! اس راوی کے بارے میں امام احمد بن حنبل کا قول مختلف طور پر نقل ہوا ہے، جو اس حدیث کی نسبت کے حوالے سے ہے تو خلال نے اپنی کتاب ”العلل“ میں ابوداؤد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اپنی بیوی سے اُس کے حیض کے دوران صحبت کر لیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں عبدالحمید کی نقل کردہ حدیث کتنی عمدہ ہے، انہوں نے دریافت کیا گیا: کیا آپ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

خلال نے ہی میمونی کے حوالے سے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: عبدالحمید میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک مرتبہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے ذہن میں اس حدیث کے حوالے سے کچھ الجھن ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ یہ فلاں کی نقل کردہ حدیث ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا: یہ عبدالحمید کی نقل کردہ حدیث ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی حدیث منقول ہوتی تو پھر ہم یہ رائے رکھتے کہ ایسے شخص پر کفارے کی ادائیگی لازم ہوگی۔ امام حاکم اور ابوالحسن قطان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جیسا کہ میں نے ”مستخرج علی المستدرک“ میں یہ بات بیان کی ہے۔

۵۰۸ - عبدالحمید بن محمود معولی:

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالحق کہتے ہیں: عبدالحمید اُن راویوں میں سے نہیں ہے جن سے استدلال کیا جائے۔ ابن القطان نے اس کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات کس نے بتائی ہے، کیونکہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے ضعیف راویوں کے بارے میں کوئی تصنیف کی ہو اور اُس میں اس راوی کا بھی ذکر کیا ہو۔ اس راوی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ یہ چیز پائی جاتی ہے جو اس کے ضعیف ہونے کا وہم پیدا کرتی ہے، وہ امام ابو حاتم کا یہ قول ہے کہ یہ ایک بزرگ ہے، لیکن یہ چیز ضعیف قرار دینا شمار نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ ابن ابو حاتم نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں اسے توثیق کے الفاظ میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح خطیب بغدادی نے ”الکفایہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابن القطان کہتے ہیں: امام نسائی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ اپنی بزرگی کے باوجود ثقہ ہے، اُن کے الفاظ یہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ شخص بصری ہے جس سے یحییٰ بن ہانی نے روایات نقل کی ہیں جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ عمرو بن ہرم نے اور اس کے بیٹے حمزہ بن محمود نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا بیٹا سیف بن محمود بھی ہے، اُس نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، امام دارقطنی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے، جیسا کہ مزنی نے کتاب ”التہذیب الکمال“ میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے بعض محدثین کو دیکھا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: کوئی سے استدلال نہیں کیا جائے گا، تو اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۵۰۹ - عبدالجلیل مری:

ابو طاہر مقدسی نے اس کے حوالے سے حبر عنری کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما حضرت ابا بکر الوفاة قال لي يا علي اذا انا مت فغسلني فذكر القصة.

”جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے علی! جب میں مر جاؤں تو آپ مجھے غسل دینا“ اس کے بعد پورا واقعہ مذکور ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور اس کو نقل کرنے والے شخص ابو طاهر موسیٰ بن محمد بن عطاء مقدسی ہے جو کذاب ہے اور عبد الجلیل نامی راوی مجہول ہے، تو محفوظ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی اہلیہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔

۵۱۰ - عبد ربہ بن سیلان:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے زید بن مہاجر نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں جابر بن سیلان کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: سیلان کے بیٹے کا نام ایک قول کے مطابق عیسیٰ اور ایک قول کے مطابق عبد ربہ ہے، تو یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ یہ بیٹوں آدمی ایک ہی فرد ہوں گے، لیکن امام بخاری اور ابو حاتم اور دیگر حضرات نے ان تینوں کے درمیان فرق کیا ہے۔ ابن ماکولانے جابر اور عیسیٰ کا ذکر کیا ہے، انہوں نے عبد ربہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن قطان نے ابن الرضی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب انہوں نے عبد ربہ کا ذکر کیا تو یہ کہا ہے کہ میرا یہ گمان ہے کہ یہ عیسیٰ بن سیلان کا بھائی ہے۔

۵۱۱ - عبد الرحمن بن بکیر بن محمد بن معاویہ بن ریان:

امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اس کے حوالے سے جبکہ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما احسن احدا الصدقة الا احسن الله الخلافة علي تركته.

”جو شخص اچھے طریقے سے صدقہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے میں اُسے بہترین نعم البدل عطا کرتا ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے اس کے بیٹے محمد بن عبد الرحمن بن بکیر نے نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: عبد الرحمن بن بکیر اور اس کا بیٹا دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا بیٹا محمد بن عبد الرحمن ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔

۵۱۲ - عبد الرحمن بن ابو بکر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آدمیوں کے جنت ہونے سے متعلق حدیث نقل کی ہے، جسے عکرمہ بن ابراہیم نے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے، اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کتاب ”العلل“ میں یہ فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۱۳ - عبدالرحمن بن جوشن غطفانی بصری:

اس نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے صرف اس کے بیٹے عیینہ بن عبد الرحمن نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی نے ”التذہیب“ میں اسی طرح بیان کیا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس سے ابو بشر جعفر بن ایاس نے روایت نقل کی ہے جسے امام دارقطنی کی سنن میں کتاب القضاء میں نقل کیا گیا ہے۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۵۱۴ - عبدالرحمن بن ابو ذیاب:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ برقانی امام دارقطنی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

۵۱۵ - عبدالرحمن بن خلاد انصاری (د):

اس نے سیدہ ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤذن لها اهل دارها.
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کے لئے اُس کے گھر میں اذان دی تھی۔“
 ابن قطان کہتے ہیں: عبدالرحمن بن خلاد کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ولید بن عبداللہ ہے، جس کی سرے سے شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم، امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اکابرین نے اس سے روایات نقل کی ہیں، جیسے یحییٰ قطان، ابونعیم اور دیگر حضرات۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ امام ابن حبان اور امام حاکم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۱۶ - عبدالرحمن بن صححر:

اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان منقول ہے:

امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشارب الخمر قال اجلدوه ثمانین.
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کے متعلق یہ فرمایا تھا: تم لوگ اسے اسی کوڑے لگاؤ۔“

ابن حزم نے اپنی کتاب ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ پتا نہیں چل سکا کہ عبدالرحمن بن صححر کون ہے اور نہ یہ پتا چل سکا ہے کہ جمیل بن جریر کون ہے۔

۵۱۷ - عبدالرحمن بن صححر بن عبدالرحمن بن ابوصہ بن معبد والبصی (د):

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوصہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو نمازی کے عصا سے ٹیک لگانے کے

بارے میں ہے۔ یہ روایت اس سے اس کے بیٹے سلام نے نقل کی ہے جو روقہ اور بغداد کا قاضی رہا ہے۔ عبدالحق بیان کرتے ہیں: واصلی کے بارے میں مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اس کے بیٹے عبد السلام کے علاوہ کسی اور نے بھی اس سے روایت نقل کی ہو۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۵۱۸ - عبد الرحمن بن عبد العزیز جلی ابوالقاسم سراج:

یہ ابن الطمیر کے نام سے معروف ہے۔ اس نے جعابی ابن علاف اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ بدالعزیز کنانی نے اس سے سماع کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ تشیع کی طرف میلان رکھتا تھا انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے: اس کی پیدائش 303 ہجری میں ہوئی اور اس کا انتقال 421 ہجری میں ہوا۔

۵۱۹ - عبد الرحمن بن عطیہ بن عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ انصاری:

اس نے اپنے والد عطیہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یعقوب بن محمد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بزار نے اپنی مسند میں ہجرت سے متعلق ہجرت نقل کی ہے جس میں ام مہدیہ کا واقعہ منقول ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ اپنی نانی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ کسی نے اس سے حدیث روایت کی ہو، صرف یعقوب نے اس سے حدیث روایت کی ہے اگرچہ نسب کے اعتبار سے یہ شخص معروف ہے۔

۵۲۰ - عبد الرحمن بن عمر بن شیبہ:

اس کے حوالے سے ایک حدیث امام حاکم نے ”مستدرک“ میں نقل کی ہے۔

۵۲۱ - عبد الرحمن بن علقمہ (دس):

اس کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے ایک قول کے مطابق یہ روایت مرسل ہے اس کے علاوہ اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابو ضمیرہ جامع بن شداد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کا صحابی ہونا ثابت بھی نہیں ہے اور معروف بھی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ یہ راوی معروف ہے اس سے عون بن ابو جحیفہ، عبد الملک بن محمد بن بشیر اور عبد اللہ بن ولید نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر صحابہ کرام کے طبقے میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا ہے پھر انہوں نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں بھی کیا ہے۔

۵۲۲ - عبد الرحمن بن عمر ابواسحاق کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قول الله تعالى (لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي

الآخرة) قال ما سألني عنها احد قبلك هي الرؤيا الصالحة يراها الرجل او يرى له.
 ”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ”اُن لوگوں کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس سے پہلے دریافت نہیں کیا یہ سچے خواب ہیں جو کوئی شخص دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں۔“
 امام نسائی نے یہ روایت کتاب ”الکنی“ میں یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ابو اسحاق نامی اس راوی سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ حدیث غلطی پر مبنی ہے۔

۵۲۳ - عبدالرحمن بن عمرو بن عبسہ سلمی (دق):

اس نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة الحديث.
 ”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ہمیں ایک بلیغ وعظ کیا“ الحدیث۔

یہ روایت اس راوی سے خالد بن معدان نے نقل کی ہے جو حجر بن حجر کے حوالے سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اس سے اس کے بیٹے جابر اس کے علاوہ ضمیرہ بن حبیب، عبدالاعلیٰ بن ہلال اور محمد بن زیاد الہبانی نے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہ شخص ذات اور حالت دونوں کے اعتبار پر معروف ہے۔

۵۲۴ - عبدالرحمن بن مبارک عیشی (خ دس):

اس نے فضیل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۵۲۵ - عبدالرحمن بن مسعود:

اس نے ابن سباع کے غلام حارث کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل المتناہیہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ کہتے ہیں: اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ لیکن ابن جوزی نے ”الضعفاء“ میں اور امام ذہبی نے اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۶ - عبدالرحمن بن معبد:

امام حاکم کہتے ہیں: عمرو بن دینار کے علاوہ اس سے روایت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں ہے۔ امام ذہبی نے یہ بات ”میزان الاعتدال“ میں عبداللہ بن فروخ کے حالات میں ذکر کی ہے۔

۵۲۷ - عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی:

اس نے حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے حریر بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول اور معروف نہیں ہے اس سے صرف حریر بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے ثور بن یزید اور صفوان بن عمرو نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ عجل اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۲۸ - عبدالرحمن بن یحییٰ بن عبدالباقی بن عبدالواحد زہری ابو محمد بن شقران بغدادی:

حافظ ابو عبد اللہ دہلی نے "تاریخ بغداد" کے ذیل کے ذیل میں یہ بات بیان کی ہے کہ قاضی ابوالحسان عمر بن علی بن خضر قرشی اور ابو بکر محمد بن مبارک بن مشق السبع نے یہ بات بیان کی ہے کہ عبدالرحمن بن یحییٰ نے یہ روایت ان دونوں حضرات کے سامنے عبدالغفار سروری کے حوالے سے نقل کی اور یہ کہا ہے کہ میں نے بغداد میں اس سے سماع کیا تھا۔ قرشی کہتے ہیں: ابن شقران ضعیف ہے۔ امام ذہبی کہتے ہیں: ابن شقران کے اس بیان کی متابعت نہیں کی گئی اس نے سری اور دیگر اہل بغداد سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور نہ ہی اس کا بغداد آنے کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی ابن شقران ان راویوں میں سے ایک ہے جن کے ذریعے حجت قائم ہو اور نہ ہی ان کے بیان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے باقی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نصیب ہوتی ہے ان کی بات ختم ہوگئی۔ یہ ساری باری عبدالغفار کے حالات میں بیان کی ہے۔ ابن دہلی نے ابن شقران کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: ابوالفضل بن شافع نے اس کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے جس میں اس پر تنقید کی ہے۔ ابوالحسان قرشی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال ذی الحجہ کے مہینے میں 562 ہجری میں ہوا میں نے ابوالفضل بن شافع کی تحریر میں ان کی تاریخ میں اس کی وفات کا ذکر اس طرح پایا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے آپ کو اختلاط کا شکار کیا اور یہ علم حدیث کے اندر مہارت نہیں رکھتا اس کے مشائخ میں ابوالفضل بن حبرون اور خیر بن محمد سراج شامل ہیں اس سے روایت کرنے والوں میں ابو محمد بن اخضر شامل ہے۔

۵۲۹ - عبدالرحیم بن سلیم بن حبان:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من یعمل سوء ایجز بہ۔

”جو شخص بُرائی کرے گا اُسے اُس کا بدلہ مل جائے گا۔“

ایک مرتبہ اس نے یہ کہا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”العلل“ میں کیا ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دینے کے بعد یہ کہا ہے: سلیم نامی راوی ثقہ ہے ابن عون نے اس کی نسبت وہم کی طرف کی ہے جو اس کے بیٹے کی طرف سے ہے پھر انہوں نے دوبارہ اس کا ذکر ”مسند زبیر“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: عبدالرحیم نامی راوی ضعیف ہے۔

۵۳۰ - عبدالسلام بن محمد بن عبدالسلام بن محمد بن مخرمہ بن عباد بن عبید اللہ بن مخرمہ بن شریح حضرمی:

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب اموی بصری اور اس کی کنیت ابو محمد ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اُن کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
هدية الله الى المؤمن السائل على ما به.

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمن کے لئے تحفہ یہ ہے کہ وہ سائل جو اُس کے دروازے پر آ جائے۔“

امام دارقطنی نے یہ روایت ”غرائب مالک“ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: ابن ابومریم نامی راوی ثقہ ہے اور امام مالک سے یہ روایت مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ ہمارا استاد ثقہ اور فاضل ہے تو اس روایت میں سارا ملقبہ عبدالسلام نامی راوی پر آئے گا اور وہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم بن حماد کے حالات میں اس کا ذکر بھی کیا ہے۔)

۵۳۱ - عبدالعزیز بن ابوبکرہ نفع بن حارث (دق):

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے بکاڑا کے علاوہ سوار بن داؤد ابو حمزہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم نے ”المستدرک“ میں یہ کہا ہے: اس کے بیٹے بکار کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ اس سے سوار بن داؤد ابو حمزہ صیرفی اور ابولکعب نے اور بحر بن کنیر سقاء نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابن قحطان کہتے ہیں: یہ کسی بھی حالت میں معروف نہیں ہے۔)

۵۳۲ - عبدالعزیز بن ابورزمہ:

رزمہ کا نام غزوان ہے اس کا اسم منسوب یشرکری ہے اور اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ (اس کا دوسرا اسم منسوب) مروزی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه قال ليلة الجن امعك ماء قال لامعي نبيذ فدا به فتوضا.

”جنات کی حاضری والی رات آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

عرض کی: جی نہیں! میرے پاس نبيذ ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ہی منگوا لیا اور اُس کے ساتھ ہی وضو کر لیا۔“

یہ روایت احمد بن منصور رمدی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ تاہم امام بیہقی نے اپنی کتاب ”الخلافيات“ میں علی بن زید کے حوالے سے اس روایت کو معطل قرار دیا ہے اور یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حجت نہیں ہے۔ اُنہوں نے اور امام دارقطنی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی مصنفات میں نہیں ہے۔

۵۳۳ - عبدالعزیز بن رماح:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے وہ شعر نقل کیا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی

طرف منسوب ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

البلاد ومن علیها.

”شہر اور اُن کے رہنے والے لوگ تبدیل ہو گئے۔“

یہ روایت ابو نختری عبداللہ بن محمد بن شاہر نے احمد بن محمد مخزومی کے حوالے سے عبدالعزیز نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس میں خرابی کی جڑ یا تو مخزومی ہے یا اس کا استاد عبدالعزیز نامی یہ راوی ہے اس بات کا ذکر انہوں نے مخزومی کے حالات میں کیا ہے۔

۵۳۴ - عبدالعزیز بن زیاد:

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے اس نے قتادہ سے بھی روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے مضاء بن جارود دینوری نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۵۳۵ - عبدالعزیز بن ابوالصعبہ مصری (س ق):

اس نے اپنے والد عبداللہ بن زور اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے صرف یزید بن ابوجیب نے روایت نقل کی ہے یہ بات ابن یونس نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس سے عمران بن موسیٰ نے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور صحیح میں جو منقول ہے وہ یہ ہے کہ اس کے حوالے سے یزید بن ابوجیب نے روایت نقل کی ہے جو حمید بن صعبة ہے۔

۵۳۶ - عبدالعزیز بن عبداللہ بن حمزہ:

حمزہ وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں

امام برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حمصی ہے اور متروک ہے۔

۵۳۷ - عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابو محذورہ قرشی:

یہ محمد بن عبدالملک اور اسماعیل بن عبدالملک کا بھائی ہے۔ اس نے اپنے دادا اس کے علاوہ حضرت ابو حمیر بن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اذان سے متعلق حدیث نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قتان نے اس حدیث کے بعد یہ بات نقل کی ہے: امام اس جگہ پر نماز ادا نہیں کرے گا جہاں وہ پہلے نماز ادا کر چکا ہو بلکہ وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے گا۔ عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی مجہول ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ جس نے اس کے بارے میں یہ اعتقاد رکھا کہ عبدالعزیز بن عبدالملک ابن ابو محذورہ ہے تو انہوں نے کہا: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اس طبقے میں قرشی ہے اور مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس کے باپ کا نام بھی یہی ہے اور اس کا اسم منسوب بھی یہی ہو، تو یہ وہی ہے، یعنی ہم یہ نہیں چاہتے لیکن یہ مجہول الحال ہے جیسا کہ ہم نے اذان سے متعلق حدیث میں یہ بات بیان کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اذان سے متعلق اذان میں صرف عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابو محمد زہرہ کا ذکر ہے اور اس سے پہلے اس کا ذکر نہیں، یہاں اس کے بھائی محمد بن عبدالملک کا ذکر ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: حالت کے اعتبار سے یہ مجہول ہے، پھر انہوں نے یہ گمان کیا ہے کہ انہوں نے اس کا ذکر یہاں کیا ہے۔

۵۳۸ - عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمن بن عوف:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے استثناء کے بارے میں روایت نقل کی ہے یہ روایت اس سے محمد بن عبدالعزیز نے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حدیث کی علت اس کا بیٹا محمد ہے اور اسی کی وجہ سے عبدالحق اور دیگر حضرات نے اس روایت کو معطل قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی نے بھی نقل کی ہے اور عبدالعزیز نامی راوی وہ شخص نہیں ہے جس کے حوالے سے امام ترمذی نے روایت نقل کی ہے اور جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے، کیونکہ وہ دونوں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ عبدالعزیز بن عمران بن عبدالعزیز بن عمر ہے، تو وہ یہ ہے اور یہ ضعیف ہے۔

۵۳۹ - عبدالعزیز بن معاویہ بن عبدالعزیز ابو خالد عتقی قرشی بصری:

اس نے شام میں سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے ابن ابوعاصم صحاح بن مخلد نبیل، محمد بن عبداللہ انصاری، ابوالولید ہشام بن عبدالملک طلیسی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد نے ”المراسل“ میں اس کے علاوہ احمد بن عمیر بن جوصا اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک منقول ہے جو اس نے حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله الحديث.

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ عالم ہو۔“

یہ روایت ابن حبان نے ثقہ راویوں کے چوتھے طبقے میں ابن جوصا اور دیگر راویوں کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر عبدالعزیز نامی راوی کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے، شاید یہ روایت اُس پر داخل کی گئی تھی تو اُس نے بیان کر دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس حدیث کے علاوہ اس کی نقل کردہ جو دیگر روایات ہیں جو مثبت راویوں کی احادیث سے مشابہت رکھتی ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔ امام ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے ”المراسل“ میں ابوالولید طلیسی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اتى بالباكورة قبلها ولم يورده.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نئے موسم کا پھل لایا جاتا تو آپ اسے قبول کر لیتے تھے۔“

مزی نے اس کا ذکر ”تہذیب الکمال“ میں نہیں کیا، انہوں نے اس کے حوالے سے یہ حدیث ”المراسل“ کے اطراف میں نقل کی

۵۴۰ - عبدالکریم بن بدر بن عبداللہ بن محمد مشرقی کوفی:

سمعانی نے اس کا ذکر اپنی شیوخ کی معجم میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ قاضی بنا تھا لیکن یہ قابلِ تعریف ذات کا مالک نہیں تھا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: یہ نمازیں کم ادا کرتا تھا اور اس کی نمازوں میں خلل پایا جاتا تھا؛ اس نے میرے دادا سے اور اسماعیل بن محمد ابوالقاسم سے اور ابو محمد کامکار بن عبدالرزاق ادیب سے سماع کیا ہے اس کا انتقال 505 ہجری میں محرم کے مہینے میں ہوا۔

۵۴۱ - عبدالملک بن حبیب:

اس کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے:

اخبروني بشجرة مثلها مثل الرجل السلم لا يسقط ورقها الحديث.

”مجھے اُس درخت کے متعلق بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی مانند ہے، جس کا کوئی پتہ نہیں گرتا“ الحدیث۔

یہ روایت محمد بن عمرو بن موسیٰ اعقلیٰ نے محمد بن زکریا غلابی کے حوالے سے عبید بن یحییٰ افریقی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: امام مالک اور اس راوی کے درمیان کے راویوں میں ضعف پایا جاتا ہے؛ انہوں نے عبدالملک بن حبیب کے غرائب میں بھی یہ روایت نقل کی ہے جو فقہاء مالکیہ میں سے ایک ہیں اور وہاں پر اس کے اور امام مالک کے درمیان ایک واسطہ ہے۔

۵۴۲ - عبدالملک بن حکم:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

آخر من يدخل الجنة رجل من جهينة يقال له جهينة فيقول اهل الجنة عند جهينة الخبر اليقين الحديث.

”جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص جہینہ قبیلے سے تعلق رکھتا ہوگا جسے جہینہ کہا جائے گا۔ اسی لیے اہل جنت کہیں گے: جہینہ کے پاس یقینی اطلاع ہوگی“ الحدیث۔

یہ روایت جامع بن سوادہ نے احمد بن حسین لہسی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: جامع ضعیف ہے؛ اسی طرح عبدالملک بن حکم بھی ضعیف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث جھوٹی ہے۔

۵۴۳ - عبدالملک بن عبدالرحمن ذماری صنعانی:

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اثرم نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کے صنعاء میں آنے سے پہلے ہم اس کے پاس گئے تھے تو اس کے پاس سفیان کے حوالے سے منقول روایات تھیں؛ جس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں تھیں تو اس میں تصحیف پائی جاتی تھی۔ یہ کہتا تھا: حارث بن حصیرہ اسی طرح اور بھی غلطیاں تھیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے عبد الملک بن عبد الرحمن شامی کا ذکر کیا ہے، جس نے بصرہ میں رہائش کی تھی۔ اور یہ بات نقل کی ہے کہ فلاں نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی اور راوی ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے، جبکہ امام بخاری نے ان دونوں کو اکٹھا کر دیا ہے، تو اس کا معاملہ آزاد ہو جائے گا۔

۵۴۴ - عبد الملک بن قریب بن عبدی بصری:

یہ عبد العزیز کا بھائی ہے۔ اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے ”المتفق والمفترق“ میں یہ بات بیان کی ہے: میرے علم کے مطابق امام مالک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: لوگ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ مالک نے عبد الملک بن قریب بصری سے جو روایت نقل کی ہے وہ وہم پر مشتمل ہے۔ کیونکہ اس نے عبد العزیز بن قریب سے سماع کیا ہے، جو عسقلان میں رہتا تھا۔ جہاں تک یحییٰ بن معین کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: مالک نے عبد الملک سے روایات نقل کی ہیں، یہ عبد الملک بن قریب اصمعی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس بارے میں یحییٰ بن معین نے ایسی غلطی کی ہے جو واضح طور پر غلطی کی ہے اور ایسی خطا کی ہے جو خوش خطا ہے۔

۵۴۵ - عبد الملک بن محمد بن ایمن (د):

اس نے عبد اللہ بن یعقوب بن اسحاق کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو اس کے حالات میں پہلے گزر چکی ہے۔ ابن قزمان کہتے ہیں: عبد اللہ بن یعقوب کی سرے سے شناخت نہیں ہو سکی، اسی طرح عبد الملک بن محمد بن ایمن کی بھی نہیں ہو سکی۔ مزنی نے ”تہذیب الکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: بعض حضرات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دیتے ہیں۔ انہوں نے امام ابوداؤد سے اس کا ضعیف ہونا بھی نقل کیا ہے۔ حیرانگی ذہبی پر ہوتی ہے کہ انہوں نے ”مختصر التہذیب“ میں اس کا ذکر کر دیا اور ”میزان الاعتدال“ میں اس سے غافل رہ گئے۔

۵۴۶ - عبد الملک بن مسلمہ مصری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

ان هذا الدين ارتضيته لنفسى الحديث.

”میں نے اس دین کو اپنے لیے پسندیدہ قرار دے دیا ہے“۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اور قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے مدینہ منورہ کے ثقہ راویوں سے منکر حدیث نقل کی ہیں۔

۵۴۷ - عبد الملک بن ہشام ابو محمد نحوی اخباری:

اس نے ابن اسحاق کی سیرت کی ترتیب و تہذیب کی تھی، یہ ثقہ تھا، تاہم میں نے حافظ عبد الغنی بن سرور مقدسی کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابن ہشام اور زیاد بن عبد اللہ بکائی محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ

ایک سوال کے جواب میں کہا ہے جو اس کے حوالے سے اس سے منقول ہونے کے بارے میں کیا گیا تھا۔ انہوں نے ابن مخلص کو جواب دیا تھا جو عبد الکریم بن معز شافعی ہے۔

۵۴۸ - عبد الملک کوفی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اقل الحيض ثلاثة ايام واكثره عشر.

”حیض کی سب سے کم مدت تین دن اور سب سے زیادہ مدت دس دن ہے۔“

یہ روایت حسان بن ابراہیم کرمانی نے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: مکحول کے حوالے سے اس روایت کو صرف العلاء بن کثیر نے نقل کیا ہے اور امام طبرانی کی ”المعجم الکبیر“ میں اس راوی کا نام العلاء بن حارث منقول ہے اور یہ حدیث سنن دارقطنی میں منقول ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ عبد الملک کے حوالے سے العلاء سے منسوب ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں العلاء نامی راوی کی وضاحت نہیں کی (کہ اس کے باپ کا نام کیا ہے) پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبد الملک نامی یہ شخص مجہول ہے اور العلاء نامی راوی علاء بن کثیر ہے جو انتہائی ضعیف ہے اور مکحول سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

۵۴۹ - عبد الوہاب بن سعید بہلول قضاعی مصری:

ابن موق نے ”بغیۃ النقلہ“ کے اندر یہ بات بیان کی ہے: اس کی حالت مجہول ہے اس کا انتقال 264 ہجری میں ہوا۔

۵۵۰ - عبد الوہاب بن سعید دمشقی (س ق):

ابن موق نے اسے بھی مجہول قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۵۵۱ - عبد السلام:

اس نے ابوداؤد ثقفی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے سعید بن بشر نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان کتاب ”الثقات“ میں فرماتے ہیں: اگر یہ ابوسلیم نہیں ہے تو مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن ابوحاتم نے ان دونوں کے الگ سے حالات نقل کیے ہیں تو بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ دونوں دو الگ آدمی

ہیں۔

۵۵۲ - عبد السلام بن محمد حضرمی:

اس اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نصیبین کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی ہے اس کی شناخت

نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ متن سلیمان بن سلم خبیری کی روایت کے حوالے سے معروف ہے جو کذاب راویوں میں سے ایک ہے۔ اُس نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام مالک سے منسوب ہے۔ ابن حبان نے ”الضعفاء“ میں اور خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ امام دارقطنی نے اس روایت کو ”غرائب مالک“ میں نقل کیا ہے اور اس راوی کے حوالے سے منقول روایت کو پہلی سند کے حوالے سے مستقیم قرار دیا ہے البتہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ راوی کا نام سعید بن موسیٰ اردنی ہے جبکہ درست وہ ہے جو میں نے ذکر کیا ہے۔ جہاں تک عبدالسلام بن محمد حضرمی کا تعلق ہے جس کا ”میزان الاعتدال“ میں امام ذہبی نے کیا ہے تو وہ اس راوی کے پہلے کسی طبقے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ اُس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے ابو حاتم رازی نے روایات نقل کی ہیں۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ وہ اس راوی کا دادا ہے اور ابن عدی کے بارے میں جو منقول ہے کہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی شناخت نہیں ہو سکی تو اُن کے اس بیان کے بارے میں ابن جوزی نے اُن کی پیروی کی ہے۔ میں نے ابن عدی کی کتاب ”الکامل“ میں اس کے حالات نہیں پائے۔ امام ابو حاتم نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے۔

۵۵۳ - عبدالصمد بن ابوسکینہ حلبی:

اس نے عبدالعزیز بن ابو حازم کے حوالے سے جبکہ اس سے ابن وضاح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو بکر بن مفضل معافری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ذات کے اعتبار سے مجہول ہے اور نام کے اعتبار سے مجہول ہے یہ منکر الحدیث ہے اور روایت کرنے کے حوالے سے نہ تو یہ عادل ہے اور نہ ہی ثقہ ہے۔ یہ ابن وضاح کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے معروف ہے۔

۵۵۴ - عبد الوہاب بن عیسیٰ بن ابو حبیہ ابو القاسم وراق جاحظ:

اس نے اسحاق بن ابوسرائیل ابو ہشام رفاعی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام دارقطنی اور ابن شاہین نے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے تاہم اس پر یہ الزام ہے کہ یہ (قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں) توقف سے کام لیتا تھا اس کے علاوہ اس پر دیگر الزامات بھی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے لیکن قرآن کے بارے میں توقف کا نظریہ رکھتا تھا۔ ابن قانع کہتے ہیں: اس کا انتقال شعبان کے مہینے میں 319 ہجری میں ہوا۔

۵۵۵ - عبید اللہ بن عامر مکی:

یہ عبدالرحمن بن عامر اور عمرو بن عامر کا بھائی ہے۔ اس نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن ابو نجیح نے روایت نقل کی ہے اور وہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا۔

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے۔“

”مسند الحمیدی“ میں سفیان بن عیینہ کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے جبکہ امام بخاری کی ”الادب المفرد“ میں علی بن مدینی اور محمد بن سلام کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُن دونوں نے ان دونوں روایات کو الگ الگ کیا ہے اور یہ دونوں سفیان سے منقول ہیں۔ امام بخاری نے اپنی ”التاریخ“ اور ابن ابوحاتم نے ”الجرح والتعدیل“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ اُن کے والد یہ کہتے ہیں: جس راوی سے ابن ابوحجج نے روایات نقل کی ہیں وہ عبید اللہ بن عامر ہے اور وہ حدیث جو امام ابو داؤد نے نقل کی ہے جو ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابوطاہر بن سرح کے حوالے سے منقول ہے اور پھر ان دونوں کے حوالے سے سفیان بن عیینہ اور ابن ابوحجج کے حوالے سے ابن عامر سے منقول ہے اُس کے بارے میں راوی نے نام ذکر نہیں کیا کہ ابن عامر کا نام کیا ہے؟ ہم نے لؤلؤی کے حوالے سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اور ابن داسہ اور ابن عبد کے نسخے میں امام ابو داؤد کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا تھا کہ یہ عبد الرحمن بن عامر ہے۔ مزنی بیان کرتے ہیں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ امام ابو داؤد کو وہم ہوا ہے جو اُنہوں نے اس راوی کا نام عبد الرحمن بن عامر بیان کیا ہے۔ اس بارے میں درست قول امام بخاری کا اور اُن کی پیروی کرنے والوں کا ہے کہ اس راوی کا نام عبید اللہ بن عامر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس مقام پر ائمہ اور حافظان حدیث کی ایک جماعت کو وہم ہوا ہے جیسے امام ابو داؤد ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ امام حاکم نے ”مستدرک“ میں اور امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں (یہی غلطی کی ہے)۔ امام حاکم نے اس روایت کو ”مستدرک“ کے کتاب الایمان میں حمیدی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور راوی کا نام عبد اللہ بن عامر بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث صحیح مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے کیونکہ اُنہوں نے عبد اللہ بن عامر محضی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے تو امام حاکم نے راوی حدیث کا نام عبد اللہ بن عامر نقل کر دیا ہے جو قرأت کے ساتھ بڑے اماموں میں سے ایک تھے۔ تو یہ امام حاکم کا وہم ہے کیونکہ اس راوی کا نام عبید اللہ بن عامر کی ہے۔ جہاں تک امام ذہبی کا تعلق ہے تو اُنہوں نے ”میزان الاعتدال“ میں اس کا نام عبد الرحمن بن عامر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن ابوحجج اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس بارے میں اُنہوں نے امام ابو داؤد نے پیروی کی ہے جیسا کہ ابن داسہ اور ابن العبد کے نسخے میں یہ بات منقول ہے۔ اُنہوں نے عبد الرحمن بن عامر کے حوالے سے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ تین بھائی تھے تو ابن ابوحجج نے عبید اللہ سے روایت نقل کی ہے اور عمرو بن دینار نے عروہ بن عامر سے روایت نقل کی ہے اور اُس نے عبد الرحمن بن عامر کا زمانہ بھی پایا ہے۔ ابن ابوحاتم نے اسی طرح ان تینوں بھائیوں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کا ذکر اُس کے نام سے متعلق مخصوص باب میں کیا ہے۔ عثمان بن سعید دارمی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا میں نے اُن سے کہا: ابن ابوحجج نے عبید اللہ بن عامر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے تو یہ عبید اللہ ہے کون؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ثقہ ہے۔ پھر امام ذہبی نے یہ بات بیان کی ہے جو اس باب میں ہے جن کا نام عبید اللہ بن عامر ہے تو اُنہوں نے اس میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے عبد اللہ بن ابوحجج کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ اس راوی کا درست نام عبید اللہ ہے اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔ اُنہوں نے جو نام ذکر کیے ہیں اُن میں عبید اللہ کا ذکر نہیں کیا، یہی وجہ ہے کہ میں نے اُس کا ذکر یہاں کر دیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۵۵۶ - عبید اللہ بن عبد الرحمن بن رافع (دست س):

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام عبد الرحمن کی جگہ عبد اللہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن رافع ہے اور ایک قول کے مطابق عبد اللہ کی بجائے عبد الرحمن ہے تو اس حساب سے اس کا نام عبید اللہ بن عبد الرحمن بن رافع ہوگا۔ ابن قطان نے یہ اختلاف ذکر کیا ہے اور پھر یہ کہا ہے: جس شخص کا یہ عالم ہوگا تو اُس کی حالت اور اُس کے چال چلن کے بارے میں کیا پتا چل سکتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بضائع نامی کنویں کے بارے میں روایت نقل کی ہے اسے امام احمد نے صحیح قرار دیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں محمد بن کعب قرظی، ہشام بن عروہ، سلیط بن ایوب اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے۔

۵۵۷ - عبید اللہ بن قاسم:

یہ احمد بن سعید حمصی کا استاد ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں احمد بن سعید کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یا تو احمد بن سعید ہے یا اس کا استاد عبید اللہ ہے۔

۵۵۸ - عبید اللہ بن منذر بن ہشام بن منذر بن زبیر بن عوام:

اس نے اور اس کے بھائی محمد بن منذر نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن جعفر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر خدیجة ببیت فی الجنة من قصب اللؤلؤ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی“

امام دارقطنی کہتے ہیں: صاحب ”میزان الاعتدال“ نے محمد بن منذر کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس کے بھائی کا ذکر نہیں کیا۔

۵۵۹ - عبید بن عمرو حنفی:

اس نے عطاء بن سائب سے جبکہ اس سے زید بن حریش اور عمر بن حفص شیبانی نے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ انہوں نے عطاء کے حوالے سے ابو عبد الرحمن سلمی کے حوالے سے حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود سے نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: عبید بن عمرو حنفی جس نے عطاء بن سائب سے روایت نقل کی ہے وہ ضعیف ہے وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کے طور پر منقول ہے اور یہی درست ہے۔

۵۶۰ - عبید بن محمد نساج:

اس نے احمد بن شعیب سے جبکہ اس سے باغندی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مشہور نہیں ہے بناتی نے یہ بات احمد بن شعیب کے حالات میں نقل کی ہے۔

۵۶۱ - عبید بن یحییٰ افریقی:

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث منقول ہے جبکہ اس سے محمد بن زکریا غلابی نے حدیث روایت کی ہے۔ وہ حدیث اس سے پہلے عبدالملک بن حبیب کے حالات میں نقل ہو چکی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: غلابی اور امام مالک کے درمیان موجود تمام راوی ضعیف ہیں۔

۵۶۲ - عتیق بن محمد بن حمدان بن عبدالاعلیٰ بن عیسیٰ ابو بکر صواف:

ابن طحان بیان کرتے ہیں: اس نے سماع کیا اور روایات نوٹ کیں لیکن یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے جو ابوالحسین بن ابوالحدید کے حوالے سے منقول ہے اس راوی کا انتقال 367 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا۔

۵۶۳ - عثمان بن سائب جمحی:

یہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابو محذورہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن جریج نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔)

۵۶۴ - عثمان بن عبداللہ شامی:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے حماد بن مدرک نے روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی اور ابن جوزی نے اس کے اور عثمان بن عبداللہ اموی کے درمیان فرق کیا ہے، ویسے ان دونوں نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب کہتے ہیں: شامی نے امام مالک سے منکر احادیث نقل کی ہیں جبکہ امام ذہبی نے ان دونوں کے حالات ایک ہی راوی کے ضمن میں نقل کر دیئے ہیں۔

۵۶۵ - عثمان بن عمرو:

اس نے عاصم بن زید سے جبکہ اس سے ہشام بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۵۶۶ - عثمان بن سعید:

امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ایک حدیث نقل کی ہے جو اس سے پہلے سعید کے حالات میں گزر چکی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کے کاتب کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۵۶۷ - عصمہ بن زائل طائی:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے کعب اور جمیل بن حماد طائی نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی فرماتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے کہا: جمیل بن حماد جس نے عصمہ بن زائل سے روایات نقل کی ہیں (وہ کون ہے؟)

پھر انہوں نے یہ سند ذکر کی تو امام دارقطنی نے فرمایا: یہ دیہاتی سند ہے جسے ثانوی شواہد کے طور پر نقل کیا جاسکتا ہے۔

۵۶۸ - عصمہ بن عبداللہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے):

إذا اختلف البيعان والبيع مستلم فالقول قول البائع ورفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم.
”جب سودے کرنے والے دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ہو جائے اور بیع مستلم ہو تو اس بارے میں فروخت کرنے والے کا قول معتبر ہوگا“ انہوں نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
ان سے یہ روایت احمد بن مسلم جمال نے نقل کی ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: عصمہ نامی راوی ضعیف ہے۔

۵۶۹ - عطاء بن دینار ابو طلحہ شامی:

یہ قریش کا غلام ہے۔ امام اوزاعی اور ابن جابر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں اور خطیب بغدادی نے کتاب ”المسئق والمفترق“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے اور یہ عطاء بن دینار ہذلی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔ ابن یونس اور خطیب بغدادی نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ خطیب بغدادی نے ”المسئق والمفترق“ میں ابو عبد اللہ صوری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص طلحہ بن دینار اس راوی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ یہ ہذلی ہے تو وہ وہم کا شکار ہوا ہے۔

۵۷۰ - عطیہ بن قیس کلاعی:

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کلابی ہے، یہ ابو یحییٰ حمصی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ دمشقی ہے۔ اس نے حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن عبدالعزیز، داؤد بن عمرو اودی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ معروف تھا۔ خلیفہ بن خیاط نے اہل شام کے دوسرے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے، جبکہ ابو زرعد دمشقی نے تیسرے طبقے میں کیا ہے جبکہ ابن سمیع اور ابن سعد نے چوتھے طبقے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہجرت کے ساتویں سال پیدا ہوا تھا اور اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا، یہ بات امام ابو زرعد نے بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 121 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر 104 برس میں ہوا۔

۵۷۱ - عقبہ بن عبدالواحد:

یہ مجہول ہے، یہ بات امام ابو حاتم نے بیان کی ہے۔ ”الحافل“ کے مصنف نے اس کا ذکر جریر بن عقبہ کی صاحبزادی کے حالات کے ضمن میں کیا ہے۔

۵۷۲ - العلاء بن سالم:

اس نے خالد بن اسماعیل ابوالولید سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان یسرکم ان تزکوا صلاتکم فقدموا اخیارکم۔

”اگر تمہاری یہ خواہش ہو کہ تم اپنی نمازوں کو پاکیزہ کر لو تو اپنے نیک لوگوں کو آگے کرو۔“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ سرے سے معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: خالد بن اسماعیل نامی راوی انتہائی ضعیف ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔

۵۷۳ - العلاء بن عبد اللہ بن رافع حضرمی جزری (دس):

اس نے حنان بن خارجہ اور سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عبد اللہ بن علاشہ ابوسعید محمد بن مسلم بن ابوالوضاح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ایک جزری بزرگ ہے جس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۵۷۴ - علی بن ابراہیم بن اسماعیل ابوالحسن شرفی:

یہ شافعی فقیہ ہے اور نابینا تھا اس کی نسبت شرف کی طرف ہے جو مصر میں ایک جگہ ہے۔ اس نے امام مزنی کی کتاب صابونی کے حوالے سے اُن سے نقل کی ہے اور اس نے ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن ورد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ ابوالفتح احمد بن بابشاہ اور ابواسحاق حبال نے اس سے روایات نقل کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے البتہ میں نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث دیکھی ہے۔ اس کا انتقال 408 ہجری میں ہوا۔ ابن ماکولانے اس کا ذکر ”الاکمال“ میں کیا ہے۔

۵۷۵ - علی بن احمد بن سہل ابوالحسن انصاری:

اس نے عیسیٰ بن یونس کے حوالے سے امام مالک سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے اس سے محمد بن صالح بن سمرہ نے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: امام مالک سے اس روایت کو نقل کرنے والے لوگ مجہول ہیں۔

۵۷۶ - علی بن امیل بن عبد اللہ بن امیل مصیصی:

اس نے محمد بن یعقوب اصم سے جبکہ اس سے ابوالقاسم بن طحان نے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اس کا ذکر ”تاریخ الغرباء“ کے ذیل میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے علم فقہ حاصل کیا تھا اور اس میں تشیع بھی پایا جاتا تھا۔ ابن ابراہیم نے اس کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الوضوء من کل دم سائل۔ ”ہر بہنے والے خون کی وجہ سے وضو کرنا پڑے گا۔“

۵۷۷ - علی بن حمید:

اس نے اسلم بن سہل واسطی کے حوالے سے جبکہ اس سے ابو نعیم اصبہانی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے

واقف نہیں ہوں۔

۵۷۸ - علی بن سعید بن عثمان بغدادی:

اس نے ابوالاشعث عجلی اور یعقوب دورقی اور دیگر حضرات سے منکر احادیث نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: احمد بن مروان دینوری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۷۹ - علی بن سعید ابوالحسن قاضی اصطخری:

اس نے اسماعیل صفار سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ معتزلہ کے متکلمین میں سے ایک تھا اور فقہ میں اس کی نسبت امام شافعی کے مذہب کی طرف تھا اس کا انتقال 404 ہجری میں 87 سال کی عمر میں ہوا۔

۵۸۰ - علی بن عبداللہ ابوالحسن فرضی:

یہ طرسوس کا رہنے والا تھا، مصر آیا تھا اور وہاں اس نے حدیث بیان کی تھیں۔ ابن یونس کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 263 ہجری میں ہوا۔

۵۸۱ - علی بن عبید اللہ بن شیخ:

اس نے ابن فضالہ خرقی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالعزیز کتانی نے روایات نقل کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں: حدیث اس کے بس کا کام نہیں تھا اس کا انتقال پندرہ رمضان المبارک میں 418 ہجری میں ہوا۔

۵۸۲ - علی بن عثمان بن خطاب ابوالدینیا:

یہ کذاب اور دجال ہے، یہ مصر آیا تھا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث روایت کی تھی۔ ابوالقاسم بن طحان نے اپنی ذیل میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مراکش سے مصر 310 ہجری میں آیا تھا اور اس نے یہ بات ذکر کی کہ اس نے حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت معاویہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہوئی ہے اور اس کو تین سو سال سے زیادہ کی عمر عطا کی گئی ہے۔ ابن طحان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من کذب علی متعبدا دخل النار۔

”جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا“

امام ذہبی نے اس کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام عثمان ہے اور یہ کہا ہے: اس کا نام عثمان بن خطاب ہے اور یہی معروف

ہے۔

۵۸۳ - علی بن علی بن سائب بن یزید بن رکانہ قرشی کوفی:

اس نے ابراہیم نخعی سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے، اس کے علاوہ سالم بن عبداللہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے

یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کے حوالے سے صرف شریک نے روایت نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنے میں قیس بن ربیع، شریک کا حصہ دار ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۵۸۴ - علی بن ابوالفحارہبہ اللہ بن ابومنصور، ابوتمام ہاشمی بغدادی خطیب:

اس نے امام ابوزرعہ مقدسی اور ابن بطی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نقطہ نے ”اکمال الاکمال“ میں تکرار میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی تعریف کرنا کوئی اچھا کام نہیں ہے (یا اس کی بُرائی بیان کی گئی ہے)۔

۵۸۵ - علی بن قاسم بن موسیٰ بن خزیمہ ابوالحسن:

خطیب بغدادی نے ”تاریخ“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جسے اس سے محمد بن عبید اللہ بن محمد قرشی نے نقل کیا ہے۔

۵۸۶ - علی بن محمد بن سعید بصری:

یہ علی بن جہضم کا استاد ہے۔ ابن جہضم نے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے:

ذکر صلاة الرغائب في اول ليلة جمعة من رجب.

”جو شخص رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں نمازِ رغائب پڑھ لے گا“۔

یہ ایک جھوٹی اور موضوع حدیث ہے جسے ابوموسیٰ مدینی نے کتاب ”وظائف اللیالی والایام“ میں جبکہ ابن جوزی نے ”الموضوعات“ میں نقل کیا ہے اور دونوں حضرات نے اسے ابن جہضم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ مدینی نے اس کے بعد یہ کہا ہے: یہ ایک غریب حدیث ہے۔ مجھے علم نہیں ہے میں نے اس روایت کو نوٹ کیا ہے لیکن یہ صرف ابن جہضم کے حوالے سے منقول ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جمید تک اس کی سند کے تمام راوی غیر معروف ہیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: یہ موضوع حدیث ہے لوگوں نے اس کے ایجاد کا الزام ابن جہضم پر عائد کیا ہے اور اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: ہم نے اپنے استاد عبد الوہاب حافظ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے رجال مجہول ہیں میں نے تمام کتابوں میں ان کی تحقیق کی ہے لیکن یہ مجھے کہیں نہیں ملے۔

۵۸۷ - علی بن محمد بن یوسف بن سنان بن مالک بن مسمع:

اس نے سہل بن یوسف بن سہل کے حوالے سے اُن کے والد اور اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ایہا الناس ان ابا بکر لم یسؤنی قط فاعرفوا له ذلك الحدیث.

”اے لوگو! ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی بُرائی نہیں کی تو تم اُسے اس حوالے سے پہچان لو“ الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے یہ بات بیان کی ہے: علی بن محمد بن یوسف اور سہل بن یوسف اور ان کے والد ان سب کے حالات میں نے امام بخاری کی کتاب میں یا ابن ابوحاتم کی کتاب میں نہیں پائے ہیں۔

۵۸۸ - علی بن یوسف بن دواس بن عبد اللہ بن مطرب بن سلام ابو الحسن قطعی مرادی:

ابو القاسم بن طحان کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے، لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال 343 ہجری میں مصر میں ہوا۔

۵۸۹ - عمار بن سعد قرظ مدنی (ق):

اس نے اپنے والد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس کے بیٹے محمد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ تحریر ہے کہ عمر بن عبد الرحمن بن اسید بن زید بن خطاب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے کہ عمار بن سعد نے ابو عبیدہ بن محمد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں وہ اس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔ وہ عمار بن سعد بن عابد بن سعد قرظ ہے۔

۵۹۰ - عمار بن سعد نجفی مصری:

اس نے حضرت ابوالدرداء اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ضحاک بن شریب غافقی اور عطاء بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں تبع تابعین کے طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: عمار بن سعد نجفی نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایات نقل کی ہیں: اس سے بکیر بن عبد اللہ شج نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ بکیر بن عبد اللہ عطاء بن دینار اور عیاش بن عباس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۱ - عمار بن محمد بن عمار بن یاسر:

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ راوی مجہول ہے۔

۵۹۲ - عمار بن محمد بن مخلد بن جبیر ابو ذر بغدادی:

اس نے جعفر بن محمد اصہبانی سے روایات نقل کی ہیں اس کا لقب حمل ہے۔ شیرازی نے کتاب ”الالقب“ میں اس کے حوالے سے

ایک حدیث نقل کی ہے اور پھر یہ کہا ہے: اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اسے اس روایت کے بارے میں گمان ہوا ہے اور یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔

۵۹۳ - عمر بن حبیب:

اس نے اسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”لعلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا حافظ خراب تھا۔ ”میزان الاعتدال“ میں عمر بن حبیب کا ذکر کیا ہے یہ دونوں دو آدمی ہیں اور وہ والا اس سے مقدم ہے۔

۵۹۴ - عمر بن زرارہ ابو حفص حرثی:

اس نے شریک بن عبد اللہ عیسیٰ بن یونس اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے امام بغوی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو غفلت کا شکار شخص تھا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس کی نسبت غفلت کی طرف کی گئی ہے۔

۵۹۵ - عمر بن سعد نصری:

اس نے ایک غریب روایت کے ساتھ واقعہ معراج نقل کیا ہے جو اس نے عبد العزیز اور لیث بن ابوسلیم اور اعش اور عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے اسے اس راوی کے حوالے سے اسماعیل بن موسیٰ قراری نے نقل کیا ہے۔ امام بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں اسے مجہول قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس حدیث کو روایت کرنے والا شخص مجہول ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔ اس کو روایت کرنے والے شخص سے امام بیہقی کی مراد عمر بن سعد نامی راوی ہے کیونکہ اس روایت کے بقیہ تمام راوی معروف ہیں یا ثقہ ہونے کے حوالے سے یا ضعیف ہونے کے حوالے سے معروف ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: موسیٰ بن اسماعیل منقری نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۵۹۶ - عمر بن یحییٰ بن عمر بن ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری:

اس نے امام مالک سے جبکہ اس سے موسیٰ بن معاذ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، انہوں نے ”غرائب مالک“ میں احمد بن صالح کلبی کے حوالے سے موسیٰ بن معاذ کے حوالے سے عمر بن یحییٰ نامی اس راوی کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہمیں موسیٰ بن معاذ کے حالات میں نقل کریں گے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن صالح اور اس سے اوپر کے راوی ضعیف ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایت کرنے والوں کے اسماء کی کتاب میں یہ کہا ہے: اس نے ربیعہ کے حوالے سے اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”الصدقة تقرب من الله۔ صدقة اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے۔“

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۵۹۷ - عمر دمشقی:

یہ ایک بزرگ ہے جس نے سیدہ أم الدرداء صغریٰ سے جبکہ اس سے سعید بن ابولہلال نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کتاب "الثقات" میں فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور کس کا بیٹا ہے، انہوں نے اس کا ذکر تبع تابعین میں کیا ہے۔

۵۹۸ - عمران بن زیاد:

اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

خلق الله الايمان فحفه بالحياء وخلق البخل فحفه بالكفر۔

"اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا اور اُسے حیاء کے ذریعے ڈھانپ دیا اور بخل کو پیدا کیا تو اُسے کفر کے ذریعے ڈھانپ دیا۔"

یہ روایت احمد بن نصر نے موسیٰ بن عیسیٰ بن حمید کے حوالے سے احمد بن محمد سماعی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے "غرائب مالک" میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے اور امام مالک سے یا ابوقرہ سے مستند طور پر منقول نہیں ہے۔ سماعی اور عمران بن زیاد یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۵۹۹ - عمرو بن ابان بن عثمان بن عفان (د):

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے امام داؤد نے حدیث نقل کی ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ عبید اللہ بن علی بن ابورافع نے بھی روایات نقل کی ہیں جن کا لقب عبادل ہے۔)

۶۰۰ - عمرو بن ابوسفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی مدنی (خ م دس):

امام حاکم نے "علوم الحدیث" میں یہ بات بیان کی ہے: زہری کے علاوہ اس سے روایت کرنے والے کسی شخص کا علم نہیں ہو سکا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوحسین بھی شامل ہے اور اس کے حوالے سے امام بخاری نے "الادب المفرد" میں ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ضمیر بن حبیب نے بھی روایت نقل کی ہے۔)

۶۰۱ - عمرو بن سری:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے گدی پر مسح کرنے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے اس کا ذکر اس کے بیٹے مصنف کے حالات میں آگے آئے گا۔ اس کے حوالے سے اس سے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قتان کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۰۲ - عمرو بن غیلان ثقفی:

یہ بصرہ کا امیر تھا۔ امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اُن کا یہ قول سنا ہے جو انہوں نے کہا تھا یہ بات سعید نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ابوقتیہ نے یہ بات بیان کی ہے ہلال نے قتادہ

کے حوالے سے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔ اس کے حوالے سے سنن دارقطنی میں ایک حدیث منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس میں نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کا ذکر ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: وہ ثقفی شخص جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے وہ مجہول ہے۔ اسی طرح امام ابوزرعہ اور ابو حاتم نے بھی اسے مجہول قرار دیا ہے اس کا اس سے پہلے عبداللہ بن عمرو بن غیلان کے حالات میں ہو چکا ہے۔

۶۰۳ - عمرو بن مالک جنبی (خ ع):

ابو مسعود مشقی نے امام دارقطنی کے امام مسلم پر کیے جانے والے اعتراضات کے جواب میں یہ بات بیان کی ہے کہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہو، صرف ابو ہانی نے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: صرف ابو ہانی کے اس روایت نقل کرنے کی وجہ سے اس سے مجہول ہونے کا اسم اُٹھانہیں لیا جائے گا، مساوائے اس صورت کے کہ جب یہ اپنے قبیلے میں معروف بھی ہو، یا اس سے کسی معروف راوی نے، یا اس سے ابو ہانی کے ہمراہ کسی معروف راوی نے بھی روایت نقل کی ہے، پھر اس سے مجہول ہونے کا اسم اُٹھایا جائے گا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے محمد بن شمیر عینی نے بھی روایت نقل کی ہے، جس کا ذکر ابن یونس اور دیگر حضرات نے ”تاریخ مصر“ اور دیگر کتابوں میں کیا ہے۔

۶۰۴ - عمرو بن نہمان بصری:

امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کے قنادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے غریب روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوقتیبہ اور مسلم بن قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۵ - عمرو بن یعقوب بن زبیر:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه ليستغفر لطالب العلم كل شيء حتى الحيتان في البحر۔

”طالب علم کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہیں یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں۔“

اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث یحییٰ بن مندہ نے نقل کی ہے۔ ابونعیم نے ”تاریخ اصہبان“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنے والد سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۶۰۶ - عمیر بن سعید نخعی:

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ معروف نہیں ہے، البتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام اور اس کے اسم منسوب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۰۷ - عمیرہ بن ابونا جیہ (س):

اس کا نام ابونا جیہ حریش ابو یحییٰ رعینی مصری ہے جو حجر بن رعین کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اور بکر بن سوادہ اور یزید بن ابوصیب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے لیث بن سعد ابن وہب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ عطاء بن یسار سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے:

ان رجلین خرجا فی سفر۔ فذکر الحدیث فی صلاتها بالتیمم ثم وجد الماء فی الوقت الحدیث
”دو آدمی سفر پر نکلیں“۔ اس کے بعد اُس حدیث کا ذکر ہے جو تیمم کے ذریعے اُن کے نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے اور
پھر انہیں وقت کے دوران ہی پانی بھی مل جاتا ہے۔

ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔ گویا کہ انہوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ نہیں کیا، ورنہ امام نسائی نے ”التمییز“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ثقہ ہے، اسی طرح یحییٰ بن بکیر نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 151 ہجری میں ہوا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: 153 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ عبادت گزار اور فضیلت والا شخص تھا۔

۶۰۸ - عنینہ بن خارجه ابو خارجه غافقی قیروانی

اس نے امام مالک سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جسے ہم نے اس سے روایت نقل کرنے والے شخص کے حالات میں نقل کر دیا ہے اور وہ شخص احمد بن یحییٰ بن مہران قیروانی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مراکشی سند ہے اور اس کے رجال مجہول ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: نامی اس راوی کو ابو العرب نے ثقہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے۔ اس کو امام مالک اور سفیان ثوری سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس نے لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۶۰۹ - عون بن یوسف:

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس سے اس کے بیٹے یحییٰ بن عون نے نقل کی ہے۔ اس کا ذکر اس کے بیٹے یحییٰ کے حالات میں آئے گا۔ امام دارقطنی نے اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۱۰ - عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک (دس ق):

اس نے زید بن وہب اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابن اسحاق، محمد بن عمرو بن عطاء اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۶۱۱ - عیسیٰ بن قیس:

اس نے سعید بن مسیب اور زید بن ارطاة سے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلیم اور ابو بکر بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام طبرانی کی ”معجم کبیر“ میں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے جبیر بن نوفل سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ما اذن الله تعالى لعبد في شيء افضل من ركعتين او اكثر والبر يتناثر فوق راس العبد ما كان في صلاة وما تقرب عبد الى الله عزوجل بافضل مما خرج منه يعني القرآن۔

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کی طرف سے کوئی بھی چیز سے دو رکعت یا اس سے زیادہ رکعت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی اور جب تک آدمی نماز کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت تک بندے کے سر کے اوپر نیکی گر رہی ہوتی ہے اور کوئی بھی بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب اُس سے زیادہ افضل چیز سے حاصل نہیں کرتا جو اُس کی طرف سے آئی ہے، یعنی قرآن“۔

طبرانی کی روایت میں عیسیٰ نامی راوی کے والد کا نام ذکر نہیں ہوا۔ بارودی نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور اس کے بارے میں ابو حاتم نے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: زید بن ارطاة کا کسی بھی صحابی سے روایت نقل کرنا مستند طور پر ثابت نہیں ہے، کیونکہ ابن حبان نے اس کا ذکر تبع تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔ اس نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہے، جس میں اس میں اور ان دونوں حضرات کے درمیان جبیر بن نفیر ہے۔ اس کے حوالے سے اور کوئی ایسی روایت معروف نہیں ہے جو کسی دوسرے سے نقل ہوئی ہو۔ تو ہو سکتا ہے یہ حدیث بھی جبیر بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل ہوئی ہو اور بعض راویوں نے تصحیف کر دی ہو۔ لیکن بارودی اور طبرانی نے جبیر بن نوفل کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے۔ ابن حبان نے صحابہ کرام کے طبقے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بات کہی گئی ہے کہ اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، البتہ لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت میں اس کا ذکر ہے۔

۶۱۲ - عیسیٰ بن میمون بصری:

اس نے نافع اور سالم کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مہر زیادہ مقرر کرنے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی متروک ہے، اور یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ذہبی میں ”میزان الاعتدال“ میں عیسیٰ بن میمون نامی کے کئی لوگوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اُن میں کوئی بھی بصری نہیں ہے، تو اس حوالے سے یہ آ زاد شمار ہوگا۔

حرف فاء

۶۱۳ - فاید بن زیاد بن ابو ہند داری:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس نے اپنے والد زیاد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو زیاد کے بیٹے سعید بن زیاد نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر سعید بن زیاد کے حالات میں ضعیف راویوں میں کیا ہے اور اس کی نقل کردہ یہ ہے:

نعم الطعام الزبيب يشد العصب الحديث.

”کشمش بہترین کھانا ہے جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔“

امام ابن حبان نے یہ کہا ہے: مجھے یہ نہیں معلوم کہ خرابی کی جڑ یہ ہے یا اس کا باپ ہے یا اس کا دادا ہے۔

۶۱۴ - فتح بن سلمو یہ بن حمران:

اس کی کنیت ابو بشر ہے اور یہ اہل جزیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے حویزی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اہل جزیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن طاہر نے کتاب ”ذخیرۃ الحفاظ“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

استر ما بین اعین الجن و عورات بنی آدم الحديث.

”جنات کی آنکھوں اور اولادِ آدم کے پردوں کی جگہوں سے چھپ کے رہو۔“

انہوں نے یہ کہا ہے: فتح بن سلمو یہ نامی راوی ضعیف ہے اور شاید خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس حدیث کو کئی راویوں نے ثقہ راویوں کے حوالے سے سعید بن مسلمہ سے نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے یہ روایت ”الکامل“ میں سعید کے حالات میں نقل کی ہے جو دجیم نے اُس سے نقل کی ہے۔ یہ روایت ابو علی حسن بن علی بن شیبہ معمری نے ”عمل الیوم واللیلہ“ کے اندر اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے تو اس حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں فتح نامی راوی منفرذ نہیں ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا انتقال 250 ہجری میں ہوا تھا۔

۶۱۵ - فزوع:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ منقح نے اس کے حوالے سے دو حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں سیف بن ہارون نے اپنی سند کے

ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے، اُن میں سے ایک روایت امام بخاری نے ”تاریخ کبیر“ میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: مالک بن اسماعیل اور سعید بن سلیمان یہ کہتے ہیں: سیف بن ہارون نے ہمیں یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے عصمہ بن بشیر کو فزوع کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا کہ اُنہوں نے حضرت منقح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، آپ یہ پڑھ رہے تھے:

اللّٰهُمَّ اِنِّى لَا اَحِلُّ لِهَمِّ اَنْ يَكْذِبُوا عَلٰى ثَلَاثًا.

”اے اللہ! میں نے ان کے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دی کہ یہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کریں“ یہ بات آپ نے تین مرتبہ پڑھی۔

امام طبرانی نے اس کے تمام طرق کے ہمراہ اُس حدیث سے نقل کی ہے:

من كذب على-

”جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے“۔

جبکہ اس سے منقول دوسری روایت کو ابو عبد اللہ بن مندہ نے ”معرفۃ الصحابہ“ میں ایک جماعت کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ حضرت منقح سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

اتيت النبى صلى الله عليه وسلم بصدقة ابلنا فقلت يا رسول الله هذه صدقة ابلنا قال فامر بها فقبضت فقلنا ان فيها ناقتين هدية لك.

”میں اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میرے اونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُسے قبضے میں لے لیا گیا۔ ہم نے عرض کی: اس میں دو اونٹنیاں ایسی بھی تھیں جو آپ کے لئے تحفہ تھیں“۔

امام بخاری نے ”تاریخ“ میں یہ کہا ہے: فزوع نامی راوی جنگِ قادسیہ میں شرفیک ہوا ہے۔ ابن حبان نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے۔ امام ذہبی نے فزوع نامی راوی کا ذکر عصمہ بن بشیر کے حالات میں کیا ہے اور امام دارقطنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: عصمہ اور فزوع دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے ان دونوں کا ذکر ”الاشقات“ میں کیا ہے اور فزوع کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے حضرت منقح سے روایات نقل کی ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت منقح کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ یہ کہتے ہیں: میں فزوع یا منقح سے یا ان دونوں کے شہر سے یا ان دونوں کے ماں باپ سے واقف نہیں ہوں، میں نے ان دونوں کا ذکر معرفت کے لئے کیا ہے، ان دونوں کی نقل کردہ روایت پر اعتماد کی وجہ سے نہیں کیا۔

ابن حبان نے سیف بن ہارون کا ذکر ”الاشقات“ میں کیا ہے اور ”الضعفاء“ میں بھی کیا ہے۔ یحییٰ بن معین، امام نسائی اور امام دارقطنی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں اس کے مخصوص مقام پر کیا ہے۔ تاہم ابو نعیم فضل بن

دکین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: سیف بن ہارون نے جو ایک ثقہ راوی ہے اُس نے جحاف کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر ”المجرح والتعدیل“ میں کیا ہے۔

۶۱۶ - فضل اللہ بن عبدالرحمن ابوعلی دہان مقری:

عبدالغافر نے ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ شخص قاری ہونے کے حوالے سے معروف ہے اور خبازی کے طریقے کے مطابق قرأت کی مختلف صورتوں کے بارے میں واقف ہے۔ اس نے قرآن بھی اُن سے پڑھا تھا اور شیخ ابوسعید خثاب سے بہت سی احادیث کا سماع کیا ہے اس کے علاوہ اس نے زین الاسلام اور دیگر لوگوں کی امالی کا علم بھی حاصل کیا ہے، ہم نے قرآن اس سے دیکھا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ آخری عمر میں خلل کا اور اختلاط کا شکار ہو گیا تھا تو اس کی حالت کے اختلاط کی وجہ سے 470 ہجری کے آس پاس میں اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

۶۱۷ - فضل بن صالح بن عبداللہ قیروانی:

اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع

حدیث منقول ہے:

لا تذهب الدنيا حتى تخرج الضعينة من الحيرة بغير حوار.

”دنیا اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ایک عورت حیرہ سے کسی پناہ کے بغیر روانہ نہیں ہوگی۔“

امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں جبکہ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایات نقل کرنے والوں کے اسماء میں یہ روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ مستند نہیں ہے امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہے۔ خطیب کہتے ہیں: عمر نامی راوی ضعیف ہے جبکہ صالح اور اُس کا بیٹا فضل یہ دونوں مجہول ہیں۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے اس کے باپ صالح بن عبداللہ کے حالات میں خطیب بغدادی کا کلام نقل کیا ہے، انہوں نے فضل بن صالح کا ذکر اُس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا ہے۔

﴿ حرف قاف ﴾

۶۱۸ - قاسم بن عبید اسدی:

ابن حبان نے کتاب ”الائتمات“ میں یہ کہا ہے: یہ غریب روایت نقل کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔

۶۱۹ - قاسم بن عمر عتقی:

اس نے بشر بن ابراہیم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے جو شادی کے موقعہ پر کوئی چیز بانٹنے (یا لوٹانے) کے بارے میں ہے۔ عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں ازہر بن زفر حضرمی کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے کیا ہے۔ ابن قطان نے ”الوہم والاہام“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۲۰ - قدامہ بن عبد اللہ بن عبدہ عامری (س ق):

ابن قطان کہتے ہیں: بعض اوقات عبدالحق اس کی حدیث کو ثنائی شواہد کے طور پر قبول کر لیتے ہیں، کیونکہ اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اس نے کس سے روایات نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے، اس سے کسائی اور اسماعیل بن ابو خالد ثوری، ابن مبارک، یحییٰ قطان اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۲۱ - قردوس واسطی:

یہ امام بزار کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: قردوس واسطی نے مہدی بن عیسیٰ کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کا ذکر مہدی کے حالات میں آئے گا۔ ابن قطان کہتے ہیں: قردوس واسطی کے حالات سے میں واقف نہیں ہوں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: مجھے نہیں علم نہیں کہ کیا یہ قردوس ہے جس میں قاف پر پیش اور دال پر بھی پیش پڑھی جاتی ہے یا قردوس ہے جس میں فاء پر زیر پڑھی جاتی ہے اور دال پر پیش پڑھی ہے۔

ابن ماکولانے اس کا ذکر ”الاکمال“ میں کیا ہے اور پہلے کی مانند کیا ہے، جبکہ دوسرے کا ذکر دوسرے کی مانند کیا ہے۔ وہ امام بزار کا استاذ نہیں ہے، یعنی ان دونوں میں سے ایک ان کا استاذ نہیں ہے۔

۶۲۲ - قیس بن ثعلبہ:

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی الصلاة.
 ”پہلے ہم نماز کے دوران آپ کو سلام کر دیا کرتے تھے۔“

یہ روایت ابوکدینہ نے یحییٰ بن مہلب نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام دارقطنی نے ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: علی بن مدینی نے اس حدیث کا ذکر مسند میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں اسے متصل قرار کرتا رہا، یہاں تک کہ میں نے ابن کدینہ کو دیکھا کہ انہوں نے یہ روایت مطرف کے حوالے سے نقل کی ہے اور اُس نے رضراض اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا ذکر کر دیا جس کا نام قیس بن ثعلبہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا: قیس نامی یہ راوی معروف نہیں ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ابوکدینہ کا وہم ہے، درست اس بارے میں وہ ہے جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ رضراض کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابو حمزہ سکری نے اس حدیث کی روایت میں یہی بات بیان کی ہے کہ یہ مطرف سے منقول ہے اور اس کا سبب یہ وہم ہے۔ کیونکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ابو جہم کے حوالے سے رضراض کے حوالے سے منقول ہے کہ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کے علاقے میں سے گزرا، تو یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس بارے میں ابو حمزہ کا قول ہی معتبر ہوگا، جو اُس چیز سے متابعت کے بارے میں ہے جس کا ذکر مطرف کے حوالے سے میں پہلے کر چکا ہوں۔

۶۲۳ - قیس بن کریم احد ب مخزومی کوئی:

خطیب بغدادی نے ”الکفایہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق سمیعہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفر دے۔

۶۲۴ - قیس بن محمد بن اشعث بن قیس کنڈی:

اس نے عدی بن حاتم اور کثیر بن شہاب سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ تابعین میں کیا ہے۔ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں اس کے دونوں بیٹے عبدالرحمن اور عثمان اور اس کے علاوہ ابواسحاق شیبانی شامل ہیں۔

۶۲۵ - قیس بن ابومسلم:

خطیب بغدادی نے اپنی ”تاریخ“ میں محمد بن داؤد بن صدقہ طبری مکی کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: ابونعیم فضل بن دکین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابو بردہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی کے ساتھ جنگ صرف حضرت عثمان کے خوف کی وجہ سے ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں: ابونعیم نے اس حدیث کو ترک کر دیا تھا، وہ اس حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور موسیٰ خندقی نے اُن سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں یہ روایت بیان کی کہ ابو جعفر کہتے ہیں: میں نے ابوسعید اشج کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: قیس بن ابومسلم جو قیس رمانہ ہے۔

﴿ حرف کاف ﴾

۶۲۶ - کثیر بن حارث حمیری:

ایک قول کے مطابق (اس کا اسم منسوب) بہرانی دمشقی اور اس کی کنیت ابوامین ہے۔ اس نے قاسم ابو عبد الرحمن سے جبکہ اس سے خالد بن معدان، معاویہ بن صالح اور اراطہ بن منذر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعد دمشقی بیان کرتے ہیں: میں نے دحیم سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام ابو زرعد فرماتے ہیں: میں نے کہا کہ اس چیز کو یہ چیز پرے کر دیتی ہے کہ خالد بن معدان اور معاویہ بن صالح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: یہ پرے نہیں ہوتا۔ امام ابو زرعد دمشقی نے اس کی نقل کردہ حدیث جو قاسم ابو عبد الرحمن سے نقل کی ہے، اُس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: کچھ مشائخ ہیں جو سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، علی بن یزید، کثیر بن حارث، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، یہ قاسم کے شاگرد ہیں اور ان کی قاسم سے نقل کردہ حدیث میں ان کا مقام بہتر ہے۔

۶۲۷ - کثیر بن کلیب جہنی:

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، اس کے حوالے سے اس کے بیٹے شمیم بن کثیر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: شمیم اس کا باپ اور اس کا دادا تینوں مجہول ہیں۔

۶۲۸ - کثیر بن مدرک اشجعی ابو مدرک کوفی (م دس):

اس نے اسود بن یزید کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

تقدیر صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في الصيف والشتاء بالاقدام.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سردیوں اور گرمیوں کی نماز کا اندازہ اقدام کے حوالے سے کیا جاتا تھا۔“

یہ روایت عبیدہ بن حمید نے ابو مالک اشجعی کے حوالے سے کثیر نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں اسے کمزور قرار دیا ہے۔ انہوں نے عبیدہ بن حمید کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ عبدالحق نے اس حدیث کے حوالے سے حمید کو ضعیف قرار دیا ہے۔ پھر امام ذہبی نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو اس کے استاد ابو مالک اشجعی کی وجہ سے بھی کمزور قرار دیا ہے جو اس نے کثیر بن مدرک سے نقل کی ہے۔ تو انہوں نے یہ روایت ابو مالک اور کثیر سے منقول ہونے کے طور پر نقل کی

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس راوی کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

۶۲۹ - کثیر:

اس کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کا نگران حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ یہ روایت ابوعمرانہ نے مطرف بن طریف کے حوالے سے کثیر نامی راوی سے نقل کی ہے۔ ابو جعفر رازی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے، انہوں نے یہ روایت مطرف کے حوالے سے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کتاب ”العلل“ میں بیان کرتے ہیں: کثیر نامی یہ راوی مجہول ہے اور مطرف نامی راوی نے ابولیلیٰ نامی راوی سے سماع نہیں کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ کثیر نامی یہ راوی کثیر بن عبید قرشی ابوسعید ہے جسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رضاعت کے ساتھ نسبت حاصل تھی، کیونکہ اسی سے مطرف بن طریف نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس راوی نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۳۰ - کرز بن حکیم:

برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حلب میں ہوتا اور یہ منکر الحدیث ہے۔

۶۳۱ - کلیب بن شہاب جرمی (ع):

اس نے صحابہ کی ایک جماعت سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے عاصم اور اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ مزنی نے ”تہذیب الکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: امام ابوداؤد فرماتے ہیں: عاصم بن کلیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جو روایت نقل کی ہے اُس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ انہوں نے کلیب کے حالات میں یہی بات بیان کی ہے اور یہ اس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ مزنی نے کلیب نامی راوی کے بارے میں امام ابوداؤد سے برخلاف موقف اختیار کیا ہے۔ حالانکہ امام ترمذی نے کلیب کی نقل کردہ حدیث کو مستند قرار دیا ہے جو سفر کے دوران قرض لینے کے بارے میں ہے۔ یہ عاصم بن کلیب نے اپنے والد کے حوالے سے وائل سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول ایک اور حدیث کو بھی حسن قرار دیا ہے۔

حرف میم

۶۳۲ - مالک بن اسماء بن خارجہ:

اس کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ اس نے اپنے والد سے اور ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمن بن عبداللہ مسعودی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابوالفرج اصہبانی نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ بات نقل کی ہے: یہ ججاج کے لئے اصہبان کا والی بنا تھا اور ججاج نے اس کی بہن کے ساتھ شادی کی تھی پھر اس کی طرف سے کچھ خیانتیں ظاہر ہوئیں جس کے نتیجے میں اسے طویل عرصے تک قید میں رہنے پڑا۔

۶۳۳ - مالک بن اعز:

ابو اسحاق سمیعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے یہ بات خطیب نے ”الکفایہ“ میں بیان کی ہے۔

۶۳۴ - مبارک بن ابو حمزہ زبیدی:

امام ابو حاتم نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ ابن ابو حاتم نے کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جسے ہشام بن عمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رکب ابن آدم علی ثلاثمائة وستین مفصلا فن قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وامر بالمعروف ونهى عن المنكر وعدل اذى عن طريق المسلمين عظما او شوكة او حجرا فبلغ ذلك عدد سلا ماہ زحزح نفسه عن النار۔

”انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، تو جو شخص سبحان اللہ پڑھتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے، لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یا اللہ اکبر پڑھتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا بُرائی سے منع کرتا ہے، یا مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو جیسے ہڈی یا کانٹے یا پتھر کو ہٹا دیتا ہے (تو ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا ہوتا ہے) یہاں تک کہ آدمی اپنی جوڑوں کی تعداد تک پہنچ جاتا ہے تو اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کروا لیتا ہے۔“

(ابن ابو حاتم کہتے ہیں:) تو میرے والد نے کہا: اس حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مبارک بن ابو حمزہ اور عبداللہ بن فروخ نامی

دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) جہاں تک عبد اللہ بن فروخ کا تعلق ہے تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے اور ثقہ ہے۔ امام مسلم نے اُس سے استدلال کیا ہے جبکہ عیسیٰ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن فروخ سے نقل کی ہے اور امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں امام ابو حاتم کا کلام عبد اللہ بن فروخ کے حالات میں نقل کیا ہے، انہوں نے مبارک بن ابو حمزہ کا ذکر اُس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا۔

۶۳۵ - محمد بن ابراہیم ابو شہاب کنانی کوئی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو لم يبق من الدنيا الا ليلة يملك فيها رجل من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم.
”اگر دنیا کے باقی رہنے میں صرف ایک رات باقی رہی ہو تو اُس رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران بنے گا۔“

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، اس کے دونوں طرق امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) شعبان نامی راوی نے عاصم کے حوالے سے زر کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے، باوجودیکہ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ابن شبرمہ نے عاصم کے حوالے سے زر کے حوالے سے بھی اسے متابعت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام بخاری نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے مسدد کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اس راوی سے روایت نقل کی ہو۔ امام ابو حاتم رازی کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے، اُس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۶۳۶ - محمد بن احمد بن تمیم ابو الحسین حناط بغدادی قنطری:

اس نے بغداد میں موجود قنطرة البردان نامی جگہ پر پڑاؤ کیا تھا۔ اس نے احمد بن عبید اللہ ترمذی، ابو اسماعیل ترمذی، ابو قلابہ عبد الملک بن محمد رقاشی اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابو عبد اللہ حاکم، ابو الحسن بن رزقویہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوالفوارس کہتے ہیں: اس میں کمزور ہونا پایا جاتا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام حاکم نے اس کے حوالے سے ”المستدرک“ کے کتاب العلم میں روایت نوٹ کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من غدا الى المسجد لا يريد الا ليتعلم خيرا او يعلمه كان له اجر معتبر تام العبرة الحديث.

”جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے اور اُس کا ارادہ صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھلائی کا علم حاصل کرے گا یا اُس کی تعلیم دے گا تو ایسے شخص کو مکمل عمرہ کرنے والے شخص کے اجر جتنا جبر ملتا ہے۔“

امام حاکم نے یہ بھی کہا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) قنطری کا ابو قلابہ سے سماع اُن کا اختلاف کا شکار ہو جانے کے بعد ہے اور یہ مستند نہیں ہے۔ ابن خزیمہ نے

اپنی صحیح میں یہ بات بیان کی ہے: ابو قلابہ نے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے بصرہ میں ہمیں حدیث بیان کی اور پھر وہ بغداد تشریف لے گئے۔

۶۳۷ - محمد بن جریر بن رستم ابو جعفر طبری:

یہ رافضی ہے اور خبیث ہے۔ حافظ عبدالعزیز کتانی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ رافضی ہے اس کے حوالے سے اس کی کچھ تالیفات منقول ہیں جن میں ایک کتاب اہل بیت سے تعلق رکھنے والے راویوں کے بارے میں ہے۔ شاید سلیمانی نے اسے ضعیف قرار دینے کا ارادہ اسی حوالے سے کیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس کے حوالے سے یہ کہا ہے: یہ رافضیوں کے لئے روایات ایجاد کرتا تھا۔ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں محمد بن جریر طبری کا ذکر کیا ہے جو مشہور امام ہیں اور پھر سلیمانی کا قول ذکر کرنے کے بعد اسے مسترد کر دیا ہے۔ شاید وہ یہ نہیں جانتے کہ رافضیوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسم باپ کے اسم، کنیت اور اسم منسوب میں اس کے حصے دار ہیں۔ ان کے درمیان فرق دادا کے نام پر ہوگا کیونکہ رافضی کے دادا کا نام رستم ہے اور جو مشہور امام ہیں ان کے دادا کا نام یزید ہے۔ شاید اسی وجہ سے محمد بن جریر طبری کے حوالے سے یہ روایت منقول ہوگی جس میں وضو کے دوران موزوں پر مسح کرنے پر اکتفاء کرنے کا ذکر ہے۔ اور یہ روایت اس رافضی سے منقول ہے کیونکہ یہ شیعہ کا مسلک ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۳۸ - محمد بن احمد بن ابوعبید اللہ مصری:

اس کے حوالے سے ”مستدرک الحاکم“ میں ایک حدیث منقول ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يتوضا فاخذ ماء الاذنيه خلاف الماء الذي مسح به راسه.
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے لئے اُس پانی کے علاوہ پانی لیا جس کے ذریعے آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا تھا۔“

یہ روایت امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ جبکہ ابن ابوعبید اللہ نامی اس راوی کے حوالے سے سلامتی ہو کیونکہ دونوں بزرگوں (یعنی امام بخاری اور امام مسلم) نے اس روایت کے تمام راویوں سے اتقان لیا ہے۔ امام بیہقی نے یہ حدیث ”الخلافيات“ میں امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ امام حاکم نے اس حدیث کو ”مستدرک“ میں نقل کیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ابن ابوعبید اللہ نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی گواہی حسن بن سفیان کی حرمہ کے حوالے سے نقل کردہ حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ امام بیہقی نے یہ بھی کہا ہے کہ امام حاکم نے یہ روایت اپنی قدیم ”امالی“ میں سوہویں جزء سے نقل کی ہے۔ جویشم بن خارجہ کے حوالے سے ابن وہب سے منقول ہے۔ تو عبداللہ بن وہب مصری تک اس کی سند مستند طور پر ثابت ہو جائے گی۔

۶۳۹ - محمد بن سعید بصری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے جو رجب

کی پہلی جمعرات میں روزہ رکھنے کے بارے میں ہے اور اُس سے اگلی رات میں نمازِ رغائب ادا کرنے کے بارے میں ہے جس میں بارہ رکعت ہوتی ہیں یہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کی جاتی ہے اور ہر دو رکعت کے بعد فصل کیا جاتا ہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور سورہ قدر تین مرتبہ پڑھی جاتی ہے الحدیث۔

یہ روایت ابو موسیٰ مدینی نے ”وظائف اللیالی والایام“ کے اندر نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں علم کہ میں نے یہ روایت ابن جہضم کے حوالے سے نوٹ کی ہے اور حمید تک اس کی سند کے راوی غیر معروف ہیں۔ یہ روایت ابن جوزی نے ”الموضوعات“ میں ابن جہضم کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت موضوع ہے محدثین نے اس روایت کے حوالے سے ابن جہضم پر الزام عائد کیا ہے اور اُس کی نسبت جھوٹ کی طرف کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ ہم نے اپنے استاد حافظ عبد الوہاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کے رجال مجہول ہیں میں نے تمام کتابوں میں ان کی تحقیق کر لی، لیکن مجھے یہ نہیں ملے۔ اور اس راوی کا ذکر اس سے پہلے اس کے بیٹے علی بن محمد بن سعید بصری کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۶۳۰ - محمد بن عباد بن جعفر قرشی مخزومی مکی (ع):

اس نے حضرت جابر، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سمیت دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت عمر کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے دو قتلوں سے متعلق حدیث نقل کی ہے جسے ولید بن کثیر نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام حاکم نے ”مستدرک“ میں اُس کے بارے میں کلام کیا ہے جو قتلین سے متعلق حدیث کے بعد ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: شیخین نے ولید بن کثیر اور محمد بن جعفر بن زبیر ان سب سے استدلال کیا ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: جہاں تک محمد نامی راوی کا تعلق ہے تو اُس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ابو اسامہ نے اسے محمد بن جعفر کے ساتھ ملایا ہے۔ پھر انہوں نے ایک مرتبہ اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور ایک مرتبہ اُس کے حوالے سے کی ہے۔ امام بیہقی نے ”الخلافيات“ میں اس پر تعقب کرتے ہوئے یہ کہا ہے: محمد بن جعفر کے بارے میں ہمارے استاد محترم کا یہ کہنا کہ اس سے استدلال نہیں کیا گیا، یہ اُن کی غلطی ہے، کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے جو قتلین کے علاوہ ہے اور ان دونوں حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ صحیحین میں اس راوی سے استدلال نہیں کیا گیا تو یہ وہم ہے کیونکہ شیخین نے اس راوی کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور جمعہ کے دن روزے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے شان نزول کے بارے میں ہے: ”الا انہم یشنون صدورہم“۔ امام مسلم نے اس کی نقل کردہ اُس حدیث کو نقل کیا ہے جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اس کے علاوہ اس کے حوالے سے وہ حدیث نقل کی ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے منقول ہے، تو اگر امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ اس سے مطلق طور پر استدلال ہی نہیں کیا تو ایسا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین، امام ابو زرعہ، امام ابو حاتم، ابن سعد اور امام ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ائمہ جیسے زہری، ابن جریج اور

امام اوزاعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے امام حاکم کے علاوہ اور کسی کی اس کے بارے میں جرح نہیں دیکھی اور اگر یہ مراد لیا جائے کہ امام حاکم کی مراد یہ تھی کہ انہوں نے صحیحین میں اس سے استدلال نہیں کیا، تو پھر یہ تضعیف شمار نہیں ہوگی کیونکہ بہت سے ثقہ راویوں نے شیخین نے استدلال نہیں کیا، لیکن ان کے بارے میں جرح کے حوالے سے کلام نہیں کیا گیا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۴۱ - محمد بن عبد اللہ بن کریم انصاری:

اس نے ابراہیم بن محمد بن یحییٰ عدوی کے حوالے سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے:

ان امرأة قالت یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر قال حجی عنہ ولیست لاحد بعده.

”ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے عمر رسیدہ شخص ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کر لو لیکن یہ اس کے بعد کسی اور کے لئے نہیں ہوگا۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے اسماعیل بن ابی اویس نے نقل کی ہے۔ ابن حزم نے اسے مجہول قرار دیا ہوئے اپنی کتاب ”المحلی“ میں اس راوی کے بارے میں اور اس کے استاد ابراہیم بن محمد بن یحییٰ کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ دونوں مجہول ہیں اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ عدوی کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ منکر ہے اور معروف نہیں ہے اور اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں وہ شخص منفرد ہے جو اس کی مانند ہے اور وہ محمد بن عبد اللہ بن کریم ہے۔ امام ذہبی نے محمد بن عبد اللہ کا ذکر اس کے مخصوص مقام پر نہیں کیا۔

۶۴۲ - محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن باکویہ شیرازی صوفی ابو عبد اللہ:

عبد الغافر نے اس کا ذکر ”السیاق“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ اپنے وقت میں صوفیاء کا شیخ تھا اور ان کے طریقے کا عالم تھا۔ یہ ان کی حکایات اور ان کے حالات کو جمع کرنے والا شخص تھا۔ آگے چل کے انہوں نے یہ کہا ہے: اس نے حدیث کا بھی سماع کیا تھا، تاہم ثقہ لوگوں نے اس کے حدیث کے سماع کے بارے میں توقف اختیار کیا ہے اور انہوں نے یہ چیز ذکر کی ہے: اس کے حوالے سے جو حکایات نقل کی گئی ہیں وہی بہتر ہیں۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اس نے شیراز میں متنبی سے ملاقات کی تھی اور اس سے اس کا دیوان سنا تھا۔ اور پھر اس راوی سے متنبی کا دیوان امام زین الاسلام نے اور دیگر ائمہ نے سنا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس کا انتقال ذی القعدہ کے مہینے میں 428 ہجری میں ہوا۔

۶۴۳ - محمد بن عبد اللہ (د):

امام ابوداؤد نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آداب کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت حماد بن خالد نے محمد بن عمرو انصاری کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ اس روایت میں اضطراب کا شکار ہوا ہے۔ حماد بن خالد یہ کہتے ہیں: یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے روایت منقول ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، جبکہ عبد الرحمن بن مہدی نے اس کے بارے میں یہ نزول کیا ہے کہ یہ محمد بن عمرو کے حوالے سے عبد اللہ بن محمد سے منقول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: میرے دادا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث روایت کی

ہے۔ تو نہ تو محمد بن عبداللہ نے اور نہ ہی عبداللہ بن محمد نے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے اذان دینے سے متعلق حدیث ذکر کی ہے اور انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس راوی کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے اور یہ دونوں روایات امام ابو داؤد نے نقل کی ہیں۔ مزہبی کہتے ہیں: دوسرا قول ہی درست ہے۔

۶۳۴ - محمد بن عبداللہ مخرمی مکی:

ابن ماکولا کہتے ہیں: شاید یہ مخرمہ بن نوفل کی اولاد میں سے ہے۔ اس سے امام شافعی سے جبکہ اس سے عبدالعزیز بن محمد بن حسن بن زبالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن صلاح نے علوم الحدیث کی 55 ویں قسم میں یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی غیر مشہور ہے۔

۶۳۵ - محمد بن عبداللہ جہدی:

اس نے حماد بن خالد کے حوالے سے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے کتاب ”العلل“ میں مسند ابو بکر سے متعلق باب میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے۔

۶۳۶ - محمد بن عبداللہ بن مؤذن:

یہ اہل رائے میں سے ایک تھا یہ بغداد کا قاضی بنا تھا۔ امام احمد بن حنبل سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ ابن ابو داؤد کے ساتھ تھا۔

۶۳۷ - محمد بن عبداللہ ابو جعفر اسد کاف:

یہ معتزلہ کے متکلمین میں سے ایک ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

۶۳۸ - محمد بن عبداللہ بن محمد کلوزانی:

خطیب کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ انہوں نے ”تاریخ بغداد“ میں اسکے حالات مستقل طور پر نقل کیے ہیں اور یہ کہا ہے: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابو مفضل شیبانی ہے اس راوی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے۔

۶۳۹ - محمد بن عبدالرحمن بن سہم انطاکی (م):

اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لكل دين خلقا وخلق هذا الدين الحياء.

”ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے اور اس دین کا مخصوص اخلاق حیا ہے۔“

ولید بن حسان مکی، عبداللہ بن محمد بغوی اور دیگر حضرات نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابن سہم نامی راوی عیسیٰ کے حوالے سے امام مالک سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس بارے میں

اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ روایت مستند بھی نہیں ہے۔

۶۵۰ - محمد بن عبد الرحمن بن عمیر:

اس نے اپنے والد مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔ خطیب بغدادی نے اسے اور اس کے والد کو مجہول قرار دیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ محمد بن عبد الرحمن بن مجبر ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے۔

۶۵۱ - محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن معقلم ہاشمی ابوالحسن:

اس نے ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔ یہ روایت ابو کریم محمد بن حسین نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

اذا رايتم النساء يجلسن على الكراسي ويقلن حدثنا واخبرنا فاحرقوهن في النار فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا كان آخر الزمان يجلس العلماء والفقهاء في البيوت وتظهر النساء ويقلن حدثنا واخبرنا فاذا رايتم شيئا من ذلك فاحرقوهن بالنار هذا حديث.

”جب تم خواتین کو دیکھو کہ وہ کرسیوں پر بیٹھ کر یہ کہتی پھرتی ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی فلاں نے اور ہمیں خبر دی فلاں نے تو تم انہیں آگ میں جلا دو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آخری زمانہ آئے گا تو علماء اور فقہاء گھر میں بیٹھ جائیں گے، عورتیں باہر نکل آئیں گی اور یہ کہتی پھریں گی: اُس نے ہمیں حدیث بیان کی اور اُس نے ہمیں خبر دی۔ تو جب تم اس طرح کی کوئی صورت حال دیکھو تو اُن خواتین کو آگ میں جلا دو۔“

یہ روایت منکر ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہے، صرف محمد بن علی بن احمد ہاشمی نامی راوی ثقہ نہیں ہے، جس کا ذکر ہو رہا ہے اور خرابی کی جڑ یہی شخص ہے۔ اُس نے صحیح سند اس کے ساتھ ملا دی ہے۔ یہ روایت ابو منصور دلبلی نے ”مسند الفردوس“ میں ابن فنجویہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۵۲ - محمد بن عبد الملک بن زنجویہ ابوبکر بغدادی غزال (ع):

یہ امام احمد بن حنبل کا شاگرد ہے۔ اس نے یزید بن ہارون، امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے بہت سے سیرت نگاروں اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے، میں نے اس کا ذکر نہیں پایا۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابوالحسن پر حیرانگی ہوتی ہے کہ انہوں نے ابن ابوحاتم کی کتاب سے بہت زیادہ نقل کیا ہے تو ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب میں اس راوی کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس نے امام عبدالرزاق، حسن بن موسیٰ اشعب، جعفر بن عون، یزید بن ہارون، فریبانی، عصام بن خالد، اسد بن موسیٰ اور طلق بن سح کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے والد نے اس سے سماع کیا ہے اور میں نے بھی اس سے سماع کیا ہے یہ صدوق ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ائمہ کی ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں، جن میں امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، ابراہیم حربی، اسماعیل قاضی، امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ ابو یعلیٰ موصلی، ابن صاعد اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ تو جس شخص کے حالات یہ ہوں تو اُس کی حالت مجہول کیسے ہو سکتی ہے۔ تاہم ابوالحسن کو اس کے بارے میں شاید یہ لگا کہ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر نہیں کیا، یعنی اس کا اسم صفت بیان نہیں کیا جو غزال ہے۔ انہوں نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی ہے۔ پھر ”الکمال“ کے مصنف نے ان راویوں کے لئے دو الگ سے حالات تحریر کر دیئے، ایک مرتبہ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی اور ایک مرتبہ اس کا ذکر اس کے دادا کے ذکر کے بغیر کیا اور اس کا اسم صفت غزال نقل کر دیا۔ تو یہ انہیں وہم کیا ہے۔ ابن عساکر نے ”اسماء شیوخ اللیل“ میں اس کا ذکر درست طور پر کیا ہے، انہوں نے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی ہے اور اس کا اسم صفت غزال بھی ذکر کیا ہے اور امام نسائی کی اس کی توثیق بھی نقل کی ہے۔ مزنی نے اپنی کتاب ”تہذیب الکمال“ میں اور امام ذہبی نے اُس کی مختصر میں اس کی پیروی کی ہے۔

۶۵۳ - محمد بن علی بن حسن بن ہارون ابو عبد اللہ بجلی قیروانی:

اس نے مزنی سے ملاقات کی تھی اور ربیع بن سلیمان سے علم فقہ حاصل کیا ہے۔ ابو العرب نے ”تاریخ افریقہ“ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ امام شافعی کے مذہب کا عالم تھا اور بہت جلیل القدر فقیہ تھا۔ اس نے مزنی اور دیگر حضرات سے ملاقات کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: خماش بن مروان اور محمد بن بسطام نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس کا انتقال 315 ہجری میں ہوا۔ میں نے کتاب ”ریاض النفوس طبقات علماء القیر وان“ میں جو ابوبکر عبد اللہ بن محمد مالکی کی تصنیف ہے، اُس میں ابو عبد اللہ بجلی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک دن ہم اُن کے سامنے پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران انہیں اونگھ آ گئی، تو ہم خاموش ہو گئے تاکہ اُن کی آنکھ کھل جائے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا: میں نے ابھی ایک شخص کو دیکھا جو میرے اور تمہارے درمیان ٹھہرا ہوا تھا، اُسی کا چہرہ انتہائی خوبصورت تھا، اُس کے کپڑے عمدہ تھے اور اُس کی خوشبو بہت بہترین تھی، اُس نے یہ شعر مجھے سنایا:

الا ذهب الوفاء فلا وفاء
واباد اہلیہ وبقی العناء
واسلمی الزمان الی رجال
حیما تہرو موتہر سواء
اخلاء اذا استغیت عنہم
واعداء اذ نزل البلاء

۶۵۴ - محمد بن علی بن محمد بن احمد بن حبیب صفار ابو سعید:

یہ خشاب کے نام سے معروف ہے اور ابوسہل خشاب کا بھانجا ہے۔ عبدالغافر نے کتاب ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک بزرگ ہے جو خواص سے حدیث کے حوالے سے مشہور ہے، اس نے شیخ عبدالرحمن سلمی کی خدمت کی تھی، پھر انہوں نے پوچھا: میں نے ایک ایسے شخص کو سنا جس پر میں اعتماد کرتا ہوں اور اُس کا ابوطاہر بن خزیمہ سے سماع ظاہر بھی ہوا کہ اُس نے شیخ الاسلام ابوسلیمان صابونی کی وفات کے بعد اور اُن کی زندگی میں بھی اس چیز کو ظاہر کیا۔ تو محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا اور محدثین اس سے راضی نہیں تھے، باقی اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔ جہاں تک اس کے مخطی، خفاف اور اُن کے طبقے کے افراد سے سماع کا تعلق ہے اور

اس کے آقا شیخ ابو عبد الرحمن کا تعلق ہے تو یہ تمام مستند ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس راوی کا انتقال 456 ہجری میں ذی القعدہ کے مہینے میں ہوا اس کی پیدائش 381 ہجری میں ہوئی تھی۔

۶۵۵ - محمد بن علی نصیبی:

یہ عبدالعزیز کتانی کا استاد ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے البتہ یہ کسی چیز کا فہم نہیں رکھتا تھا۔ اس کا انتقال 427 ہجری میں شوال کے مہینے میں ہوا۔

۶۵۶ - محمد بن عمار بن محمد بن عمار بن یاسر:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جو مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ صالح بن معلى سمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں اس کے مجہول ہونے اور اس کے باپ کے مجہول ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۶۵۷ - محمد بن عمر بن ایوب ابو بکر موطی:

یہ امام دارقطنی کا استاد ہے۔ اس نے محمد بن یعقوب قحطانی سے روایات نقل کی ہیں جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ ابن قحطان کہتے ہیں: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

۶۵۸ - محمد بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالاسد:

اس نے اپنے والد اور اپنی دادی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابو بکر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے انہوں نے اس راوی کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک روایت بھی نقل کی ہے جو یعقوب بن محمد زہری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے جو حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”تم اپنے آگے سے کھاؤ“۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابو خزہ نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس راوی کی متابعت کی ہے۔

۶۵۹ - محمد بن عمرو بن خلیل:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۶۶۰ - محمد بن عمرو بن بجل:

اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں محمد بن سعید طبری کے حالات میں ہوا ہے۔

۶۶۱ - محمد بن فرخ بغدادی:

اس نے ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الرحیم بن عبد اللہ سمنانی سے روایات

نقل کی ہیں۔ ابن ماکولانے ”الاکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: بغداد میں یہ معروف نہیں ہے اس نے قیزوان میں حدیث بیان کی تھی اور اس کی نسبت محمد بن فرج ازرق کی طرف ہے جو حدیث کو روایت کرنے والا مشہور شخص ہے اور محمد بن فرج مصری کی طرف ہے اور اس کی نسبت محمد بن فرج بن ہاشم سمرقندی کی طرف ہے اور محمد بن فرج غسانی بغدادی نحوی کی طرف ہے ان دونوں کا ذکر حواء کے ساتھ ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۶۶۲ - محمد بن کامل بن میمون زیات مصری:

اس نے عمرو بن ابوسلمہ اور زید بن حسن مصری کے حوالے سے جبکہ اس سے محمد بن اسماعیل بن اسحاق فارسی، محمد بن احمد بن علی مصری، ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری اور احمد بن یحییٰ بن زکیر مصری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ انہوں نے ”غرائب مالک“ میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو ان رجلا صام نهاره وقام ليله حشره الله على نيته اما الى الجنة واما الى نار.
”جو شخص (ساری زندگی) دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا رہے رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کی نیت کے مطابق زندہ کرے گا، تو وہ یا تو جنت کی طرف جائے گا یا جہنم کی طرف جائے گا۔“

یہ روایت احمد بن یحییٰ بن زکیر نے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ محمد بن کامل اور ابن زکیر یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ یہ روایت ابوالحسن مصری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر اس کی مانند کی ہے۔ لیکن یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ محمد بن کامل نامی راوی ضعیف ہے، کیونکہ اُس نے ایک مرتبہ اس روایت کو عمرو بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا جو ایک ثقہ ہے اور ایک مرتبہ اسے زید بن حسن کے حوالے سے نقل کیا جو ایک مجہول راوی ہے۔ ایک مرتبہ اُس نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا اور ایک مرتبہ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اضافہ کر دیا۔

۶۶۳ - محمد بن محمد بن یعقوب قحطانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے):

من صلي وحده ثم ادرك الجماعة اعاد الا الفجر والمغرب.
”جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ جماعت کو بھی پالے تو اُسے دوبارہ نماز ادا کر لینا چاہیے؛ البتہ فجر اور مغرب کا حکم مختلف ہے۔“

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن عمر بن ایوب ربلی نے نقل کی ہے۔ ابن قحطان کہتے ہیں: یہ اور اس کا استاد ان دونوں کی حالت سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ حدیث امام دارقطنی کی کتاب ”العلل“ میں منقول ہے۔

۶۶۳ - محمد بن مروان قطان:

برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شیعہ کا بزرگ ہے اور رات کو کوکڑیاں چماتا تھا یہ کسی ثقہ راوی سے حدیث روایت نہیں کرتا یہ متروک ہے۔

۶۶۵ - محمد بن مضر بن معن:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كتب اربعين حديثا الحديث.

”جو شخص چالیس احادیث نوٹ کر لے“ الحدیث۔

ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل الممتاہیہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ اور اس کا استاد دونوں معروف نہیں ہیں۔ امام ذہبی اس کا ذکر بوری کے حالات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان دونوں میں سے کسی ایک نے مذکورہ حدیث کو ایجاد کیا ہے۔

۶۶۶ - محمد بن مطلب:

میں نے ابن صیرفی کی تحریر میں ان کے نقل کردہ ”الجرح والتعديل“ کے نسخے میں یہ بات پڑھی ہے جو ابان بن بشیر کے حالات کے حاشیے میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ابان بن بشیر سے محمد بن مطلب نے روایات نقل کی ہیں اور یہ مجہول ہے جبکہ اس سے وہب بن بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۷ - محمد بن مقاتل ابو بکر:

یہ محمد بن حسن کا شاگرد ہے یہ اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۶۶۸ - محمد بن ابو مقاتل:

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحى الله الى داود ان العبد من عبىدى لياتينى بالحسنة فاحكمه الى جنتى الحديث.

”اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ جب میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایک نیکی لے کر آتا ہے تو

میں اُس کے بارے میں یہ حکم دیتا ہوں کہ اُسے میری جنت کی طرف لے جایا جائے۔“

یہ روایت اس راوی سے احمد بن محمد بن سلیمان بن فافانے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے اور مستند نہیں ہے۔ ابن ابو مقاتل نامی راوی مجہول ہے۔

۶۶۹ - محمد بن مکی بن سعید ابو جعفر فقیہ ساوی تاجر:

عبدالغافر نے ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو سادہ سے تعلق رکھتا ہے اس نے اصم کے بہت سے شاگردوں سے حدیث کا سماع کیا انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اپنے اعتقاد میں یہ کچھ چیزوں میں ظاہر کی طرف میلان رکھتا ہے

اور اسے تشبیہ کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ اس کی صراحت کرتا ہے تو اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۷۰ - محمد بن موسیٰ بن فضالہ ابو عمر قرشی:

اس نے حسن بن فرج عرنی اور دیگر حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابوالحسین بن منادی یہ کہتے ہیں: اس کا انتقال جمعرات کے دن پانچ ربیع الثانی کو 362 ہجری میں ہوا۔

۶۷۱ - محمد بن موسیٰ بن ابونعیم واسطی (ق):

اس نے ابان بن یزید عطار اور سعید بن زید سے روایات نقل کی ہیں جو حماد بن زید کا بھائی ہے، اس کے علاوہ عثمان بن مخلد واسطی سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے امام ابو زرعہ امام ابو حاتم، ابوبکر بزار اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے، میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور صدوق ہے۔

۶۷۲ - محمد بن ہشام بن علی مروزی:

اس نے محمد بن حبیب جارودی کے حوالے سے ابن عیینہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ماء زمزم لها شرب له.

”آب زمزم پینے کا وہی فائدہ ہوتا ہے جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے۔“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام حاکم کا کلام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسے ثقہ ہونے کے طور پر جانتے تھے، کیونکہ انہوں نے اس حدیث کے بعد یہ بات کہی ہے کہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اگر جارودی نامی راوی کی طرف سے سلامتی ہو تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُن کے نزدیک اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

۶۷۳ - محمد بن ہشام:

اس نے دبری سے جبکہ اس سے ابوسلیمان خطابی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۷۴ - محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابوحثمہ انصاری اوسی ابو عبد اللہ:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اُس کے علاوہ اپنے چچا ابو عفرہ سے روایات نقل کی ہیں، جبکہ اس سے ابن اسحاق اور محمد بن صدقہ عدنی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۶۷۵ - محمد بن یحییٰ بن علی بن عبد الحمید بن عبید بن غسان بن یسار کنانی ابو غسان مدنی (خ):

یہ شخص ہے جس نے زہری کے بیعتیہ کے حوالے سے یہ مستند روایت نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا تغوط احدكم فليمسح ثلاث مرات.
”جب کوئی شخص پاخانہ کرے تو وہ تین دفعہ پونچھے۔“

ابن حزم کہتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ راوی ثقہ ہونے کے حوالے سے معروف ہے۔ امام نسائی یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابن مفوز کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔

۶۷۶ - محمد بن یحییٰ بن ابو عمر عدنی:

یہ حافظ الحدیث ہے اس نے ابن عیینہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا، البتہ اس میں غفلت پائی جاتی تھی، میں نے اس کے پاس ایک موضوع حدیث بھی دیکھی ہے جسے اس نے ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن یہ راوی صدوق ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ اس کا انتقال مکہ میں گیارہ ذوالحجہ میں 243 ہجری میں ہوا، یہ بات امام بخاری نے بیان کی ہے۔

۶۷۷ - محمد بن یحییٰ اسلمی حبشی:

عبد العزیز کتانی بیان کرتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ اعترال کا نظریہ رکھتا تھا، یہ ایک سمجھدار بزرگ تھا۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے ابو القاسم علی بن محمد سمیاطی نے روایات نقل کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: میرے والد کا انتقال 402 ہجری میں ہوا۔

۶۷۸ - محمد بن یزید بن عبد اللہ سلمیٰ نیشاپوری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سیتاتی من بعدی رجل یقال له النعمان بن ثابت یکنی ابا حنیفة لیحبی دین اللہ وسنتی علی یدیه.
”عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی، تو اللہ کا دین اور میری سنت اس کے ہاتھوں زندہ ہوں گے۔“

خطیب بغدادی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت اس سند کے حوالے سے نوٹ نہیں کی ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے اور موضوع ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: محمد بن یزید نامی راوی متروک ہے۔ سلیمان بن قیس اور ابو المعلیٰ نامی راوی مجہول ہیں۔ ابان بن ابو عیاش نامی راوی پر جھوٹے ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد بن محمد ابراہیم سلمیٰ کے حالات میں نقل کی ہے جو محمد بن یزید کے حوالے سے منقول ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس نے منکر احادیث نقل کی ہیں۔

۶۷۹ - مرزم بن حکیم ازدی:

اس کا ذکر اس کے بھائی حدید بن حکیم کے نام کے تحت ہو چکا ہے۔

۶۸۰ - مرداس بن محمد بن عبد اللہ بن ابو بردہ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تو ضا و ذکر اسم اللہ علیہ۔

”جو شخص وضو کرے اور اس سے پہلے اللہ کا نام ذکر کر لے“۔

ابن قطن کہتے ہیں: مرد اس نامی راوی کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ یہ حدیث امام دارقطنی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۸۱ - مسعود بن سینہ بن حسین مسندی عماد الدین حنفی:

یہ مجہول ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس نے کس سے علم حاصل کیا ہے؟ اور اس سے کس نے علم حاصل کیا ہے؟ اس کے حوالے سے ایک مختصر منقول ہے جس کا نام اس نے ”التعلیم“ رکھا ہے؛ جس میں اس نے امام مالک اور امام شافعی کی طرف انتہائی قبیح جھوٹی باتیں منسوب کی ہیں اس میں انبیاء کی تنقیص کی گئی ہے اس میں اس نے یہ بات بیان کی ہے: امام شافعی کے حوالے سے کوئی ایسا مسئلہ معروف نہیں ہے جس میں انہوں نے اجتہاد کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی نئی صورت حال میں حکم منقول ہے جس حکم کا انہوں نے استنباط کیا ہو البتہ متعدد مسائل میں انہوں نے مختلف رائے اختیار کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ معظم بن عادل کے زمانے میں دمشق میں ہوتا تھا۔)

۶۸۲ - مسعود بن محمد بن علی بن حسن بن علی ابوسعید جرجانی حنفی ادیب:

عبد الغافر کہتے ہیں: یہ فاضل بڑا ادیب، فقیہ اور مناظر بزرگ تھا۔ اس نے ابو العباس اصم کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر لوگوں سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابوصالح کہتے ہیں: اس کا اصم سے روایت نقل کرنا اس کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: میں نے ابو محمد بن بکر القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابوسعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نیشاپور آیا تو اصم کا انتقال ہو چکا تھا تو باقی اللہ ان سے حساب لے گا۔ ابو بکر محمد بن یحییٰ سجزی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ عبد الغافر کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں اور یہ اہل عدل کا مذہب رکھتا تھا، اس کا انتقال ربیع الاول کے مہینے میں 416 ہجری میں ہوا۔

۶۸۳ - مسکین ابوفاطمہ:

اس نے یمان بن یزید سے جبکہ اس سے عباس بن ولید نرسی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۶۸۴ - مسلم بن حارث تمیمی:

ایک قول کے مطابق اس کا نام حارث بن مسلم ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ اس سے عبد الرحمن بن حسان فلسطینی نے روایت نقل کی ہے۔ امام برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے اور اس کے والد کے حوالے سے صرف اسی نے روایت نقل کی ہے ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔ یہاں پر مقصود بیٹے کا ذکر کرنا ہے خواہ اس کا نام مسلم ہو یا حارث ہو۔

۶۸۵ - مسلم بن سلام حنفی ابو عبد الملک (دس):

اس نے علی بن طلق سے جبکہ اس سے عیسیٰ بن حطان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے، اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبد الملک نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۶۸۶ - مسلم بن عقال، مسلم بن عمار، مسلم بن ہرمی، مسلم جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے:

ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: ان تمام حضرات نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، تاہم میں ان پر اعتماد نہیں کرتا اور ان کے ذریعے استدلال کرنا مجھے پسند نہیں ہے، کیونکہ ان کے اندر خراب مسلک پایا جاتا ہے۔

۶۸۷ - مشاش ابواز ہر سلمی بصری:

ایک قول کے مطابق واسطی اور ایک قول کے مطابق خراسانی۔ اس نے عطاء نے جبکہ اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ شعبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ جیسا کہ حاتم بن لیث جو ہری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم ضعفۃ اہلہ من جمع بلیل۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کو پہلے ہی روانہ کروا دیا تھا۔“

اگر تو یہ روایت غلط ہے تو اس میں مشاش نامی راوی نے غلطی کی ہے کہ اُس نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کر دیئے ہیں کہ یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جب کہ ابن جریر اور دیگر راویوں نے یہ روایت عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے جبکہ اس راوی نے یہ روایت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

۶۸۸ - مصرف بن عمرو بن کعب یامی (د):

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جو سر کے پچھلے حصے پر مسح کرنے کے بارے میں ہے اور کھٹی اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فصل کرنے کے بارے میں ہے، اس سے اس کے بیٹے طلحہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی علت یہ ہے کہ طلحہ کے والد مصرف بن عمرو کی حالت مجہول ہے۔

۶۸۹ - مصرف بن عمرو بن سری بن مصرف بن عمرو بن کعب (د):

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمرو بن کعب رضی اللہ

عنه بیان کرتے ہیں:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح لحيته وقفاہ۔

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی مبارک اور اپنی گدی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

عبدالحق بیان کرتے ہیں: اس سند سے میں واقف نہیں ہوں، میں نے اسے اس لیے نوٹ کیا تھا تا کہ اس کے بارے میں (اہل علم سے) دریافت کروں گا۔ ابن قتان کہتے ہیں: یہ سند مجہول اور قبیح ہے، مصرف بن عمر و بن سری اور اُس کا والد عمرو اور اُس کا دادا سری یہ تینوں معروف نہیں ہیں۔

۶۹۰ - مصعب بن خالد بن زید بن خالد جہنی:

یہ عبداللہ بن مصعب کا والد ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ مصعب بن منظور بن زید بن خالد ہے۔ اس کے حوالے سے اس کے بیٹے عبداللہ بن مصعب نے اس سند کے ساتھ تہوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ روایت کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں:

اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله واثق العري كلبه التقوى وخير اللبل ملة ابراهيم وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم واحسن القصص هذا القرآن وخير الامور عزائبها وشر الامور محدثاتها۔

”اما بعد! سب سے سچی بات اللہ کی بات ہے اور سب سے مضبوط رسی تقویٰ کی بات ہے اور سب سے بہترین دین حضرت ابراہیم کا دین ہے اور سب سے بہترین سنت حضرت محمد کی سنت ہے اور سب سے بہترین قصے اس قرآن میں ہیں اور معاملات میں بہتر وہ ہے جن میں عظمت ہو اور معاملات میں بدترین وہ ہیں جو نئے ایجاد شدہ ہوں۔“

بقیہ نامی راوی نے یہ طویل خطبہ روایت کیا ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حافظ ابن عساکر نے اس طویل روایت کو نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مصعب اور اُس کا والد دونوں مجہول ہیں۔ ابن ذہبی نے ان دونوں کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ خطبہ منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: انہوں نے ان دونوں کا ذکر عبداللہ بن مصعب کے حالات میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مصعب بن خالد انہوں نے مصعب کا ذکر مہم سے متعلق باب میں نہیں کیا۔ اس راوی کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے جسے ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من قرا الكهف يوم الجمعة فهو معصوم الى ثمانية ايام من كل فتنة تكون فان خرج الدجال عصم منه۔

”جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرتا ہے تو وہ اگلے آٹھ دن تک ہر طرح کی آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے، اگرچہ اس دوران دجال بھی نکل آئے تو یہ اُس سے بھی محفوظ رہے گا۔“

امام مزنی نے ”التمہذیب الکمال“ میں سعید بن محمد جرمی کے مشائخ کے حالات میں اس کی نسبت اسی طرح ذکر کی ہے اور ابو ذؤیب

عبداللہ بن مصعب بن منظور بن زید بن خالد جہنی کے حالات میں اسی طرح نقل کی ہے۔

۶۹۱ - معان ابو عبد اللہ:

اس کا کوئی اسم منسوب ذکر نہیں کیا۔ یزید بن ہارون نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: ایک شخص نے مجھے حسن بصری کا یہ بیان بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ اُن صحابی سے یہ کہا گیا: آپ اپنے گھر پہنچیں کیونکہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو انہوں نے فرمایا: میرا گھر نہیں چلا۔ حافظ سعد الدین حارثی نے یزید بن ہارون کی ”عوالی“ میں یہ بات نقل کی ہے: معان نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

۶۹۲ - معاویہ بن یحییٰ:

اس کے حوالے سے امام ابن ابوحاتم کی کتاب ”العلل“ میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

رب صائم حظه من صيامه الجوع ورب قائم حظه من قيامه السهر۔

”کچھ روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوک ہوتی ہے اور کچھ نوافل ادا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کا نوافل کی ادائیگی میں سے حصہ رات کو جاگنا ہوتا ہے۔“

ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: معاویہ نامی یہ راوی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا پتا نہیں چل سکا البتہ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع طرابلسی دمشقی ہے۔ کیونکہ اس نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ مزنی نے ”تہذیب الکمال“ میں ذکر کیا ہے جبکہ اس کے حوالے سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔ بقیہ کی اس کے حوالے سے نقل کردہ روایت ”سنن ابن ماجہ“ میں منقول ہے اور معاویہ نامی اس راوی کو جمہور نے ثقہ قرار دیا ہے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بھی ہوا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ امام ابوحاتم نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے حالانکہ امام ابوحاتم نے معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ صدوق اور مستقیم الحدیث ہے اور انہوں نے معاویہ بن یحییٰ صدنی ابو روح دمشقی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا ہے، لیکن وہ معاویہ بن یحییٰ نامی راوی سے واقف نہیں تھے جس کے حالات یہاں ذکر ہو رہے ہیں۔ تو اُن کے نزدیک یہ راوی اُن دونوں کے علاوہ کوئی اور شخص ہے تو اسی وجہ سے میں نے اس کا ذکر یہاں کیا ہے۔ جہاں تک ابن ابوحاتم کا اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ کہنے کا تعلق ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے تو اُن کی مراد یہ ہے کہ اس سند کے ساتھ منکر ہے ورنہ اس روایت کو امام نسائی نے اپنی ”سنن کبریٰ“ میں اس کے علاوہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے ”مستدرک“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

۶۹۳ - معروف:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اوصانی خلیلی بثلاث الحدیث.

”میرے خلیل نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی“ الحدیث۔

یہ روایت محمد بن واسع نے اس راوی سے نقل کی ہے اور اس راوی کے حوالے سے صرف ابن واسع نے ہی روایت نقل کی ہے یہ بات امام طبرانی نے ”المعجم الصغیر“ میں بیان کی ہے۔

۶۹۴ - معلى بن اسماعيل حمصي:

اس نے نافع اور ابن زبیر سے جبکہ اس سے ارطاة بن منذر نے روایات نقل کی ہیں؛ ان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی یہ بات ابو حاتم رازی نے بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے اپنی صحیح میں حدیث نقل کی ہے۔

۶۹۵ - مغیره بن ابو بردة (ع):

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

هو الطهور ماؤه الحل ميتته.

”اس کا پانی طہارت دینے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہے“۔

یہ روایت اس راوی سے سعید بن سلمہ مخزومی نے نقل کی ہے۔ شیخ تقی الدین نے ”الامام“ اور ”شرح المام“ میں یہ بات بیان کی ہے: وہ تمام چیزیں جن کی بنیاد پر اس حدیث کو معلل قرار دیا جاتا ہے جن میں سعید بن سلمہ اور مغیرہ بن ابو بردہ کے مجہول ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو پھر مغیرہ کے بارے میں یہ جواب دیا ہے کہ اس کے حوالے سے تین لوگوں نے روایات نقل کی ہیں: سعید بن سلمہ، یحییٰ بن سعید اور یزید بن یحییٰ قرشی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۹۶ - مغیره بن سبيع (ت س ق):

اس نے عبد اللہ بن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں۔ بزار کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ ابو التیاح کے علاوہ کسی اور نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے ابو فروہ ہمدانی اور ابوسنان شیبانی کسی نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۶۹۷ - مغیره بن فروه (د):

ایک قول کے مطابق اس کا نام فروہ بن مغیرہ ہے اس نے اور یزید بن ابو مالک نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ

بات نقل کی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اُس طرح وضو کر کے دکھایا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے۔ ابن قتان بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں میں سے ایک راوی کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اور دوسرے راوی کا اُس سے سماع معروف نہیں ہے۔

(املہ ذہبی فرماتے ہیں:) جس کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اُس کے ذریعے اُن کی مراد مغیرہ نامی راوی اور یزید کا اس روایت کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرنا یہ مرسل روایت ہے۔ امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے تو اس سے یہ بات متعین ہو جائے گی کہ انہوں نے مجہول کے ذریعے مغیرہ مراد لیا ہے، لیکن یہ حالت کے اعتبار سے مجہول نہیں ہے کیونکہ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے، اس راوی کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۹۸ - مقدم رباوی:

اس نے حضرت ابوالدرداء، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے حسن بصری نے روایات نقل کی ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: حسن بصری کے علاوہ اور ایسے کسی شخص کا پتا نہیں چل سکا کہ جس نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہو۔ اسی طرح امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابوحاتم نے ”الجرح والتعدیل“ میں اس سے روایت کرنے میں صرف حسن بصری کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹ - منصور بن معتمر سلمیٰ کوفی:

اس کی کنیت ابو عتاب ہے اور یہ ثقہ آئمہ میں سے ایک ہے۔ عجل کہتے ہیں: یہ کوفی ہے ثقہ ہے اور حدیث میں مثبت ہے۔ یہ اہل کوفہ کا سب سے زیادہ مثبت شخص ہے یہاں تک کہ انہوں نے یہ کہا: اس میں تھوڑا سا تشبیح پایا جاتا ہے لیکن یہ غالی نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور امام ابو حاتم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے، کیونکہ اس پر تشبیح کا الزام ہے۔

۷۰۰ - مہاجر بن عکرمہ بن عبدالرحمن مخزومی (دت س):

اس کے حوالے سے محدثین نے خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت رفع یدین کرنے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ خطابانی نے آئمہ کی ایک جماعت کے حوالے سے اس کا مجہول ہونا بیان کیا ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۰۱ - مہاجر:

اس کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

ان صلی الظهر حین تزول الشمس الحدیث۔ ”تم ظہر کی نماز اُس وقت ادا کرو جب سورج ڈھل جائے۔“

یہ روایت موقوف ہے جسے اس سے محمد بن سیرین نے روایت کیا ہے۔ حافظ سعد الدین حارثی نے یزید کے بن ہارون کے ”عوالی“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں پتا چل سکا کہ یہ کون ہے اور یہ کس کا بیٹا ہے۔ تو مجہول ہونا باقی رہے گا۔

۷۰۲ - مہدی بن عیسیٰ ابوالحسن واسطی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الهدرة لا تقطع الصلاة.

”بلی (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے۔“

یہ روایت امام بزار نے اپنی ”مسند“ میں مہدی بن عیسیٰ واسطی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن قطان بیان کرتے ہیں: مہدی نامی اس راوی کا ابن ابوحاتم نے نہ تو جرح کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور نہ ہی تعدیل کے حوالے سے کیا ہے۔ تو ان کے نزدیک یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہوگا۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: ان کے والد اور امام ابو زرعہ کا اس سے روایت کرنا اس کے حق میں یہ فیصلہ نہیں دلوں تاکہ اس کی حالت اچھی ہے۔ ہم نے مزید اس چیز کا اضافہ کیا ہے جو اس شخص کے حوالے سے ہے جس کو کہا نہیں جاسکتا۔

۷۰۳ - موسیٰ بن ادریس:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک جھوٹی حدیث نقل کی ہے جو ”السابق والملاحق“ کے چھٹے جزء میں منقول ہے۔ امام ذہبی نے اس راوی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں محمد بن عمرو حوضی کے حالات میں کیا ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس جیسے شخص کو معروف قرار نہیں دیا جاسکتا اور وہ موسیٰ بن ادریس ہے۔

۷۰۴ - موسیٰ بن ابواسحاق انصاری:

اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه نهى ان يستنجي احد بعظم او روثة او جلد.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مینگی یا چمڑے کے ذریعے استنجاء کرے۔“

عمرو بن حارث نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس روایت کی علت یہ ہے کہ موسیٰ بن ابواسحاق کی حالت کے بارے میں ناواقفیت پائی جاتی ہے۔

۷۰۵ - موسیٰ بن بردان (م دس):

ایک قول کے مطابق اس کا نام موسیٰ بن سروان ہے۔ ایک قول کے مطابق موسیٰ بن سروان ہے۔ اس نے طلحہ بن کرین کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ سند مجہول ہے اسے لوگوں نے حاصل کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) موسیٰ نامی راوی ثقہ ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ

قراردیا ہے۔

۷۰۶ - موسیٰ بن سہل راسبی:

اس کے حوالے سے ”تاریخ بغداد“ میں اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ایک مرفوع حدیث منقول ہے:

من احبني فليحب عليا ومن ابغض عليا فقد ابغض الله الحديث.
”جو شخص مجھ سے محبت رکھنی چاہیے اُسے علی سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص علی سے بغض رکھتا ہے وہ گویا اللہ سے بغض رکھتا ہے“ الحدیث۔

اس روایت کو دعبل بن علی جو شاعر ہے اُس نے اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے اور میرے نزدیک اس کا سارا ملبہ اسماعیل بن علی اور موسیٰ بن سہل پر ہوگا جو مجہول راویوں میں سے ایک ہیں۔

۷۰۷ - موسیٰ بن معاذ:

اس نے عمر بن یحییٰ بن عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے حوالے سے جبکہ اس سے احمد بن صالح کی اور یحییٰ بن عبدالعزیز نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے اس کے حوالے سے ”غرائب مالک“ میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

عرض رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيل ذات يوم وعندة عيينة بن بدر الفزاري فقال وفيه
فمن الذين يحملون اسيا فهم على اکتافهم ورماحهم على مناسج خيولهم فقال اولئك يا رسول الله
قوم من اهل نجد من قيس فقال كذبت اولئك اهل اليمن والايان۔

”ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھوڑا پیش کیا گیا، اُس وقت آپ کے پاس عیینہ بن بدر فزاری موجود تھا تو اُس نے کہا: اس کے بارے میں ہے کہ وہ لوگ کون ہیں جو اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور اپنے نیزے اپنے گھوڑوں کے مناج (گردن کی جڑ سے مونڈھوں تک اٹھی ہوئی جگہ) میں رکھتے ہیں، تو عیینہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ اہل نجد سے تعلق رکھنے والا اور قیس قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک گروہ ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے یہ اہل یمن اور اہل ایمان ہیں۔“

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے اعتبار سے منکر ہے اور احمد بن صالح ضعیف ہیں اور اس سے اوپر کے لوگ بھی ضعیف ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: معروف یہ ہے کہ یہ متن عمرو نامی کے حوالے سے اس راوی سے منقول ہے جیسا کہ امام احمد نے اپنی ”مسند“ میں اسے عبدالرحمن بن عابد ازدی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث کے الفاظ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

۷۰۸ - موسیٰ بن نصر ابو عاصم حنفی:

اس نے عبدہ بن سلیمان کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتوضا برطلين.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل پانی کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے۔“

محمد بن غالب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے یہ روایت اپنی ”سنن“ میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: موسیٰ بن نصر نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔ انہوں نے اس حدیث کا اپنی کتاب ”العلل“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ راوی حافظ الحدیث بھی نہیں ہے اور قوی بھی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت متن اور سند دونوں کے حوالے سے محفوظ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: موسیٰ بن نصر نامی یہ راوی ضعیف ہے اور قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ کے چوتھے طبقے میں یہ بات بیان کی ہے: موسیٰ بن نصر رازی جو اہل رای کے اصحاب میں سے ہیں اور ان کے عقلمند ترین لوگوں میں سے ہے یہ حدیث میں صدوق ہے اس نے جریر بن عبد الحمید سے روایت نقل کی ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے بعض حضرات نے ہمیں اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ اس کا انتقال 263 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ موسیٰ بن نصر ثقفی کے علاوہ کوئی شخص ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے۔ تو یہ مقدم ہوگا کیونکہ اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس نے سمرقند میں رہائش اختیار کی تھی۔

۷۰۹ - موسیٰ بن مناج:

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انها كانت تقول قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتدت العرب واشرب النفاق الحديث.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو کچھ عرب مرتد ہو گئے اور منافقت عام ہو گئی“ الحدیث۔

یہ روایت موقوف ہے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کے بارے میں ہے۔ حافظ سعد الدین حارثی نے یزید بن ہارون کے ”عمالی“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابن مناج نامی راوی کی حالت سے میں واقف نہیں ہوں، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ روایت عبد العزیز بن عبد اللہ کی نقل کردہ حدیث کے طور پر معروف ہے جسے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس کی سند میں مناج نامی یہ راوی شامل نہیں ہے۔ ابن ابوحاتم نے اپنی کتاب ”الجرح والتعديل“ میں موسیٰ بن مناج نامی راوی کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند میں مزید کوئی اضافہ نہیں کیا اور اس کی نقل کردہ روایت قاسم کے حوالے سے ہے جبکہ عبد الواحد نے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے شیخ ابو محمد ربیع کی کتاب میں یہ بات پائی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے: ابو علی غسانی نے مجھ سے کہا: جو موسیٰ بن عمران بن مناج ہے۔ امام دارقطنی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں اس کا ذکر اسی لیے کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے منقول ایک حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جو روایت اسماعیل بن اسد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ

عنه سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی ضرورت پیش ہوتی تھی تو آپ اعلان کرواتے تھے۔ پھر انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ بعض حضرات نے اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کا مرفوع ہونا زیادہ مستند ہے۔ ابن ماکولہ نے بھی اس کا ذکر ”الاکمال“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: جہاں تک مناجح کا تعلق ہے تو یہ موسیٰ بن عمران بن مناجح مدینی ہے جس نے ابان بن عثمان اور قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ اسماعیل بن علیہ اور عبد الواحد بن ابوعون نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۱۰ - موسیٰ بن ہلال:

برقانی نے امام دارقطنی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے۔

۷۱۱ - میسرہ:

عبداللہ بن احمد نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ میسرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تم لوگ جادو کرو خواہ پانی کے ایک گھونٹ پر کرو۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے مسعر سے کہا: اے ابوسلمہ! میسرہ نامی راوی کون ہے؟ تو وہ خاموش رہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: شاید یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں شاعر نے یہ کہا ہے:

”اذا ما قطعنا من قریش قرابة فای قسی تحفز النبل میسرا“

عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد سے زیاد بن فیاض کے حوالے سے میسرہ کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ تو اُن سے کہا گیا کہ یہ علی کا وہ شاگرد ہے جس کے حوالے سے عطاء بن سائب نے میسرہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُن کی بات یہاں تک ختم ہوئی۔

حرف نون ﴿﴾

۷۱۲ - نابل:

یہ عبا و الا شخص ہے اور ایک قول کے مطابق شمال والا شخص ہے جو شملہ کی جمع ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بکیر بن اشج اور صالح بن عبید نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا: عبا و الا شخص نابل جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کیا وہ ثقہ ہے؟ تو انہوں نے اشارہ کیا کہ نہیں!

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے، کئی لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک مرتبہ امام نسائی نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ مشہور نہیں ہے۔

۷۱۳ - نبیہ بن وہب (م ع):

امام طبرانی نے ”معجم الاوسط“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے محمد بن حنفیہ کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم حد في الخمر ثمانين.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی حد میں اسی (کوڑے) لگوائے تھے۔“

ابن حزم نے اپنی کتاب ”الاوصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: نبیہ بن وہب نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام نسائی، محمد بن سعد اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ”مخلی“ کے ذیل کے بعض نسخے میں یہ بات منقول ہے کہ اس کا نام یزید بن وہب ہے، حالانکہ یہ تصحیف ہے اس کا نام نبیہ ہے۔

۷۱۴ - نجی بن عبید:

امام بخاری نے اس کا ذکر اپنی ”تاریخ“ میں کیا ہے۔

امام ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں: میں نجی بن عبید سے واقف نہیں ہوں، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ یحییٰ بن عبید بہرانی ہے۔ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”المؤتلف والمختلف“ میں نجی کے باب میں کیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے کیا ہے۔ اور اُن کے صحیح کے ایک

نسخے میں بھی اسی طرح منقول ہے؛ جس میں اسے دال کے ساتھ بدل دیا گیا ہے تو شاید یہ اسی طرح روایت ہو، اور نسخہ نقل کرنے والے نے اس کی تصحیف کر دی ہو۔ ابن ماکولانے نجی بن عبید کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵ - نصر:

اس کا کوئی اسم منسوب نہیں ہے۔ یہ سعید بن بشیر کا شاگرد ہے۔ اس نے یسار بن ابوسیف کے حوالے سے حیض کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہوگی۔ سعید بن بشیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوبکر بن خزیمہ کہتے ہیں: سعید کا شاگرد نصر اور سعید بن بشیر اور اس سے اوپر کے تمام راویوں کے بارے میں غور و فکر کی گنجائش ہے؛ دیگر لوگ ان سے زیادہ ثقہ ہے۔

۱۶ - نصر و یہ بن نصر بن حم فقہ حنفی ابو مالک بلخی:

یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہے۔ عبدالغافر نے کتاب ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ 412 ہجری میں نیشاپور حج کرنے کے لئے آیا تھا تو اہل شہر نے اس سے سماع کیا تھا؛ جو اس سے روانگی کے وقت بھی ہوا اور اس کی واپسی کے وقت بھی ہوا۔ لوگوں نے اس سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ابوالحسین احمد بن ابراہیم بن ہارون علوی عباسی سے روایات نقل کی ہیں جو حضرت علی بن ابوطالب کے صاحبزادے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں؛ اس کے علاوہ ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی اور ابو محمد بن طاہر بن محمد فقیہ اور دیگر حضرات سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ حکمانی کہتے ہیں: اس کے پاس ابو ہدبہ اور دینار بن عبداللہ کا نسخہ تھا اور منکر اور غریب روایات تھی۔ ابوالقاسم عبداللہ بن ابومحمد قرشی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حکمانی ہے؛ جس کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

۱۷ - نصر بن شفی:

اس نے ابواسماء رجبی کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے؛ وہ بیان کرتے ہیں:

لا یس القدران الا طاهر والعبدة خیر من الدنیا وما فیہا وہی الحج الا صغر۔

”قرآن کو صرف پاک شخص چھوئے اور عمرہ دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے اور یہ حج اصغر ہے۔“

”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے یہ روایت نصیب بن جدر کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ نصیب کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک ہے؛ اس نے نصر بن شفی سے روایت نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؛ اُس نے ابواسماء سے روایت نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت نصیب کے حوالے سے مسعد بن یسع نے نقل کیا ہے اور وہ متروک ہے۔ امام ذہبی نے نصر نامی اس راوی کا ذکر اس سے متعلق مخصوص باب میں نہیں کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: رافعی نے اپنی ”امالی“ میں تیسری مجلس میں نصیب کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان ارفعکم درجة فی الجنة اشدکم رحمة للناس۔

”جنت میں تم میں سے سب سے بلند درجہ اُس شخص کا ہوگا جو لوگوں میں سب سے زیادہ رحم دل ہوگا۔“

انہوں نے اس کی سند میں ضعیف راویوں کی ایک جماعت کو اکٹھا کر دیا ہے کیونکہ یہ روایت خالد بن ہیان بن بسطام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حسن بن دینار کے حوالے سے خصب بن محمد سے منقول ہے اور یہ تمام راوی ضعیف ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے ترجمہ کی نسبت نصر بن شفی کی طرف ہے جو صناد کے ساتھ ہے۔ امام بخاری نے اس کا ذکر ”تاریخ“ میں کیا ہے اور ابن ابوحاتم نے ”الجرح والتعديل“ میں کیا ہے۔ امام بخاری نے اس راوی کے حوالے سے اپنی ”تاریخ“ میں ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عتبہ بن عبدالمسلمی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں گھوڑوں کی ڈمیں اور اُن کی پیشانیاں کھینچنے اور اُن کے اعراف کے بارے میں منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری، ابن ابوحاتم اور ابن شفی نے اس کی نسبت اسی طرح بیان کی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کی ہے جس میں اس کے والد کا ذکر نہیں ہوا۔ مزنی نے اس کے والد کا نام عبدالرحمن ذکر کیا ہے۔

۷۱۸ - نعمان بن ابو عیاش زرقی انصاری (خ م س ت):

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عجلان نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یحییٰ بن معین اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں ابو حازم، یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ شیخین نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۷۱۹ - نملہ بن ابونملہ (د):

اس نے اپنے والد سے جبکہ زہری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے مجہول ہے اور یہ معروف نہیں ہے۔ ابن شہاب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں جن میں زہری، عاصم بن عمر بن قتادہ اور دیگر لوگ شامل ہیں۔

حرف ہاء

۷۲۰ - ہارون بن محمد:

اس نے اپنی سند کے ساتھ مرغ کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے؛ جس کا ذکر جابر نامی راوی کے حالات میں ہو چکا ہے۔ یہ روایت منکر ہے، مجھے نہیں معلوم کہ اس میں خرابی کی جڑ یہ راوی ہے یا جابر نامی راوی ہے۔

۷۲۱ - ہذیل بن ابراہیم حمّامی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم۔

”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی ”معجم الکبیر“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”العلل المتناہیہ“ میں یہ بات نقل کی ہے؛ ہذیل نامی راوی غیر معروف ہے اور اس راوی کو اُس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔

۷۲۲ - ہزہاز بن میزن:

خطیب نے ”الکفایہ“ میں یہ بات بیان کی ہے؛ امام شععی کے علاوہ اور کوئی ایسا راوی معلوم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ ابن صلاح نے اُن پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہا ہے؛ اس راوی کے حوالے سے سفیان ثوری نے بھی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۳ - ہشام بن احمر:

اس نے ابو الحسن موسیٰ بن جعفر (یعنی امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے علی بن سجرہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی ”المؤتلف والمختلف“ میں کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۷۲۴ - ہصان بن کابل (س ق) ایک قول کے مطابق ہصان بن کاہن عدوی:

اس نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔ حمید بن ہلال عدوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اور امام نسائی نے ”عمل الیوم واللیلہ“ میں اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی

ہے:

ما من نفس تموت وهي تشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يرجع ذلك الى قلب موقن الا غفر الله لها.

”جو بھی شخص اس عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو وہ یقین رکھنے والے قلب کے ساتھ واپس جائے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا۔“

اس راوی کے بارے میں علی بن مدینی نے یہ کہا ہے: یہ ایک مجہول شخص ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے نسب میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا نام ہصان بن کاہل اور بعض نے ہصان بن کاہن بیان کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ بات روایت کی گئی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت میں کاہن تھا، جبکہ بعض حضرات نے اس کا نسب بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ”تاریخ الکبیر“ میں اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: یہ روایت ہصان بن کاہن یا کاہن بن ہصان سے منقول ہے۔ امام حاکم نے ”مستدرک“ میں کتاب کے آغاز میں اس حدیث کے بعد یہ روایت نقل کی ہے کہ اس سے حدیث روایت کرنے میں حمید بن ہلال عدوی نامی راوی ہی معروف ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس نے قرہ بن خالد سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے وہ چیز نہیں دیکھی جسے اس نے ابن ابوحاتم کے حوالے سے کتاب ”الجرح والتعديل“ میں یا ”العلل“ میں نقل کیا ہے، تاہم ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اسود بن عبد الرحمن عدوی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابوالحجاج مزنی نے ”تہذیب الکمال“ میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۲۵ - یثیم بن حنش:

خطیب نے ”الکفایہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابواسحاق سمعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

﴿ حرف واو ﴾

۷۲۶ - والان بن بئیس :

ایک قول کے مطابق یہ والان بن فرقد عدوی ہے۔ اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ براء بن نوفل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: والان نامی راوی صرف اس حدیث کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ حدیث ثابت کے حوالے سے منقول ہے جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے انہوں نے اپنی صحیح میں اس راوی کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔

۷۲۷ - وبرہ کلبی :

اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے شراب نوشی کی وجہ سے اسی کوڑے لگوائے تھے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۲۸ - ولید بن ابوالنجم :

ابو نعیم اصہبانی نے اپنی ”قربان المتقین“ میں سفیان ثوری کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات فی یوم جمعة فی دهره مرة واحدة یقرأ بفاتحة الكتاب عشر مرات وقال اعوذ برب الناس عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات وقل هو الله احد عشر مرات وقل یا ایہا الکافرون عشر مرات وآية الكرسي عشر مرات فی کل رکعة فاذا تشهد سلم واستغفر سبعین مرة وسبح سبعین مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم قال النبی صلی الله علیه وسلم صلی هذه الصلوات دفع الله عنه شر اهل الارض وشر اهل السماوات وشر الجن والانس وشر سلطان جائز قال النبی صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق انه اذا صلی هذه الصلاة غفر الله له وان كان عاقا لوالديه الحديث ثم قال ولو انه اتى المقابر وكلم الموتی لاجابوه من قبورهم۔

”جو شخص زندگی میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن چار رکعت ادا کرے جن میں سورہ فاتحہ دس مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ سورہ ناس پڑھے اور دس مرتبہ سورہ فلق پڑھے، دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، دس مرتبہ سورہ کافرون پڑھے، دس مرتبہ آیہ الکرسی پڑھے، ہر رکعت میں ایسا کرے، جب وہ تشہد پڑھ کر سلام پڑھے تو ستر مرتبہ مغفرت کرے اور ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے، یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں: تو جو شخص اس نماز کا ادا کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس سے زمین و آسمان اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کے شر کو اور ہر ظالم حکمران کے شر کو اُس سے دور کر دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! جب وہ اس نماز کو ادا کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو۔ آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ”اور اگر قبرستان جائے گا تو مردے کے ساتھ بات کرے گا تو وہ اُسے اپنی قبروں میں سے جواب دیں گے۔“

اس کے بعد راوی نے ایک طویل منکر جھوٹی حدیث نقل کی ہے جو عبد اللہ عدنی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ سفیان ثوری سے منقول ہے پھر ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کی روایت میں ایک جماعت ہے جن پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے، اُس وقت جبکہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔ اُن میں سے ایک راوی احمد بن صالح ہے، عبد اللہ بن عیسیٰ ہے، ولید بن ابوالنجم ہے، یہ تینوں راوی متروک ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: سعد بن سعید اور لیث بن ابوسلیم کے قول سے عدول کیا گیا ہے، کیونکہ ان کے اندر اتقان اور حفظ کم پایا جاتا ہے۔

۷۲۹ - ولید بن بکیر ابو خباب تمیمی طہوی کوفی (ق):

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔ یہ بات جان لیں کہ ولید نامی اس راوی کا ذکر ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے کیا ہے اور انہوں نے اس کے بارے میں ابن حبان کی توثیق نقل نہیں کی اور ابو حاتم رازی کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ یہ ایک بزرگ ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے کیونکہ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے خطبے میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے ایسے لوگوں کے تذکرے سے تعرض نہیں کیا جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ اس کا محل صدق ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی حدیث کوئی چیز نہیں ہے یا یہ ایک بزرگ ہے یا اس جیسے دیگر الفاظ مطلق ضعف نہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے توثیق کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور اُن میں یہ قول بھی نقل کیا ہے: یہ بزرگ ہے، اُن کی بات یہاں ختم ہوگی۔ میں نے اس راوی کے حالات یہاں اس لیے نقل کیے ہیں کیونکہ اس کے بارے میں امام دارقطنی نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

۷۳۰ - وہب بن مانوس (دس):

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام بانوس اور ایک قول کے مطابق ماہنوس اور ایک قول کے مطابق میناس ہے۔ اس نے سعید بن جبیر سے جبکہ اس سے ابراہیم بن نافع کئی اور ابراہیم بن عمر بن کیسان نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن قطان کہتے ہیں: یہ حالت کے اعتبار سے جہول ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”اشقات“ میں کیا ہے، کئی لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حرف یاء

۷۳۱ - یحییٰ بن عثمان انطاکی کوفی:

امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۷۳۲ - یحییٰ بن عون بن یوسف:

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: لما خلق الله الجنة حفها بالريحان الحديث.

”جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اسے ریحان کے ذریعے ڈھانپ دیا“ الحدیث۔

یہ روایت یحییٰ بن محمد بن شیش قیروانی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ امام مالک سے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔ خطیب بغدادی نے امام مالک سے روایت کرنے والوں کے اسماء سے متعلق کتاب میں یہ بات نقل کی ہے: یہ روایت منکر ہے اور مستند نہیں ہے۔ اس کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو معروف نہیں ہے۔ ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے یہ حدیث سعید بن معن کے حالات میں نقل کیے ہیں؛ جس نے اسے امام مالک سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: امام مالک تک جانے والی اس کی سند تاریک ہے۔

۷۳۳ - یحییٰ بن فلیح بن سلیمان:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں شراب نوشی کرنے والوں کی پٹائی کی جاتی تھی۔

یہ روایت سعید بن کثیر بن عفر اور سعید بن المریم نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس روایت کو امام حاکم اور امام بیہقی کو نقل کیا ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ بن فلیح نامی راوی ضعیف ہے۔ انہوں نے دوسرے مقام پر یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

۷۳۴ - یحییٰ بن متوکل ابو بکر باہلی بصری:

اس نے اسامہ بن زید لیبی، ہلال بن ابو ہلال، ہشام بن حسان اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن عمرو بن ابو مدعور اسحاق بن بہلول اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن جنید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے یحییٰ بن متوکل ابو بکر

بصری کے بارے میں دریافت کیا: یہ جب بغداد آیا تھا تو اسے لوگوں کو ہشام بن حسان اور دیگر لوگوں کے حوالے سے روایات بیان کی تھی، پھر یہ مصیصہ چلا گیا اور اس کا انتقال وہیں ہوا، تو یحییٰ بن معین نے جواب دیا: میں اس سے واقف نہیں ہے۔ امام بیہقی نے اپنی ”سنن“ میں اس کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، کیونکہ اس نے ہمام کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے جو بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتارنے کے بارے میں ہے۔ پھر انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن متوکل کے حوالے سے متابعت کے طور پر ہمام کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک ضعیف گواہی ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کر جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ یحییٰ بن متوکل وہ نہیں ہے جسے عقلی صاحب بیہیہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ راوی تو ضعیف ہے۔

۴۳۵ - یحییٰ بن محمد بن بشیر:

سلمہ بن شرتج نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ ان کے صاحبزادے نے سلمہ کے حالات میں ان سے یہ روایت نقل کی ہے۔ تو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اگر یہ یحییٰ بن محمد بن بشیر وہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو اس کا ذکر تو ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ اُس کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔

۴۳۶ - یحییٰ بن معین:

یہ مجہول ہے، یہ بات امام ابو حاتم نے ابراہیم بن بشیر ازدی کے حالات میں بیان کی ہے۔ اسی طرح ”میزان الاعتدال“ میں اس کا ذکر اس کے حالات میں ہوا ہے۔

۴۳۷ - یحییٰ بن میمون بن میسرہ:

یحییٰ بن معین نے عباس دوری کی روایت کے مطابق یہ کہا ہے: یعلیٰ بن عطاء کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۳۸ - یحییٰ بن یزید بن ضمام بن اسماعیل بن عبد اللہ بن یزید بن شریک بن سہمی مرادی مصری:

اس کی کنیت ابو شریک اور ابو الحارث ہے۔ اس نے امام مالک بن انس، حماد بن زید، ضمام بن اسماعیل اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابو حاتم رازی اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن یونس نے ”تاریخ مصر“ میں عبد بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: ابو شریک یحییٰ بن یزید مرادی کے اندر تشیع پایا جاتا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس کا انتقال شعبان کے آخر میں 246 ہجری میں ہوا۔ اس کی حدیث ایک رجسٹر کے اندر منقول ہے۔

۴۳۹ - یزید بن فساعة:

ایک قول کے مطابق اس کا نام ازداد ہے۔ اس کا ذکر حرف الف سے متعلق باب میں ہو چکا ہے۔

۴۴۰ - یزید بن جابر:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نحری من السترة مثل مؤخرة الرجل ولو يندق شعره.

”سترہ سے میری نحر پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند ہوگی خواہ وہ بال جتنا باریک ہو“

ابن عدی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: یزید بن جابر نامی راوی معروف نہیں ہے۔ مکحول کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس کا ذکر جرح اور تعدیل سے متعلق کتابوں میں ہوا ہے تو یہ مجہول ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ یزید بن یزید بن جابر کا والد ہے جو مکحول کا شاگرد ہے اور اسی نے یہ روایت اس سے نقل کی ہے۔ تو انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ یزیدی ہے۔ جبکہ یزید بن یزید بن جابر ثقہ راویوں میں سے ایک ہے اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ حالت کے اعتبار سے معروف ہے اور یہ یزید بن یزید بن جابر کا والد ہے جیسا کہ اس کے بارے میں اندازہ ہوا ہے۔ ابن حبان نے کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یزید بن جابر ازدی اہل شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو عبد الرحمن بن یزید اور یزید بن یزید کا والد ہے، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۴۱ - یزید بن زید مدینی:

اس نے حضرت ابو حمید ساعدی اور حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن صالح تمار نے روایات نقل کی ہیں۔ براقانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے یزید بن زید کے بارے میں دریافت کیا جو حضرت اسید بدری رضی اللہ عنہ کا غلام ہے تو انہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے اور متروک ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۷۴۲ - یزید بن صحیح مصری:

اس نے حضرت عقبہ بن عامر، حضرت جنادہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے عمرو بن حارث، عیاش بن عباس قتبانی، حسن بن ثوبان اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم نے اپنی ”الایصال“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ امام داؤد نے اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”جو شخص سفر کے دوران ہاتھوں کو کاٹ دیتا ہے“

من یقطع الایدی فی السفر۔

۷۴۳ - یزید بن عبد اللہ شیبانی (ت ق):

یہ صہبائ کا غلام ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۴۴ - یزید بن عمیر مدینی:

اس نے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج اور عیاض بن عبد اللہ بن ابوسرح کے حوالے سے جبکہ اس سے خارجہ بن مصعب نے روایات نقل

کی ہیں جو متروک راویوں میں سے ایک ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب ”تالی التلخیص“ میں یہ بات بیان کی ہے: یزید بن عمیر نامی یہ راوی مجہول راویوں میں سے ایک ہے۔

۷۴۵ - یعقوب بن سفیان:

اس نے حجاج بن نصیر بن منذر بن زیاد کے حوالے سے زید بن اسلم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا ینفع مع الشریک شیء کذلک لا یضر مع الایمان شیء۔

”شرک کے ہمراہ کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی، اسی طرح ایمان کے ہمراہ کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔“

ابن قطان بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس روایت کی علت یا تو منذر بن زیاد ہے، جیسا کہ عقلمی نے بیان کیا ہے، یا حجاج بن نصیر ہے، جیسا کہ ابن عدی نے بیان کیا ہے۔

۷۴۶ - یعقوب بن نوح دباغ:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تقتل عمار الفئۃ الباغیۃ۔

”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔“

امام دارقطنی نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی کو اس بارے میں انتہائی قبیح وہم ہوا ہے، کیونکہ اس

روایت کو ابن عون نے حسن بصری کے حوالے سے اُن کی والدہ کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۷۴۷ - یعقوب بن مجمع بن یزید بن حارثہ:

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے مجمع بن یعقوب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: مجمع بن یعقوب نامی راوی مجہول ہے اور اس کا باپ بھی اسی طرح مجہول ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے ان دونوں کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۷۴۸ - ییمان بن یزید ابوالحسن ازمنی قرشی بصری:

اس نے محمد بن حمیر سے روایات نقل کی ہیں، یہ حمصی نہیں ہے۔ مسکین ابوفاطمہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث منقول ہے جس کا ذکر محمد بن حمیر کے حالات میں ہوا ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: ییمان بن یزید نامی راوی مجہول ہے، ابن ماکولانے اسے اسی طرح مجہول قرار دیا ہے۔ یہ اور محمد بن حمیر اس کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: ایک مجہول نے دوسرے مجہول سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ”میزان الاعتدال“ کے مصنف نے ییمان نامی اس راوی کا ذکر کیا ہے، تاہم انہوں نے کسی بھی محدث

کے حوالے سے اس کا ضعیف ہونا ذکر نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے اس راوی کے حوالے سے مذکورہ حدیث نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کا استاد محمد بن حمیر ہے جو موصی ہے اور اُسے وہم ہوا ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے تو میں نے اس راوی کے حالات اسی وجہ سے یہاں نقل کر دیئے ہیں۔

۷۴۹ - یوسف بن سلمان مازنی بصری (ت):

اس نے در اوردی ابن عیینہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے زہری اور امام نسائی نے ”مسند علی“ میں اس کے علاوہ امام ابن خزمیہ، محمد بن اسماعیل سلمی نے اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حاکم بیان کرتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ انہوں نے ”مستدرک حاکم“ میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حالات میں اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے۔

۷۵۰ - یوسف بن شعیب:

اس نے امام اوزاعی سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، انہوں نے اس کا ذکر کتاب ”العلل“ کی مسند ابوبکر میں کیا ہے۔

۷۵۱ - یوسف بن ابوعلی سعلی طونی:

یہ اہل عدل (یعنی معتزلہ) کے مسلک کا متکلم تھا (یعنی علم کلام کا ماہر تھا)۔ عبدالغافر نے ”السیاق“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ایک سمجھا شخص تھا، علم کلام کا مناظر ہے، اس نے ہمارے ساتھ حدیث کا سماع کیا تھا اور یہ کسی قصد رغبت یا اعتناع کے طور پر نہیں تھا۔ اس نے ہمارے ساتھ احمد بن محمد بن ابوالعلاء غازی سے املاء کے طور پر سماع کیا تھا۔

۷۵۲ - یوسف بن یعقوب جوزجانی:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مَا يَصْفِي لَكَ وَدَاخِيكَ الْمُسْلِمَ اِنْ تَكُونَ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ اَفْضَلُ مِمَّا تَكُونَ فِي مَحْضَرِهِ.

”جو چیز تمہارے لیے تمہارے مسلمان بھائی کی محبت کو صاف کرے گی وہ یہ ہے کہ تم اُس کی غیر موجودگی میں اُس سے زیادہ بہتر حالت میں ہو، جتنا تم اُس کی موجودگی میں ہوتے ہو“۔

یہ روایت امام دارقطنی نے ”غرائب مالک“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ جھوٹی ہے اس میں امام مالک کے نیچے کے تمام راوی ضعیف ہیں۔ امام دارقطنی نے شاید اس کے ذریعے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس کے استاد کے علاوہ باقی راوی ضعیف ہے کیونکہ انہوں نے احمد بن محمد بن ریح کو تیسرے مقام پر ثقہ قرار دیا ہے، البتہ ابوزرعہ کثی اور حافظ ابونعیم نے اُسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ”میزان الاعتدال“ میں بھی ابن ریح نامی اس راوی کا ذکر ہوا ہے۔

کنیت سے متعلق باب ﴿﴾

۷۵۳ - ابو احمد حاکم:

یہ ”الکنی“ کا مصنف ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن الوکیل نے اُن پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ محمد بن محمد بن اسحاق ہے جو حافظ الحدیث ہے۔ امام حاکم نے اس کا ذکر ”تاریخ نیشاپور“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ اس فن کا امام تھا اور نیک لوگوں میں سے ایک تھا، جو سلف صالحین کے طریقے کے مطابق تصانیف کرتے تھے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور آپ کے اصحاب کے بارے میں اعتقاد رکھتے تھے۔ انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کی صحیح پر اور امام ابویسٰیٰ ترمذی کی کتاب پر ایک کتاب تصنیف کی ہے، اس کے علاوہ انہوں نے ناموں اور کنیتوں اور علل کے بارے میں بھی ایک کتاب نقل کی ہے۔ انہوں نے مزنی کی کتاب کی تخریج کی ہے، انہوں نے شرائط تصنیف کی ہیں، یہ ان کے عارف تھے۔ ان کا انتقال جمعرات کے دن چوبیس ربیع الاول کو 378 ہجری میں ہوا، اُس وقت ان کی عمر 93 برس تھی، ان کے انتقال سے دو سال پہلے ان کی بینائی رخصت ہو گئی تھی اور حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔ تاہم یہ اختلاف کا شکار نہیں ہوئے۔

۷۵۴ - ابو اسود:

اس نے سعید بن ابویوب کے حوالے سے عباد بن تمیم کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا ویسح الماء علی رجليہ.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے پانی کے ذریعے پاؤں پر مسح کر لیا۔“

عبدالحق کہتے ہیں: ابو اسود نامی راوی کے بارے میں مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔ ابن عبدالبر نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی سند کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔ ابن الوکیل نے کہا ہے: ابو اسود نامی یہ راوی محمد بن عبدالرحمن بن نوفل ہے جو یتیم عروہ کے نام سے معروف ہے۔ ایک جماعت نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۵۵ - ابوالمین:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال انطلقت عبد اللہ بن عمر اور سہرہ بن جندب فذکر حدیثا طویلا وفي آخرہ آخر کم موتا فی

النار.

”ایک مرتبہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت سمیرہ بن جندب جا رہے تھے، پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ ہے: تم میں سے آخری شخص آگ میں مرے گا۔“
یہ روایت اس راوی کے حوالے سے ابوالوازع جابر بن عمرو نے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین نے دوری کی روایت کے مطابق یہ بات بیان کی ہے: میں نے ابوامین سے صرف اسی حدیث کا سماع کیا ہے۔

۴۵۶ - ابویوب:

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے خزرج بن عثمان نے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۴۵۷ - ابوبکر بن ابو عاصم:

اس نے عبد الجبار بن العلاء ابوبکر عطار سے روایات نقل کی ہیں۔ ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن جعفر کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابوبکر بن ابو عاصم نامی راوی امام ہے، ثقہ ہے، حافظ ہے، مصنف ہے، اس جیسے شخص کو مجہول قرار نہیں دیا جاسکتا۔)

۴۵۸ - ابوبکر:

یہ وہ شخص ہے جس کے حوالے سے سیف بن ابوزیاد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں مجہول ہیں، یہ بات امام ابو حاتم نے سیف کے حالات میں بیان کیے ہیں، تو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا یہ وہ ہی ہے جس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں ہوا ہے، جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۹ - ابوالحجاج طائی:

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرسل حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ دو آدمی بات چیت کر رہے ہوں اور ان دونوں کے درمیان کوئی آدمی نماز ادا کر رہا ہو۔ جبر بن نعیم نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: ابوالحجاج نامی اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی اور میں نے اس مرسل روایت کے علاوہ اس راوی کا ذکر اور کہیں نہیں پایا۔ امام مزنی ابوالحجاج نے ”تہذیب الکمال“ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔

۴۶۰ - ابوالحجاج:

اس نے ابو معمر کے حوالے سے جبکہ اس سے حارث بن حجاج نے روایات نقل کی ہیں۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۴۶۱ - ابوالحجاج:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

تكون فتن لا يهدا منها جانب الا جاء منها جانب الحديث.

”عنقریب ایسے فتنے آئیں گے کہ اگر ایک طرف سے اُن سے بچا جائے گا تو وہ دوسری طرف سے آجائیں گے“ الحدیث۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے بشیر بن زاذان نے نقل کی ہے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔ ابوالحجاج نامی راوی مجہول ہے یہ بات امام دارقطنی نے کتاب ”العلل“ میں بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید سے مستند طور پر منقول ہے اور نہ ہی سعید بن مسیب کے حوالے سے ثابت ہے۔

۷۶۲ - ابو جحیر:

اس نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے اس کے حوالے سے کسی کو روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا، صرف کعب نے اس سے روایت نقل کی ہے، میں اس کے نام سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۷۶۳ - ابو حذیفہ (س):

اس نے عبدالملک بن محمد سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ہانی مرادی نے روایت نقل کی ہے۔ برقانی نے امام دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۶۴ - ابو حسان اعرج (م د س):

ایک قول کے مطابق اس کا نام اجرد ہے، اس کا اصل نام مسلم بن عبداللہ بصری ہے۔ اس نے حضرت علیؑ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں سے جبکہ اس سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔ علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: قتادہ کے علاوہ مجھے اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: بلکہ عاصم احول نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: محدثین نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن سیرین بھی اس سے روایات نقل کرتے تھے۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ، یحییٰ اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس راوی پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے خوارج کے ساتھ خروج کیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے اس سے سوالات کیے ہیں۔

۷۶۵ - ابوالحسن حنظلی:

یہ مجہول ہے۔ اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں بکیر بن شہاب کے حالات میں ہوا ہے۔

۷۶۶ - ابو حشینہ:

اس نے علی بن مدینی نے یحییٰ کے حوالے سے ابو حشینہ سے روایت نقل کی ہے جو زیادہ کا شاگرد ہے اور ایک دوسرے ابو حشینہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ جھوٹا نہیں ہے۔ اس نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن رومی نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ابو حشینہ نامی یہ دوہرا راوی اس سے میں واقف نہیں ہوں۔

۷۶۷ - ابو الرزق:

طلحہ حارثی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی نے اس کا ذکر طلحہ کے حالات میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔

۷۶۸ - ابوسلیمان لیشی:

اس کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

اطعوا طعامکم الفقراء واولوا معروفکم المؤمنین۔

”اپنا کھانا غریبوں کو کھلاؤ اور بھلائی اہل ایمان کے ساتھ کرو۔“

یہ روایت عبداللہ بن مبارک نے کتاب ”الزہد“ میں نقل کی ہے۔ وہ نیکی اور صلہ رحمی سے متعلق کتاب میں یہ کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ ابوسلیمان نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔ ابن طاہر نے ”الکشف عن اخبار الثقات“ نامی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: یہ راوی معروف نہیں ہے اور اس کا صرف اسی حدیث میں ہوا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: یہ غریب ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن حبان نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ ابو احمد حاکم نے اس کا ذکر ”الکنز“ میں اُن لوگوں میں کیا

ہے جن کے نام کا پتا نہیں چل سکا۔

۷۶۹ - ابوسلیمان تمیمی:

اس کا تعلق تیم اللہ سے ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے قدریہ کے بارے میں ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے جسے محاربی نے اس سے نقل کیا ہے۔ امام دارقطنی کتاب ”العلل“ میں فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ بقیہ بن ولید نے اس روایت کو نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ حبیب بن عمر انصاری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: جس نے یہ کہا ہے کہ یہ حبیب بن عمر سے منقول ہے اُس کا قول زیادہ درست ہے۔

۷۷۰ - ابوسہل فزاری:

اس نے جندب بن عبداللہ کے حوالے سے دو حدیثیں نقل کی ہیں اُن میں سے ایک حدیث یہ ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی اصحابہ لم یصافحہم حتی یسلم علیہم۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب سے ملتے تھے تو اُن سے اُس وقت تک مصافحہ نہیں کرتے تھے جب تک اُنہیں سلام نہیں کہہ دیتے تھے۔“

دوسری روایت یہ ہے:

سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ قوم فقالوا یا رسول اللہ سہونا عن الصلاة فلم

نصل حتی طلعت الشمس الحدیث۔

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سے کوتاہی ہوگئی، ہم نے نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی جب تک سورج طلوع نہیں ہو گیا“ الحدیث۔

ان دونوں روایات کو امام طبرانی نے ”معجم الکبیر“ میں بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: ابوہل فزاری نے اسے حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ دونوں روایات ایک اور سند کے ساتھ حضرت جناب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم نے سہل نامی راوی اور اُس کے والد دونوں کو مجہول قرار دیا ہے۔ ابن ابوحاتم نے سہل فزاری کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ مجہول ہے اور اس کا باپ بھی مجہول ہے، وہ دونوں احادیث جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ دونوں منکر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: احمد بن عبید اللہ بن صخر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷۱ - ابو العباس:

اس نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الا ادلکم علی ما یکفر اللہ بہ الخطایا اسباغ الوضوء علی المکارہ الحدیث۔

”کیا میں تمہاری راہنمائی اُس چیز کی طرف نہ کرو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے، وہ طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت وضو کرنا ہے“ الحدیث۔

یہ روایت حارث بن عبد الرحمن نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام بزار کہتے ہیں: ابو العباس نامی یہ راوی مجہول ہے۔ یہ روایت انس بن عیاض اور عبد الرحمن بن ابوالزناد نے اسی طرح حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس روایت کو صفوان بن عیسیٰ نے حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے۔ ان دونوں حضرات نے ابو العباس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۷۲ - ابو عبد اللہ قرشی:

اس کے حوالے سے ”مستدرک حاکم“ میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سالم بن عبد اللہ سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

دخل عبد الله بن عمر علي عبد الله بن عمرو وقد سود لحيته فقال عبد الله بن عمر السلام عليك

ايها الشويب فقال له ابن عمرو اما تعرفني يا ابا عبد الرحمن قال بلى اعرفك شيخا فانك اليوم

شاب اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

الصفرة خضاب المؤمن والحمره خضاب المسلم والسواد خضاب الكافر۔

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو انہوں نے اپنی داڑھی پر سیاہ

خضاب لگایا ہوا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا: آپ کو سلام ہو! اے کسن نو جوان! تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے عبدالرحمن! کیا مجھ سے واقف نہیں ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں جانتا ہوں کہ آپ ایک بزرگ ہیں، لیکن آج تو آپ جوان بنے ہوئے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مؤمن کا خضاب زرد ہوتا ہے اور مسلمان کا خضاب سرخ ہوتا ہے اور کافر کا خضاب سیاہ ہوتا ہے۔“

ابن ابوحاتم نے یہ کتاب ”الجرح والتعدیل“ میں مختصر طور پر سالم بن عبداللہ کلاعی کے حالات میں نقل کی ہے اور یہ بات نقل کی ہے: یہ ایک منکر حدیث ہے جو موضوع ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ ابو عبداللہ قرشی سے منقول ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ”میزان الاعتدال“ میں ابو عبداللہ قرشی کا ذکر ہوا ہے، جس نے ابو بردہ کے حوالے سے اُس کے والد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اُس سے صرف سعید بن ابویوب نے روایت نقل کی ہے۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی اور ہوگا کیونکہ وہ مصری ہے اور یہ شامی ہے۔

۷۷۳ - ابو عبداللہ بھصاص:

اس نے حماد قصار کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اس سے شعیب بن عبداللہ تمیمی نے روایات نقل کی ہیں۔ حاکم نے ”علوم الحدیث“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ مجہول ہے۔ حماد قصار نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۷۷۴ - ابو عمرو:

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبدالسلام بن عبداللہ مذحجی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی یہ بات امام ذہبی نے عبدالسلام کے حالات میں نقل کی ہے۔

۷۷۵ - ابو غانم:

اس نے ابو غالب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، زید بن ابوموسیٰ نے اس سے روایت نقل کی ہے جو عطاء کا غلام ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۷۷۶ - ابو غانم کاتب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اقدوا بالایمان وتسموا بہ۔ ”تم ایمان پڑھو اور اسی کے ذریعے نام رکھو۔“

ابن قطن کہتے ہیں: ابو غانم نامی راوی کی حالت معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) حدیث کی علت العلواء بن کثیر نامی راوی ہے اور ابن عدی نے اسی راوی کے حالات میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۷۷۷ - ابوالمثنیٰ (دق):

امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انھا ستکون علیکم امراء الحدیث. ”عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے۔“

یہ روایت ہلال بن یساف نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے ہلال کے حوالے سے ابوالمثنیٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابوالمثنیٰ نامی اس راوی کے بارے میں مسلم نے کتاب ”الکئی“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس کا نام ضمضم الملوکی ہے۔ امام ابوہاتم نے اپنی کتاب ”الجرح والتعدیل“ میں اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن قطان نے ابو محمد بن جارود کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کی کنیت ابوثنیٰ بیان کی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کا نام ضمضم ہے۔ انہوں نے اسے اس حدیث کا راوی قرار نہیں دیا جبکہ انہوں نے دوسرے ابوثنیٰ کا ذکر کیا ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس حدیث کے راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس کا راوی ضمضم الملوکی ہے یا نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اگر ان دونوں میں سے ایک ہو تو یہ معروف ہے اور اگر دونوں ہوں تو یہ دونوں معروف نہیں ہیں۔ ہر صورت میں یہ روایت مستند نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی کی عدالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ انہوں نے ابن عبدالبر کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ انہوں نے ابوثنیٰ اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے، پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس بارے میں ابو عمر کے قول پر اکتفاء نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کے کسی معاصر اس کے بارے میں توثیق منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں ضمضم ابوثنیٰ نامی راوی کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۸ - ابوالمدرک:

امام ابوہاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے یہ بات ان کے صاحبزادے نے سلمہ کے حالات میں ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ”میزان الاعتدال“ میں ابوالمدرک کا ذکر ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ متروک ہے، تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اگر یہ وہی ہے تو پھر اس کو منتقل کر دیا جائے گا۔

۷۷۹ - ابوالمعلیٰ بن مہاجر:

اس کے ابان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع موضوع حدیث نقل کی ہے جو امام ابوحنیفہ کی فضیلت کے بارے میں ہے، سعید بن قیس نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔ ابان بن ابو عیاش رمی نامی راوی پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے اس کا ذکر اس سے پہلے محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی کے حالات میں اس حدیث کا ذکر گزر چکا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے نوٹ کیا ہے، یہ جھوٹی اور موضوع ہے، پھر انہوں نے کلام ذکر کیا ہے۔

۷۸۰ - ابوالمنیب جرشی دمشقی احدب:

امام ابو داؤد نے اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم۔

”جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے وہ اُن میں سے ایک ہوتا ہے۔“

امام احمد نے اپنی ”مسند“ کے آغاز میں یہ بات زائد نقل کی ہے:

بعثت بين يدي الساعة بالسيف حتى يعبد الله لا شريك له وجعل رزقي تحت ظل رمحي وجعل

الذل والصغار على من خالف امرى ومن تشبه بقوم فهو منهم۔

”مجھے قیامت سے پہلے مبعوث کیا گیا ہے اور تلوار کے ہمراہ کیا گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک

نہیں ہے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھا گیا ہے اور جو شخص میرے حکم کی مخالفت کرے گا اُس کو ذلت

اور کم تر ہونا مقرر کر دیا گیا ہے اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے وہ اُن میں سے ایک شمار ہوگا۔“

امام ابو عبداللہ بن نصیب شیرازی نے اپنی ”شرف الفقراء“ میں اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ عقلی

نے آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوالمنیب نامی راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ محمد بن نصیب نامی راوی کا وہم ہے کہ انہوں نے یہ گمان کیا کہ یہ اس حدیث کا راوی ہے جس کے

بارے میں امام بخاری نے کلام کا یہ ہے حالانکہ امام بخاری نے جس کے بارے میں کلام کیا ہے وہ عبید اللہ بن عبداللہ عتقی مروزی ہے

جیسا کہ عقلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور امام ذہبی نے اس کا ذکر ”میزان الاعتدال“ میں اسماء میں اُن دونوں کے بعد کیا ہے

جن کا نام عبید اللہ ہے۔ جہاں تک ابوالمنیب جرشی کا تعلق ہے تو اُس کا نام معروف ہی نہیں ہے جیسا کہ امام ابو احمد حاکم نے اپنی کتاب

”الکنی“ میں یہ بات بیان کی ہے وہ مروزی اور یہ شامی ہے۔ بحلی نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ شامی ہے اور تابعی

اور ثقہ ہے۔ ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ اس پر استدراک نہ ہو کیونکہ ابو

احمد حاکم نے یہ کہا ہے: محمد بن اسماعیل بخاری نے ابوالمنیب جرشی اور ابو منیب احدب کے درمیان امتیاز قائم کیا ہے۔ جو مجر دکنیت کے

بارے میں ہے۔ ابو احمد حاکم نے یہ بھی کہا ہے: میں ان دونوں کو ایک ہی شخص سمجھتا ہوں۔

۷۸۱ - ابوالمنیب:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ ایک اور سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا اتى احدكم اهله فليستتر فانه اذا لم يستتر استتحت الملائكة فخرجت و حضرت الشياطين فاذا

كان بينهما ولد كان للشيطان فيه شرك.

”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے تو اُس سے پردہ کر لینا چاہیے کیونکہ اگر وہ پردہ نہیں کرے گا تو فرشتے اُس کی وجہ سے

وہاں سے نکل جائیں گے اور شیاطین آجائیں گے اور اگر ان دونوں کے ہاں اولاد ہونی ہو تو اُس میں شیطان کا بھی حصہ ہو گا۔“

یہ روایت عبید اللہ بن زحرنامی راوی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابوالاحمد حاکم نے اپنی کتاب ”الکنز“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔ عبید اللہ بن زحرنامی راوی منکر الحدیث ہے اور ابوالمنیب ایک مجہول شخص ہے۔

۷۸۲ - ابونصیر:

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طوبی لمن رآنی ومن رآی من رآنی ومن رآی من رآی من رآنی۔

”اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہوئی تھی اور جس نے اُس کی زیارت کی جس نے اُس کی زیارت کی ہوئی تھی جس نے میری زیارت کی۔“

یہ روایت محمد بن بشر عبدی نے ہارون بن ابوالبراہیم کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام دارقطنی نے ”المؤتلف والمختلف“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابونصر نامی یہ راوی مجہول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ ہارون بن ابوالبراہیم بربری نہیں ہے یہ ہارون بن ابوالبراہیم ابونہیک ہے۔ ابونصیر نامی اس راوی کا ذکر امام ذہبی نے ”الضعفاء“ کے ذیل میں مختصر طور پر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے۔ انہوں نے کسی بھی شخص کے حوالے سے اس کے بارے میں کچھ نقل نہیں کیا۔ انہوں نے ”میزان الاعتدال“ میں بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۳ - ابوالنضر غازی:

اس نے حسن بن کثیر کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے جس کا ذکر حسن بن کثیر کے حالات میں پہلے ہو چکا ہے۔ یہ روایت اس راوی کے حوالے سے محمد بن اسحاق بن مہران نے نقل کی ہے جو ساموئیل کے نام سے معروف ہے اور خطیب بغدادی نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔

۷۸۴ - ابوباشم رمانی:

یہ یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق اسود کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق ابواسود کا بیٹا ہے اور ایک قول کے مطابق دینار کا بیٹا ہے (یعنی اس کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے) اور اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں۔ ابن حبان نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ غلطی کرتا ہے پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صدوق ہے، لیکن اس کو کمزور اسی لیے قرار دیا گیا ہے کہ یہ غلطیاں کرتا ہے اور غلطی ایک چیز ہے کہ اگر وہ بخش نہ ہو تو جس شخص میں یہ پائی جائے گی اُسے متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار نہیں دیا جائے گا۔ امام احمد اور یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں اس کا ذکر امتیاز قائم کرنے کے لیے کیا ہے۔

۷۸۵ - ابوالورد ثمامہ بن حزن قشیری (خ دت):

اس نے ابو محمد حضرمی، شہر بن حوشب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسعود جریری نے روایت نقل کی ہے۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: اُن کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس راوی کے حوالے سے شہاد بن سعید راہبی نے بھی روایت نقل کی ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ معروف ہے اور تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۷۸۶ - ابو یزید مدینی (خ س):

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے ایوب سختیانی، سعید بن ابوعروہ، ابوالہیثم قطن بن کعب اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بعض اوقات اپنے اور اُن کے درمیان عکر مہ کا ذکر کرتا ہے۔ اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ میں نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایک بزرگ ہے، امام مالک سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی حدیث کونوٹ کیا جائے گا، میں نے دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کے نام کوئی نہیں ہے۔ امام ابوزرعمہ فرماتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں کسی نام کا علم نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں نے امام احمد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم ایک ایسے شخص کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو جس سے ایوب نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس راوی کے حوالے سے امام بخاری اور امام نسائی نے عکر مہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے جو زمانہ جاہلیت میں قسامت کے بارے میں ہے اس راوی کے حوالے سے امام نسائی نے خصائص علی میں ایک حدیث نقل کی ہے جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کی تیاری کروائی تھی، اس کے بعد اُنہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام مزنی نے یہ سب کچھ ایک ہی راوی کے حالات میں نقل کیا ہے۔ جبکہ ابوالاحمد حاکم نے اپنی کتاب ”المکنی“ میں اس راوی کے درمیان فرق کیا ہے، اُنہوں نے تین راویوں کے حالات نقل کیے ہیں جن کے ناموں سے وہ واقف نہیں ہو سکے۔ پہلا راوی ابویزید نامی راوی وہ ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور اُس سے مطربن طہمان اور مسکین اور مبارک بن فضالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ دوسرا ابویزید نامی راوی وہ ہے جس نے عکر مہ کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے، قرہ بن خالد، فطر بن کعب، سعید بن ابوعروہ، حکم بن طہمان، ابوعزہ دباغ نے اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ تیسرا ابویزید نامی راوی وہ ہے جس نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اُس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، اُس سے ایوب سختیانی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ابن ابوحاتم نے اُن تمام راویوں کو اکٹھا کیا

ہے جنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے حضرت عبداللہ بن عباس اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب ”البعث والنشور“ میں ثابت بنانی کے حوالے ابو یزید مدینی کے حوالے سے عمرو بن حزم سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان ربی وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم وانی سالت ربی المزید فاعطانی مع کل واحد من السبعین الفا سبعین الفا الحدیث.

”میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا“ میں نے اپنے پروردگار سے مزید کی درخواست کی تو اُس نے ہر ایک کے ہمراہ مزید ستر ہزار لوگوں کا مجھے عطا کر دیا۔“

تاہم ثابت ضحاک کے حوالے سے نقل کرنے والا شخص ابن نیراش ہے جو ضعیف ہے۔ اگرچہ امام بزار نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ حدیث امام طبرانی نے اپنی ”معجم کبیر“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عامر بن عمیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے زیادہ مختصر طور پر نقل کی ہے۔ ابن مندہ نے اپنی کتاب ”معرفة الصحابة“ میں اس کے بارے میں اختلاف ذکر کیا ہے انہوں نے عمرو بن عمیر انصاری کے حالات میں اسے نقل کیا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ عمیر بن عمرو ہیں جو ابوبکر کے والد ہیں۔ پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی کے حوالے سے ابو یزید مدینی کے حوالے سے حضرت عمرو بن عمیر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جبکہ اسی روایت کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت کے حوالے سے ابو یزید کے حوالے سے عمرو بن عمیر یا عامر بن عمیر سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ اسی روایت کو عثمان بن مطر نے ثابت بنانی کے حوالے سے ابو یزید مدینی کے حوالے سے حضرت عمارہ بن عمیر انصاری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے جبکہ ایک قول کے مطابق راوی کا نام عمرو بن بلال ہے یہ بات ابن عبدالبر نے بیان کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۷۸۷ - ابو یونس:

حنبل بن اسحاق نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: ابو یونس نامی راوی وہ ہے جس نے ابو عوانہ کے حوالے سے خالد نامی راوی کی نقل کردہ حدیث نقل کی ہے، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: خالد نامی یہ راوی خالد بن سنان عیسیٰ ہے جو بنی مبعوث تھا۔ اس کی نقل کردہ حدیث عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے کہ اس کی بیٹی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون سے فرمایا: ایک نبی کی صاحبزادی کو خوش آمدید! جسے اُس کی قوم نے ضائع کر دیا تھا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے اور صحیح حدیث اسے مسترد کرتی ہے، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: انا اولی الناس بعیسی بن مریم لیس بینی و بینہ نبی واللہ اعلم۔

”میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں، میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے“ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اسم منسوب کا بیان

۷۸۸ - سبعی:

ابن حزم نے اس کا ذکر ”المحلی“ میں کیا ہے کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی وہ حیض کی حالت میں تھی اس حدیث میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نصف دینار صدقہ کرو۔ ابن حزم کہتے ہیں: سبعی نامی اس راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس کے ہمراہ یہ روایت مرسل بھی ہے۔

۷۸۹ - مکفوف:

ابن حزم نے اس کا بھی ذکر کیا ہے اور انہوں نے ابن حبیب کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہے کہ ابن حبیب نے مکفوف کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من وطئ الحائض فليتصدق بدینار او بنصف دینار۔

”جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے اُسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔“

ابن حزم کہتے ہیں: مکفوف نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اس روایت کا دوسرا راوی ایوب بن خوط ساقط

الاعتبار ہے۔

خاتمہ کتاب

شیخ احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن حجر شافعی نے اس کتاب کے مصنف اور میرے استاد کے صاحبزادے کی تحریر سے اسے مکمل کیا اور یہ اس مدت میں ہوا جس کا آغاز پانچ شوال المکرم 839 ہجری میں ہوا تھا اور میں اس کے مسودہ کے اصل کا مالک تھا جو میرے استاد کی تحریر میں تھا اور میں نے اُس میں سے ”لسان المیزان“ میں بھی روایات نقل کی ہیں۔ پھر میں ایک مبیضہ پر واقف ہوا جو میرے شیخ کے صاحبزادے کی تحریر میں تھا اور انہوں نے اُس کے آخر میں یہ ذکر کیا ہے کہ امام احمد بن عراقی نے اس کے بارے میں نص کی ہے اور یہ اُس کا آخری حصہ ہے جو میں نے اپنے والد کی تحریر میں مسودہ اور مبیضہ کی شکل میں پایا۔ باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔